وما ارسلناک الا رحمة للعالمین
تالیف حضرت سبحانی ذخیرہ سعادت جاودانی اعنی مجموعہ کمالات قرآنی
فضائل رسول ربانی
حسب اجازت حضرت مصنف ممدوح الصدر
در مطبع العلوم علیگڈہ طبع شد

التماس از جانب مؤلف

ناظرین مشتاق کی خدمت مین گزارش ہے کہ اصل
کتاب کے ملاحظہ سے پہلے ان اوراق کو جو منزلہ
مقدمہ خواص انبیا علیہم السلام اور خواص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تفسیر فتح العزیز سے رشتہ بند جمعیت ہین
مطالعہ فرماوین چاشنی مقصود کا مزہ اوٹھاوین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکات قرانی فی فضائل رسول ربانی

فائده

اول یہ چند سطور بطور تحفۂ ضیا نظر اہل نظر ہوتے ہین امید ہی کہ از اول
تا آخر حرف بحرف ملاحظہ سے گذرین اور مذاق جانی اور ایمانی کو حلاوت
آگین کرین وتجویی حق و باطل مین امتیاز بخشین آمین یعنی بخیال فواع اختلال
احوال اہل اسلام یعنی اشتغال محمدیان پریشان حال کے کمال تاسف لاحق
ہی کہ جنکی بدولت دولت اسلام وایمان وسعادت ہردوجہان پائی اور
اسلام اور ایمان والے کہلائے اور تاریکی کفر اور شرک سے نکل آئے اور ہزار
مشقت ومصیبت خواہش دل وجان بحکم اوس رسول انس وجان کے باعث
حصول انواع نعمت جنان ونجات از شدت عذاب وتلخ ہزار شرار نیران
چھوڑی اور صدگونہ آرزوی دلی دل ہی دل مین خونکی اور تمام عمر عزیز ادوگی

دعوی تابعداری و محبت مین گذاری مگر اتبک صلاتہ اونکی ذات جامع
الکمالات سے واقف ہونے اور نہ اونکے دفتر صفات بابرکات کے ایک حرف سے
آگاہی پائی اور نہ اونکی عظمت بدرگاہ رب العزت او بکمال شفقت و عنایت
بحال امت سے خبردار ہوئے لہذا یہ ژولیدہ حال پریشان بال نقد لیاقت
از دست دادہ در و بخاک نہادہ ننگ خلایق نالایق لائق ازراہ خیر خواہی
برادران دینی و ایمانی کے قطرہ ازان دریای ناپیدا کنار یعنی از تعداد مینہار
حسب فہم ناقص خود لب لباب مصداق کریمہ وما یذکر الا اولی الالباب
گوشوارہ گوش ہوش محبت خدا در جوش محبت رسول خدا در خروش تابع سنت
غرا رونق افزای ملت بیضا کے کرتا ہے سو بحمد اللہ بر الہش کی خاطر سے خوا
آمد آخر پس پردہ تقدیر پدید پس ہر طالب تابعدار رسول انس و جان
او فرمان بردار و جان نثار خالق کون و مکان سے یہ امید ہے کہ ایک نظر
صرف بحرف اس حرف مطلب کو از اول تا آخر بنظر عبرت اثر دیکھیں غالبا
بکمال لطف پائین بلکہ شائق بار بار دیکھنے کے ہوجائین او فقیر کو بدعای
خیر یاد فرمائین کہ ابتک ایسا مجموعہ عطر بار خوشگوار معطر کن دماغ جانی
اور گلدستہ تازگی بخش کو ائف روحانی جامع مطالب سنیت و طریقت

حاوي مقاصد معرفت وحقیقت کہ از قسم نا دید و نا شنید ہے دیکھا اور سنا
نہوگا **ف** در تفسیر فتح العزیز جو خلاصہ جملہ تفاسیر نادرہ عزیزہ کا ہے
بسورہ والضحی مرقوم ہے کہ محامد و اوصاف اوس موصوف فکان قاب
قوسین او ادنی اعلی درجہ کے زیادہ حد تحریر و تقریر سے ہین مختصر یہ کہ جتنے
خواص و کمالات ظاہری و باطنی سب انبیا علی نبینا علیہم السلام کو عطا
ہوئے اون سب صفات و کمالات مین آپکا حصہ سب انبیا علیہم السلام سے
زیادہ تہا ؎ حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ؛ انچہ خوبان ہمہ
دارند تو تنہا داري ؛ جدا جدا جو کمالات انبیا مین تہے ؛ سو سب وہ
شاہ شہیدان کربلا مین تہے ؛ اور علاوہ اسکے جو آپکو خاص خواص عطا
ہوئے اوسمین اصلا اور دیگر انبیا علیہم السلام کا حصہ نتہا منجملہ اونکے
چند خواص خاص آپکے قلمی ہین جو شایق زیادہ کا ہو تفسیر مذکور مین دیکھ لے
یعنی جیسے آپ آگے دیکھتے تہے ویسا ہی پس پشت سے ملاحظہ فرماتے تہے
اور سایہ اوس ماہ رو بلال ابرو کا پشت ہجور و کا اصلا نتہا جہان جہان وہ جان
جہان گذرتے تہے وہان اہل جہان جانتے گذرتے تہے اور وہ کوچہ
راہ مجموعہ خوشبو دار عطر یا عرق مطہر رسول مختار سے واسطے حاضري

اور آگاہی اصحاب ویار دوراز دولت دیدار آن سراپا انوار کے رہ بر ویار وفادار
ہوجاتا تہا ؎ نکلے جدہر سے آپ وہ کوچے مہک گئے ؛ شیشے چمن بنے تہے
مدینہ کی راہ کے ؛ آن نسیمی کہ بیاید ز چمن ؛ ہمچنانکہ بوی احمد از یمن ؛
الغرض وہ خوشبو طالب یار تا ور شایق دولت دیدار کو بلا واسطہ حاضر حضور
سراپا نور اوس صدر الصدور کے کر دیتی تہی اور جسم مطہر پر نہ مکہی بیٹہتی تہی اور موسم
گرما مین بدلی سایہ کرتی تہی اور اتفاقا وہ سایہ خدا سراپا نور و ضیا کسی درخت
کے نیچے گذر فرماتے تو ڈالی سایہ دار گہوم کر سایہ کرتی تہی اور نجاست سراپا طہارت
یعنی بول و براز اوس ذات اطہر کو زمین فورا نگلجاتی تہی مگر ہان خوشبو اوس مقام
کی مشک و عنبر کو شرماتی تہی اور وقت ولادت سراپا سعادت کے جسم
اطہر پر اصلا اثر فضلات جسمانی کا نتہا ۔ اور ناف بریدہ تہے ۔ اور وقت
تشریف لانے زمین پر سجدہ کرتے ہوئے انگشت شہادت طرف آسمان کے
اوٹہائے ہوئے تہے ۔ اور وقت ظہور اوس نور شرمندہ کن تجلی طور کے ایسا
ایک نور عالمگیر ظاہر ہوا کہ اوسکی روشنی سے بہت شہر ملک شام کے آپ کی
والدہ کو نظر آئے اور فرشتے آپکو پالنے مین جہولاتے تہے خوب کہا جسنے کہا
؎ ملائک جہولاتے تہے جہولا مدام ؛ سدا مہد مین اونسے کرتے کلام ؛

اور چاند اوس حالت مین آپ سے کلام کرتا تھا اور جسوقت آپ اشارہ
فرماتے تھے آپکی طرف متوجہ ہوتا تھا جیسا کہ جناب مولانا ترجمہ حدیث صحیح کا
فرماتے ہین ؎ ماہ با احمد اشارت بین شود ٭ نار ابراہیم را نسرین شود ٭
اور سواری براق بھی آپ ہی کو مخصوص تھی۔ اور فرشتونکا لشکر مین بصورت
انسان داخل ہونا اور کفار کو شکست دینا آپ ہی کو خاص تھا۔ اور شق قمر بھی
اور روز قیامت کو کچھ آپکا احترام و اکرام ہوگا کسیکا نہوگا۔ اور آپکو بکمال اعزاز
بسواری براق حشر مین بلائینگے اور ستر ہزار فرشتے آپکے گرداگرد ہونگے اور سیدھے
طرف عرش کے کرسی بکمال احترام آپکو بٹھائینگے۔ اور نشان الحمد کا آپکے ہاتھ
مین دینگے کہ حضرت آدم اور سب اولاد اونکی زیر نشان ہونگے۔ اور سب انبیاء
علیہم السلام مع اپنی اپنی امت کے آپکے پس رو ہونگے۔ اور دیدار الہی سب سے
اول آپکو ہوگا۔ اور سب سے پہلے پلصراط سے گذر آپ فرمائینگے۔ اور تمام اہل محشر
کو حکم ہوگا کہ آنکھہ بند کرین کہ حضرت فاطمہ زہرا بیٹی رسول اللہ کی پلصراط سے
گذرتی ہین اور سب سے پہلے دروازہ جنت کا آپ کھولینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ
اوس روز کہ وہ روز ہزاران مصیبت و آفت اور صدہا قسم کی ذلت مع عزت کا
آپ مانند وزیر اعظم و شاہ معظم کے ہونگے۔ بعد اسکے یہ تقریر بھی قابل دید

اہل دید ہے زیب تحریر ہے یعنی تعداد و شمار اشعار ابدار مثنوی شریف جو شرح
آیات قرانی کرتے ہیں اور جملہ مدعا و مقاصد ایمانی پر گواہی دیتے ہیں اور اقتباسات
افضل اور محبوبیت اکمل برگزیدہ جزو کل برچیدہ جملہ رسل ختم المرسلین جناب رحمۃ
للعالمین کو حسب آیات قرانی معہ دیگر نکات احکام رحمانی وغیرہ مقاصد ایمانی کے
بخوبی ثابت کرتے ہیں دو سو اسی ہیں اور تعداد آیات بینات جو صراحتاً او اشارتاً
ختم نبوت معدن رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم معہ دیگر آیات
جو فوائد او منفعت دینی و خرابی و مذمت دنیوی پر یکساں گواہی دیتے ہیں اور نیز
جملہ مقاصد ایمانی کو بخوبی ثابت کرتے ہیں تخمیناً الیکسو چوراسی سے زیادہ
ہیں اور اشرف و افضل ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور نہ متصور ہونا
دوسرے عدد و افضل کا سوای ایک عدد افضل کے بخوبی سب پر روشن تر از
روز روشن ہے جیسا کہ پایا جانا مثل و مانند اوس جامع صفات مثیل و شبیہ مانند
کا بدلائل قرانی و اقوال علماء ربانی و عرفای ایمانی کے بخوبی ثابت اور
متحقق ہو جانا سب پر ظاہر و باہر ہے یعنی خلاصہ عقیدہ حقیر صادقہ کاملہ
جملہ ارباب کمال اور اصحاب حال و قال صاحب بیعت و طریقت بل اہل معرفت
و حقیقت کا حسب اجماع علماء امت اہل سنت و جماعت کے یہی ہے

کہ موجود ہونا شریک و مثل جناب باری کا محال اور ممتنع بالذات ہے
اور پایا جانا شریک اور مثل جناب رسالت پناہی کا محال و ممتنع بالغیر ہے
یعنی بباعث خاتم النبیین ہونے جناب رحمۃ للعالمین کے تا روز قیامت
آپکی مثل و مانند ہونا حسب آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
محال اور دشوار ہے پس نہ پایا جانا مثل و شبہ ذات بے مثل کا اب اور آئندہ
تا روز قیامت بخوبی سب پر ظاہر و ہویدا ہے بلکہ حقیقت میں پیدا ہونا عدو
پروردگار ہے نہ موجب عاید ہونے نقصان در قدرت قادر غفار ہے معاذ اللہ منہا
اور جو آیات و ابیات کہیں مکرر ہیں تو از قسم قند مکرر ہیں ہزار صد ہزار شکر
بجناب کبریا و بے حد و شمار صلوٰۃ اللہ علیہ افضل التحیۃ والثنا کہ صرف
بتائیدات ایزدی و توجہات محمدی جملہ مقاصد و مطالب اس کتاب
لب لباب خلاصہ عقائد ایمانی اور حاصل فوائد قرآنی کے بغیر لحاظ اختلاف
اقوال ارباب قیل و قال و اصحاب بحث و جدال بیرون از حد اعتدال
مرقوم و مرسوم ہوئے ہیں وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَھُوَ خَیْرُ رَفِیْقٍ
حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ
ف یعنی ہر صنعت خاص اس افضل سے آگئی اور کمل ہے

جامع الکمالات اوس برگزیدہ جزو کل کی مثل مجموعہ اور گلدستہ کے ہے پس جب پایا جانا مثل ایک گل کا اوس گلدستہ اور مجموعہ گل سے از قسم دشوار اور مشکل ہے تو پایا جانا ماننداور مثل کل مجموعہ اور گلدستہ گل کا بوجہ اتم محال اور مشکل ہے ۱۲

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ نکات قرانی فی فضائل رسول ربانی

سب حمد وثنا اوس جناب کبریا وذات بے ہمتا کو زیبا ہے کہ جسنے حکم کن سے
فیکون کو آئینہ جہان نما بنایا اور عالم نابود کو لباس بود پہنایا اور ذرہ بمقدار
آدم خاکی کو بکریمہ **وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ** تا آخر آسمان عز وجاہ پر چڑہایا
اور تمام عالم عرشی وفرشی مین آفتاب سا چمکایا بل از ماہ تا ماہی چون ماہ نو
انگشت نما فرمایا گویا قطرہ مین دریا سمایا یا عین دریا کو بصورت قطرہ بنایا
حسب ارشاد مولانا **ابیات** بحر علمی در نمی پنہان شدہ ؛ در سہ گز تن عالمی
پنہان شدہ ؛ ای ہمہ دریا چہ خواہی کرد نم ؛ ای ہمہ ہستی چہ میجوئی عدم ؛
ای غلامت عقل و تدبیرات وہوش ؛ چون چنینی خویش را ارزان فروش ؛
ای برادر عقل یکدم با خود آر ؛ اندرون تو خزانست وبہار ؛

سبحان اللہ بلاشک قلب مومن کو وہ فراخی وسمائی عنایت فرمائی
کہ عرش وکرسی مین نہ سمائی جیسا مولانا رحمۃ حدیث قدسی کا فرماتے
ہین **نظم** گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است ؛ من نگنجم ہیچ در بالا و پست
در زمین و آسمان و عرش نیز ؛ من نگنجم این یقین دان ای عزیز ؛
در دل مومن بگنجم ای عجب ؛ چون مرا جوئی در ان دلہا طلب ؛
مقولہ جناب مولانا **ابیات** گر تو میدانی کہ در دلہا خدا است ؛
پس ترا تعظیم ہر دل مدعا است ؛ گر تو خواہی از جہان گوئی بری ؛
دلبری کن دلبری کن دلبری ؛ اور خوب کہا جسنے کہا **قطعہ**
دل بدست آور کہ حج اکبر است ؛ از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
کعبہ بنگاہی خلیل آذر است ؛ دل گذرگاہی جلیل اکبر است
چنانچہ جناب مولانا فرماتے ہین **شعر** کعبہ مردان نہ از آب و گل است
طالب دل شو کہ بیت اللہ دل است ؛ **فرد** ستانا دلکا اسے نادان برائی
قلوب المومنین عرش خدا ہے ؛ بلاشک دلداری عین ایمانداری ہے
اور یہ صفت از حضرت آدم تا این دم بلا تغیر و تبدل ہر ملت و مذہب مین
موصوف رہی ہے مگر یہان دل سے وہ دل مراد ہے جو نور ایمان اور محبت

(۲)

وخوف خالق انس و جان سے معمور و نڈر ہو اور ناامیدی جناب باری سے
از بس نفور ہو بل حسب آیۂ کریمہ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ مصداق مسئلہ
عقائد کا الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَا کا ہو جاوے یعنی بیان قہاری
جناب باری سے ہر دم ڈرتا کانپتا رہے اور صفت غفاری سے قدم
زیادہ تر امیدوار مغفرت کا رہے حتی کہ جو کوئی کہے کہ سب جنتی ہونگے
مگر ایک دوزخی تو یہہ شخص بکمال خوف الہی سے آپکو دوزخی جانے اور اسکو
جنتی سمجھے اور جو کوئی کہے کہ سب دوزخی ہونگے مگر ایک جنتی تو یہہ
شخص آپکو بکمال امیدواری رحمت جناب باری کے جنتی جانے اور اسکو
دوزخی کہ درحقیقت حاصل کمال خوف و امید کا یہی ہے پس وہ دل جو
بانواع نجاست حسد و بغض و خودنمائی و ہوا پرستی وغیرہ امور سے پر و
لبریز اور طاعت اور محبت خدا سے درگریز ہے فی الواقع وہ دل ہی
نہیں ہے حسب آیات قرآنی و ارشادات رسول ربانی کے جیسا کہ جناب
مولانا فرماتے ہیں **ابیات** نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام
در یکی باشد کہ ہست آن کدام ؛ دل تو این آلودہ را پنداشتی ؛

(۱۴)

لاجرم دل اہل دل بر داشتی ؛ اور بواسطے رسول رؤف الرحیم سراپا تعظیم

مخاطب بکریمہ وَاِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْم منبع الجود والکرم شفیع الامم بفحوا

کریمہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَہُمْ تا آخر دریای رحمت کاملہ کا کس جوش

وخروش سے باران عنایت ہمدوش سے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر

بہایا کہ بلقب کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ کے ملقب فرمایا سچ ہے ؎ رحمت حق

بہا نمی طلبد ؛ رحمت حق بہانہ می طلبد ؛ قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش

متصل گردان بدریاہای خویش ؛ گویا اسی سبب سے کریمہ وَلَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ

عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ تا آخر کو آنحضرت کے خاتم الانبیا، اور مغز سر دو سرا اور

سراپا شفقت فرما امت بنوا ہونے پر گویا فرما کے نہایت مرتبہ کا احسان

عنایت نشان اپنا اہل ایمان پر جتایا اللہ اللہ ہزاروں دل وجان قربان

اس احسان وصاحب احسان پر ؎ ای خدا قربان احسانت شوم

این چہ احسانست قربانت شوم ؛ اور درود نامحدود اوس وجود

سراپا سود باعث بود عالم نابود رسول رب ودود کو سزاوار زیبا ہے

کہ ادنی وصف اوس اعلی درجہ موصوف فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَآ اَوْحیٰ

کا فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ ہے جیسا کہ سرمہ اوس چشم شرمگین وحسین

نورآگین سراپا حلم و تمکین خاتم نبوت رانگین سرچشمہ فیض نور و ضیا ہیں وَالنَّهَارِ
اِذَا تَجَلّٰی کا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اسے ہے سبحان اللہ جنکی کمال علو مرتبت
و نہایت محبت بدرگاہ رب العزت کا سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ تا آخر گواہ ہے
اوسی ماہ ضیا کا غازہ چہرہ آرا اور شانہ زلف دلربا وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ
اِذَا سَجٰی ہے اللہ اللہ جسکی غایت درجہ کی الفت و محبوبیت کا طٰہٰ مَا اَنْزَلْنَا
عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی وصف سرا ہے اوسی منبع الجود والسخا کی کمال مست
نوازی و دریا دلی کا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ثنا پیرا ہے اور جس
زلف مشکین عنبر بار سیاہی خال در کنار کا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی سراپا ثنا ہے
اوسی ماہ رو ہلال ابرو کا آئینہ رونما وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی کا کل مشکین بدور و بشر
انداختہ ۔ و رنگا ہی کار عالم ساختہ ۔ الغرض ہر عرشی و فرشی اوسی ماہ رو
جہانی محو ر بو شیفتہ ہیں ۔ و کے کمال اور برگزیدگی اکمل پر لب کشا ہے حسن
آرائی و دلربائی مین اس ماہ تا باہی ہیں وہ ماہ تو انگشت نما ہے ۔

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

احمد مرسل ختم رسل ۔ سلسلہ بند نظام کل ۔ ابراہیم گلی چمنش ۔
یوسف بوی پیراہنش ۔ تنش را پیرہن عریان ندیدہ ۔ چو جان اندر تن

تن جان ندیده جمله هستي تن است او جان است ؛ او ز عالم چو لعل از کان نیست

جب حسب مضمون این هر دو بیت هیچ بیت ابر و جمله ابیات را آبرو کہ

ع اي حيرت صفات تو بند زبان يا ؛ انگشت حيرت است بان در دهان يا

وصف لطيفش چو شمارد قلم ؛ بر ورق شعله نگارد رقم ؛ اختتام دولت

حمد و نعت ہمیشہ ناتمام خوش انجام کا دشوار و محال ہوا تو بمجبوري ختم

اس سعادت سرمدي اور نعمت ابدي کا موافق ان دو اشعار آبدار کہ

ع دير گنج معاني را کشادم ؛ زبان تا دل بمعني غوطه دادم ؛

بجز گوہر حمد و نعت احمد ؛ نه تابید و نه سنجید و نه سر زد ؛

اس بیت لقد جانفزا ذائقہ ایمانی پر ضرور ہوا کہ ع خدایا از تو عشق مصطفے

محمد از تو میخواہم خدا را ؛ یعنے ؛ محمد سے صفت پوچھو خدا کي ؛ خدا سے

پوچھ لو شان محمد ؛ بلا شک ع عجب شان تو قسمے ہے شان محمد ؛

خدا خود ہے ثنا خوان محمد ؛ اور فضلیت افضل اور کاملیت اکمل جملہ

اصحاب با وقار رسول مختار علی الخصوص چار یار کبار وفا دار و آل اطہار

ابرار محافظ سرمایۂ ایمان جملہ ایماندار چون احاطۂ چار دیوار بلند و پائدار

کي از عرش تا فرش ہمچو آفتاب نصف النہار کي مہ صنار و کیا پیر شیر نر

اور انکار است ہے چنانچہ جناب مولانا حدیث شریف کا ترجمہ فرماتے ہین ؎

گفت پیغمبر کہ اصحابی نجوم ۞ رہ روان را شمع و شیطان را رجوم

ما و اصحابیم چون کشتی نوح ۞ ہر کہ دست اندر زند یابد فتوح

اور نیز ارشاد فرمایا جناب صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہدایت اور
نجات تمام مخلوقات کے دو چیز چھوڑتا ہون ایک قران مجید اور ایک
اپنی اولاد سعید جیسا کہ سچ سر حلقۂ اہل حق حضرت حسنینؑ مقبول کونین
رضی اللہ عنہما کے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جسنے
دوست رکھا ان دونو کو دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو
دوست رکھا خدا کو اور جسنے عداوت رکھی انسے عداوت رکھی مجھسے اور
جسنے عداوت رکھی مجھسے عداوت رکھی خدا سے چنانچہ سچ حضرت غوث
الثقلین ممدوح دارین کہ حسنی و حسینی ہین مولانا فرماتے ہین ؎

بوی گل دیدی کہ آنجا گل نبود ۞ جوش مل دیدی کہ آنجا مل نبود

شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است ۞ خم مل ہر جا کہ جوشد ہم مل است

گر ز بغداد و ہری یا از ری اند ۞ بیمزاج آب و گل نسل ویند

پس بعد حمد و نعت کے عاصی حضور احمد عفی عنہ ساکن قصبہ سہسوان

(۷)

تصلع بدایعہ ان پر ضمیر منیر اصحاب یقین اور ارباب حق آئین پر ظاہر و ہویدا کرتا ہے
کہ پس از تالیف و درستی نسخہ لب لباب تعریف مثنوی معنوی و نسخہ حکایات الصالحین
و تحفۃ الایمان فی بیان احکام السنۃ والقرآن کے عرصہ دراز سے صاحب مذاق
تحریر لطف زا بہ ہزار جان مشتاق ازبس درپے تالیف دیگر رسالہ نو طرز کے
تھے مگر فقیر کو اصلا فرصت نہ تھی اور نیز جرات نہ کی کہ بغیر تائید خالق کے امر
لایق پسند خلایق مجھسے نالایق سے ظہور میں جلوہ گر ہونا ہرگز متصور نہ تھا کہ ناگاہ
بفضل کریم حسب کریمہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ کچھہ مضامین نو آئین بطور القا اس اثیم کو عطا
ہوئے کہ بعینہ بعبارت اردو صاف صاف تحریر کر دیئے تا اہل نظر بنظر ذوق
لطف و مزا پائیں اور نیز دیگر ارباب شوق کو یہہ لقمہ لذیذ چکھائیں کیا عجب ہے
کہ حق طلب نفع پائیں اور بکریمہ اَتَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ تا آخرہ
ایکدوسریکو بھلائی کی رغبت دلائیں اور برائی سے نفرت کرائیں آمین ثم
آمین ابتک کوئی رسالہ اس قسم کا مصداق کریمہ هٰذَا بَصَآئِرُ
لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ دیکھنے اور سننے
میں نہیں آیا گویا میں عنایت خداوند کریم وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

سنے بطفیل حبیب رؤف الرحیم کے طرفہ ساماں حفاظت و زینت لیے اور
دولت ایمان و اسلام و اسلامیان کا مہیا فرمایا بل عمدہ طریقہ راست
روی اور حق سبی کا طالبان راہ حق کو بتایا کہ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ
اِلٰی سَوَاۗءِ السَّبِیْلِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
ورنہ کہاں یہہ ناتمام اور کہاں یہہ اہتمام کجا نکتہ کجا کتاب کجا ذرہ
کجا آفتاب ؎ صلاحِ کار کجا و من خراب کجا : بہ بین تفاوت
کجاست تا بکجا : پس ناظرین حق آئین لطف گزین عفو قرین
اگر کہیں غلطی اور خطا اس سراپا غلط اور خطا کی پائیں تو بدامن
عفو چھپائیں اور اس انگشت نما در گناہ و خطا کو زیادہ تر انگشت نما نفرمائیں کہ
اہل خطا مستحق عطا ہیں بلکہ نکتہ نواز نکتہ کو کتاب اور ذرہ کو آفتاب جانتے ہیں
جیسا سعدی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ؎ بہ بخشای کانان کہ مرد حق اند : خریدار
دکان بے رونق اند : اسواسطے کہ مجکو ہرگز دعوی ہمہ دانی نہیں ہے ہان
اگر ہے تو دعوی بنادانی ہے اور نیز غرض اصلی عاصی خدا آرائی ہے نہ خود آرائی
اور بازار خدادانی میں نقد گمنامی اور نادانی کو رونق اور گرم بازاری ہے
جناب مولانا فرماتے ہیں ؎ گر ہمیخواہی کہ بفروزی چو روز : ہستی ہمچون

شب خود را بسوزد ٭ پس سے ٥ نازم بسرمایہ فضل خویش ٭ یدر یوزہ

آوردہ ام دست پیش ٭ مگر ہان درحقیقت ادنی سے اعلی کا کام ظہور

مین آنا اور ذرہ سے آفتاب چمکنا اور سیاہی سے سفیدی ظاہر ہونا

اور مردہ سے زندہ نکالنا قدرت خدا اسی کا نام ہے جیسا بحر سے

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

وکریمہ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کا ارشاد ہے سچ ہے سے ٥ دکھانا

جاہے جب وہ صنعت ید ٭ تو چمکاتا ہے ہر ذرہ سے خورشید ٭

پس اول فضائل وکمالات رسول ربانی بطور نکات آیات قرآنی بیان کرنا

مقدمہ جملہ مقدمات ایمانی تازگی بخش قوت روحانی جانکر سب پر مقدم

کیا کہ پہلے ارکان ایمانی کو تقویت اور سامان رونق جانی کو بخوبی زینت

ہوجاسے تابعدہ ہر کس وناکس دیکھنے اور سننے وعملکرنے پر بہزار جان و

دل رغبت کرین اور کماحقہ فائدہ اوٹھائین اسواسطے کہ ہم بے دولتونکو

دولت خداداد اور نعمت ایمانی بہدایت رسول ربانی کے نصیب ہوئی

ورنہ ہماری جان وزبان کہان اور یہ خوان الوان نعمت اسلام وایمان

کہان بلکہ تمام عمر عزیز خودی اور بت پرستی مین تمام ہوجاتی وخدا آگاہ ہے

ہرگز آگاہی نہوتی حسب ارشاد جناب مولانا ؎ چند بت بشکست

احمد در جہان ٭ تا کہ یا رب گوی گشتند امتان ٭ گر نبودے کوشش

احمد تو ہم ٭ می پرستیدے چو اجداد ت صنم ٭ آن سرت دار است

از سجدہ بتان ٭ تا بدانی حق او بر امتان ٭ چنانچہ ہر قسم کی مسائل

اور شمائلین برای ناظرین سراپا اشتیاق اور شائقین پر مذاق کے مرقوم ہین

لہذا نام اس رسالہ کا **نکات قرانی فی فضائل رسول ربانی** رکھا

خداوند کریم بطفیل رسول حبیم قبول فرما کر مقبول لہای خلق اللہ فرماتے

اور طالب حق کو اسکے مطالب حقہ سے کما حقہٗ نفع پہونچاوے آمین

(۱۱)

پس صاحب نظر لطف اثر سے امید ہے کہ وقت مطالعہ کے بحق اس خوار زار

گنہگار مستحق مغفرت پروردگار کے بھی للہ دعا فرمائین کہ اللہ تعالی جملہ

صدمات جانی و ایمانی و جسمانی بل تمام آفات ناگہانی زمینی اور آسمانی سے

بچاوے اور راہ حق پر چلاوے اور اپنی محبت کا مزا چکھاوے اور دولت

زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف فرماوے آمین ثم آمین ؎

وہ خاکِ در جو میر اصندل جبین ہو جاوے ٭ علاج درد سر دجان مع دل وہین ہو جاوے

زہی سعادت آن بندہ کہ کرد نزول ٭ گہے بہ بیت خدا و گہے بہ بیت رسول

پس کسی مقام پر بکمال لطف معنوی کلام عرفانی سے معنی قرآنی لطف انگیز ہیں اور کسی جا کلام ربانی سے بہزار زیب و زینت کلام عرفانی لطف خیز کہیں اقوال اہل قال سے احوال ارباب حال کو تقویت ہے کہیں احوال اہل حال سے اقوال اصحاب قال کو رونق اور قوت ہے کہیں نزاع لفظی اہل صورت کو مقولہ ارباب معنی گرہ کشا ہے کہیں نکات اصحاب معرفت کو کلام اہل شریعت لطف افزا ہے الغرض کہیں تیسیر در شکر اور کہیں شکر در شیر ہے ہر مطلب بے عدیل و بے نظیر ہے پس بحکم وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یہ گرفتار اوہام حسب الہام و انعام خالق انام بکید و مقام لطف التیام گوشوارہ گوش ہوش اہل اسلام ذوی الافہام کرتا ہے تا ارباب ذوق لطف اٹھائیں اور اصحاب شوق تڑپ جائیں سبحان اللہ جل شانہ عم نوالہ نے بحکم آیات بینات إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ وَلِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ وَلِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ وَلِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ وغیرہم کے حصول نعمت عدیم المبادلت فہم لطف معانی اور وصول دولت سراپا سعادت دریافت نکات قرآنی کو خاص گروہ ایمانداران درست فہم بیدار دل صفا منزل سراپا موٴمن

(۱۲)

[illegible marginal notes in handwriting]

کو ہی بکوشش ہوش کوشش کرنے کو منحصر فرمانا حالانکہ عنایت عمیم و شفقت

عظیم سب پر عام فرمایا عادت قدیم رب کریم خداوند رحیم ہے پھر خاص کرنا

ایک گروہ کو اور محروم فرمانا تمام مخلوق کو اسمین کیا نکتہ ہے جواب

یعنی سب پر بخوبی ظاہر و ہویدا ہے کہ طعام لذیذ خوشگوار اور لقمہ مقوی

اور مزیدار بحالت صحت جسمانی اور عافیت جانی پسندا ور مرغوب طبع

ہوگی بخوبی قوت دہ اور طاقت افزا ہوتا ہے اور قوای جسمانی کو بھی

انواع قسم کی رونق اور قوت دیتا ہے مگر ہان مریض کو البتہ یہہ طعام

بستر ہلاکت پر لٹاتا ہے کہ طعام قوی کا صحیح کو قوی کرنا اور مرض مریض کو

بڑھانا سب پر کما حقہ ظاہر ہے پس اسیطور طعام ذکر اللہ و کلام خدا چون غذاے

لطیف روحانی اور چاشنی مذاق ایمانی ہے کہ در صورت حصول کیفیت

ایمانی و وصول ذوق جانی کے جو مراد صحت و عافیت حقیقت انسانی

اور تازگی روحانی سے ہے خوشگوار و مزیدار ہوتا ہے اور آفتاب ایمانی بڑھاتا

ہے اور ارکان روحانی کو بخوبی قوت دیتا ہے مگر ہان ریاکار مکار سیاہ دل

گم کردہ منزل کا جو از قسم مریض ہے البتہ یہہ نتیجہ قدم گمراہی مین بڑھاتا ہے

حسب کریمہ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا

(۱۴)

یعنی بہت لوگ کلام اللہ سے باعث سیاہ دلی اور بے اعتقادی کے
گمراہ ہو جاتے ہیں اور بہت لوگ بسبب کمال اعتقاد قلبی اور نورانی کے
ہدایت پاتے ہیں جیسے سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎ باران کہ در
لطافت طبعش خلاف نیست ؛ در باغ لالہ روید و در شوربوم خس ؛
درحقیقت بندہ خدا اسی و راز ہوا ہوس جنکی ہدایت خدا کو منظور ہے
وہ مثل صحیح سالم سنتے اور پڑھنے اور سمجھنے کلام خدا اور نام کبریا سے
حسب کریمہ فَمَن يُرِدِ اللّٰهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ
ہمیشہ مثل گل شگفتہ دل رہتے ہیں جناب مولانا فرماتے ہیں ؎ (۱۴)
ہر کرا باشد ز سینہ فتح باب ؛ او ز ہر ذرہ ببیند آفتاب ؛
اور بندگان ہوس خدا نا رسی جنکی رہنمائی منظور الہی نہیں ہے وہ مانند
مریض کے بحکم کریمہ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا
تنگدل گم کردہ منزل ہو جاتے ہیں یعنی حکم خدا کو شل سننا اور
بیہوش دل سمجھنا بجوش دل پڑھنا دلیل ہدایت اور صحت بل نجات
یابی کی ہے اور بے پروائی اور کم توجہی سننے اور سمجھنے اور پڑھنے
حکم خدا سے نشان ضلالت و گمراہی بل بہیان علالت و بیماری کی ہے

که باشتک بیمار کو بدمزگی موہنہ سے از طعام لذیذ بھی کم رغبت بل نفرت ہوتی ہے
پس بے رغبتی از ذکر اللہ جو غذای روحانی ہے صاف دلیل بیماری کی ہے
معاذ اللہ تہا جیسا کہ ارشاد جناب مولانا برین مدعا گواہ ہے

قوت اصلی را فرامش کرده ؛ روح را اندر مرض آورده ؛
قوت اصلی ای پسر نور خداست ؛ قوت حیوانی مرا ورا نا سزاست ؛
قوت جبریل از مطبخ نبود ؛ بود از دیدار خلاق ودود ؛
چون محمد پاک شد زین نار و دود ؛ هر کجا رو کرد وجه اللہ بود ؛
تو رفیقی وسوسہ بدخواه را ؛ کے بدانی ثم وجہ اللہ را ؛
جبرئیل را بر استن بستہ ؛ پر و بالش را بصد جا خستہ ؛
صحت این حس بجوئید از طبیب ؛ صحت آن حس بجوئید از حبیب ؛
شاه جان مر جسم را ویران کند ؛ بعد ویرانیش آباد آن کند ؛

لہذا برای نکات فہمی آیات قرانی اور واسطے رموز دانی احکامات
ایمانی کے گروه والاشکوه اہل سوجهه بوجهه بیدار دل ورذوق وشوق
محبت خدا کامل چون عشق بلبل بر گل کو ہے مخصوص نمرہا کے لقمہ لطائف
قرانی و روحانی اور ذائقہ کوائف ایمانی و جانی اسی فرقہ سراپا مذاق ہمہ تن

مشتاق کو چکھا یا کہ برای شنیدن نام خدا و دیدن انوار کبریا بیستند دل
حسن دیدار و برای فہمیدن کلام اللہ او خواندن حکم مولی بہزار جان بیقرار
اور کلاہ لطف ایمانی بر سر و قبای ذوق جانی در بر یہی فریق غریق دریائے
محبت خدا اور حریق آتش الفت محبوب خدا ہے فی الواقع حق بجوی دارند
دیگر مقصودش واگردید کہ بلاشک قدر نان گرسنہ بلب نان داند چنانچہ
قدر آب تشنہ چون ماہی بے آب شناسد یعنی گرم بازاری و آبداری سودائے
حسن و خوبی مطلوب کا قدردانی طالب سے ہے لہذا مطلوب کو بھی
بہزار شوق دل طلب و خواہش طالب بجان مطلوب ہے جیسا کہ جناب
مولانا ترجمہ حدیث قدسی کا فرماتے ہین ؎ تشنہ می نالد کہ ای آب گوار؂
آب ہم نالد کہ کو آن آب خوار؂ روی اخوبان ز آئینہ زیبا شود؂
روی احسان از گدا پیدا شود؂ حاصل انکہ ہر گدا و طالب بود؂
جان مطلوبش برو غالب بود؂ سچ ہے کہ اگر گدا و فقیر و بینوا نہوتا تو
ہرگز نام اہل سخا سے صفحہ جہان پر نام و نشان ظاہر نہوتا پس ہزار جان وہ
لوگ شکر خدا بجا لائین جو غربا و بینوا کی حاجت روائی کرتے ہین اور اپنے
درجے عند اللہ بڑھاتے ہین ؎ شکر بجا آر کہ مہمان تو؂ روزی خود میخورد از خوان تو

(۱۶)

؎ یعنی بعینہ مطلب حدیث قدسی کا ہے کہ جس
طرح تشنہ آب کی طلب کرتا ہے اسی طرح آب بھی تشنہ کی طلب
کرتا ہے ... بہت جانب ... ہوتی ہے ... رحمت
ہوتی ہے ... عنایت ... فیض ... خدا کے ...

نکتہ یعنی جب خداوندکریم صاحب کرم عمیم نے بغایت عنایت و نہایت
شفقت خود بدولت کے منصب و الامرتبت ختامت نبوت و ہدایت کو
بکریمہ وَلٰکِن رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اوسی عالیمرتبہ والادرجہ صلے اللہ
علیہ وسلم پرختم فرمایا اورخلعت خیرخواہی خلایق وبرگزیدگی فایق وَ
مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اوسی عالیشان کو بجمال ترک وشان
پہنایا اورقرآن مجید سی روشن کتاب منزلہ کو بتاب آفتاب کو مسند
مسندآرائی منصب ونمائی اوس مخاطب اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کا ٹہرایا اورشہرہ اس غایت عنایت او علو درجات
اوس صاحب وجاہت وعظمت کا ازماہ تاماہی شہرہ افزا اورمشہور عالم
کرایا بکریمہ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ آوازہ بلند نامی اوس نام نامی و اسم
گرامی کا تمام عرشی وفرشی مین بلند وناہی کرا کے نقارہ ترقی دین محمدیہ کا
بکلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پنجگانہ بجوایا ؎
پنج نوبت میزنندش بر دوام ٭ ہمچنین ہر روز الی یوم القیام
پس اسقدر شہرت عظمت اوس عالیمرتبت خاتم رسالت کی واسطے ہدایت
خلایق اورظہور انواع مقبولیت ممدوح لایق اوراقسام محبوبیت و محبوب

خلایق کی تا قیام قیامت کافی اور وافی تھی پھر بکمال اہتمام و نہایت دھوم

دھام ارقام بہر مقام اقسام کے احترام رسول انام سے قرآن مجید مین کیا گیا

ہے حالانکہ تمام قرآن مجید اوصاف جاہ و جلال اوس صاحب جمال و کمال سے

بدرجہ کمال مالامال ہے کہ بیان اوسکا محال بلکہ زبان گویا ہیچ اور ناطقہ لال ہے

جواب نکتہ دویم یعنی جب بنظر عین عنایت خداوند کریم حاکم حکیم رحیم نے

ہدایت و رہنمائی ساری خدائی کی تا قیام یوم قیامت جناب ختم رسالت

پناہی پر منحصر فرمائی اور افضلیت افضل اور کاملیت اکمل وسی عالی درجت

صاحب وجاہت پر ختم کردی تو بباعث اختلافات حالات و عادات

و انقلابات مراتب و درجات اعتقادات طبقات انسانی کے کہ چند اقسام مین

جناب رب العزت نے بمقتضای کمال شفقت و عنایت سراپا ہدایت خود بدولت

بسحال امت محمدیہ کے جو حکم کریمہ کنتم خیر امۃ وغیرہ آیات کمال رحمت بحال

امت سے بخوبی ظاہر ہے ہر قسم کے تفضلات و انعامات اور ہر نوع کے

تفقدات اور اکرامات اپنے جو جناب سرور کائنات کو صراحتاً یا اشارتاً مجملاً

یا مفصلاً عنایتاً یا شفقتاً رحمۃً یا محبتۃً ہدایتاً یا حکایتاً حکمتاً یا مصلحتاً عطا فرمائے

بخوبی مفصل اور مشرح ارشاد فرما دئے بحکم کریمہ وَکُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِیلًا

(۱۸)

یعنی رحیم کی رحم کی کوئی بیان کی

تا کہ ہر فریق از اہل شریعت اور طریقت اور ہر گروہ از صاحب معرفت وحقیقت اور
ہر فرقہ اصحاب قیل وقال اور ارباب وجد وحال اور طالب دولت وصال سے
موافق اعتقادات وشوق اور حالات وذوق اپنے اپنے کیفیت جانی اور لطف
ایمانی اوٹھائیں بل انواع واقسام کی لذات باطنی اور کیفیات وجدانی سے
غنچہ پژمردہ دل کو تر وتازگی بخشیں چنانچہ کسی فرقہ کو بکریمۂ دَنیٰ فَتَدَلّٰی
فَکَانَ قَابَ قَوسَینِ اَو اَدنیٰ کے اعلی درجہ کا قرب ومنزلت وعلو
مرتبت بدرگاہ خود بدولت اوس زینت بخش منصب ختامت نبوت کا جتا کے
دارنبرا بصد جان تابعدار رسول مختار کا فرمایا اور کسی گروہ کو بارشاد
طٰہٰ مَا اَنزَلنَا عَلَیکَ القُراٰنَ لِتَشقٰی تا آخر غایت درجہ کی
محبت وعنایت اپنی بجال حبیب کریم سنا کے پروانہ وار فریفتہ وجان نثار
اوس شمع تجلی انوار کا بنایا کسی فرقہ کو بحکم لَقَد جَاءَکُم رَسُولٌ مِّن اَنفُسِکُم
عَزِیزٌ عَلَیہِ تا آخر بکمال درجہ شفقت فرمائی نبی کریم امت مرحومہ پر آگاہ
فرما کے فرمانبرداری اوس برگزیدہ جان وجہان پر رجھایا کہین بحکم
وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ نہایت درجہ کا اخلاق اوس شہرۂ آفاق
نے الاخلاق کا ارشاد کر کے تمام مخلوق کو خلق کرنیکا شوق دلایا کہین

مدعیان باطل حق طلب کو بارشاد قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ تا آخر بخوبی الزام

دیکر از حد شرمایا اور شرابی اپنے نبی رحیم کو از حد پرہایا اور کہین بفحوای لَا تَرْفَعُوْا

اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ تا آخر حاضرین مجالس سراپا تعظیم رسول رحیم کو

کلام و پیام کرنیکا داب و آداب سکہایا اور کہین بکریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ

تا آخر فائزان در دولت اور خواہان سعادت ملازمت حبیب کریم کو تعظیم

و تکریم کا رنگ ڈہنگ بتایا اور کہین بکریمہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ

تا آخر الش خواران بے ادبانہ در آنیوں دولت سرای رسول سراپا ادب اور

صاحب تمیز ہونیکی ہدایت فرمائی اور کہین بحکم وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ

تا آخر تکلیف ناگوار حبیب رحیم کو گوارا فرمانے کے مجلس آرایان نا فہم ایذا رسان

کو طرز خوش سلیقگی اور پاس شناسی کی سکہائی گویا اس لباس مین بجمال دربیان

خلیق و شفیق سراپا حلم و حیا ہونا آنحضرت کا بخوبی سب پر ظاہر فرمایا اور واقفان

جہان ادب و لحاظ کو خرابی بے ادبی و بدلحاظی سے بچایا بل ہر ایک کو

لباس شرم و حیا سے آراستہ ہونیکا طریقہ تعلیم فرمایا کہ شریعت مراد ادب

ظاہری اور طریقت مراد ادب باطنی سے ہے مگر یہ نعمت و سعادت

ادب کی کب نصیب ہر صاحب نصیب کے ہوتی ہے مگر ہان جنکو اللہ تعالے

(۳۰)

عطا فرمائے کہ ذلک فضل اللہ جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہین ؎

از خدا جوئیم توفیق ادب ؛ بے ادب محروم شد از فضل رب

از ادب پر نور گشت است این فلک ؛ از ادب معصوم و پاک آمد ملک

بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد ؛ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم ؛ آن ز بیباکی و گستاخیست ہم

پس اس قسم کے بہت احترام اوس سراپا تعظیم و اکرام علیہ التحیۃ والسلام کی ان قسم کو یم مشکل و گر نگویم مشکل بے حد و شمار ہین کہ گویا ارشاد جناب مولانا مہر دہان گویائی و بیان ہے ؎ ہر کرا اسرار کار آموختند ؛ مہر کردند و دہانش دوختند

القصہ اللہ صاحب نے گویا ہر کس و ناکس کو بمجال لطف بیانی معانی منقولہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے سمجھائی یعنی جسکو جسکی از حد محبت ہوتی ہے وہ ہر بات مین اوسیکا ذکر کرتا ہے جیسا جناب مولانا بھی در ذکر محبت خدا مقتون چون قصہ لیلی و مجنون کے فرماتے ہین ؎ گفت معشوقی بعاشق کے فتا تو بغربت دیدۂ بس شہرہا ؛ پس کدامی شہر زانہا خوشتر است ؛ گفت آن شہر یکہ در وی دلبر است ؛ ہر کجا دلبر بود خود ہمنشین ؛ فوق گردونست نے زیر زمین ؛ اسواسطے جملہ کتب ایمانی مانند توریت و انجیل و غیرہ اوصاف

(۲۱)

ف بیحی ادب با اللہ راز دار مولا ہین تا وقت زبان بیان و بیان سے ہرگز راز پنہان زبانی نہین کہتے ۱۲

[illegible]

بسبب حقانی سے لبریز ہین جسکا جی چاہے بنظر انصاف اثر دیکھے چنانچہ پارہ نوین سورہ

اعراف قبل از نصف ارشاد ہے اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ

مَکْتُوْبًا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ تا آخر یعنی وہ جو تابعدار ہوتی ہین اس رسول کے جو نبی تھے

امی جسکو پاتے ہین لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل مین بتاتا ہے اونکو نیک کام

اور منع کرتا ہے برے سے اور حلال کرتا ہے اونکے واسطے سب پاک چیزین اور حرام کرتا ہے

اونپر ناپاک اوتارتا ہے اونسے بوجھ اونکے اور پھانسیان جو اونپر تھین سو جو اس

نبی پر یقین لائے اور اوسکی رفاقت اور مدد کی اور تابع ہوئے اوس نور کے جو اوسکے

ساتھ اوترا ہے وہی پہونچے مراد کو فقط چنانچہ مذکور ہونا بانواع اکرام و احترام

ذکر جمیل آنحضرت علیہ التحیۃ والسلام کا در انجیل مقدس مولانا بھی فرماتے ہین

بود در انجیل نام مصطفے ؛ آن سر پیغمبران بحر صفا ؛

بود ذکر حلیہا و شکل او ؛ بود ذکر غزو صوم اکل او ؛

طائفہ نصرانیان بہر ثواب ؛ چون رسیدندے بدان نام و خطاب

بوسہ دادندے بدان نام شریف ؛ رو نہادندے بدان وصف لطیف

یعنی انجیل مقدس جو حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی اوسمین ذکر خوبی جمال

باکمال سرور عالم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بوجہ کامل اور اکمل مرقوم ہے چنانچہ

چنانچہ تذکرہ بعض عادات پسندیدہ اور صفات برگزیدہ آپکا بخوبی مفصل
اور مدلل موجود ہے کہ ایسی شکیل اور ایسے جمیل ہونگے اور ان عادات
برگزیدہ مین معروف اور ان صفات حمیدہ مین موصوف ہونگے اور اسطرح
روزہ رکھین گے اور اس طرز سے جہاد و غزا براہ خدا علم بر دوش اور
طعام و غذا نوش فرمائنگے پس بمجرد دیکھنے اس عظمت و دولت سراپا سعادت
کے نصرانیان حق جو انصاف خو کے جی ٹوٹ گئے اور کمال محبت سے چون
دریا ابل گئے اور اعتقاد کامل دلمین سمایا نشہ مستی و بیخودی کا دلپر
چھا گیا وصف انجیل مقدس مین وہ جان نثار پاتے تھے بہزار شوق زار و نزار
بیقرار بصد صدق دل اور اعتقاد کامل کے چومتے تھے اور آنکھوں سے
لگاتے تھے اور صدہا طور کے مراتب تعظیم و اکرام بجان بجا لاتے تھے کہ بدل
و جان اونکے زخم تیر محبت کا کاری اور ہر زبان یہہ مضمون زبان پر جاری تھا

؎ گر دست دہد ہزار جانم ۞ بر پای مبارکت فشانم ۞ یکجہان جان عوض آہم
و چندان امان از روزگار کہ جہان جان بران جان جہان سازم نثار
سچ ہے ؎ دل کہ دلبر دید کے ماند ترش ۞ بلبل گل دیدہ کے ماند خمش ۞
چنانچہ اسی باعث سے اونکو خداوند کریم نے سامان آرائش و آسایش دنیا

بوجہ کامل عطا فرمایا یعنی کثرت مال وعیال سے مالامال کردیا اور بلیات ودیات
و وبال جانی وجسمانی سے بچایا پس جب معتقدان صادق غیر مذہب نے اللہ تعالے
نے بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسقدر کرم وفضل فرمایا تو فرمانبرداران
وجانبازان امت مرحومہ پر کیا کیا انعام واکرام بیحد وبیشمار نفرمائیگا
دوستانرا کجا کنی محروم ٭ توکہ با دشمنان نظر داری ٭
چنانچہ مولا بھی فرماتے ہین نام احمد انچنین یاری کند ٭
تاکہ نورش چون نگہداری کند ٭ نام احمد چون حصارے شد حصین
تاچہ باشد ذات آن روح الامین ٭ پس بلا تکلف فضائل رسول ربانی
در جملہ کتب آسمانی کے اسی قیاس پر قیاس کرلو کہ اوصاف آنحضرت سے
مالامال ہین سبحان صل علے خوب کہا جسنے کہا جہان کچھ وصف و
خوبی کا بیان ہے ٭ تمہارا حسن خوبی خود عیان ہے ٭ تکلف سے بری ہے
حسن ذاتی ٭ قباے گل مین گل بوٹا کہان ہے ٭ الحاصل ہزار تحسین و
آفرین از جہان آفرین برجان وزبان وچشم ودہان آن کامل الایمان
پرکہ از و قوار ارادت ومحبت آن معدن گوہر نبوت وخاتم رسالت چون
گل تازہ شگفتہ ہردم تازہ وشگفتہ گردیدہ گلستان گلستان گل نوربان

بحبیب وادان دل وجان چیدہ اند بل بحکم کریمہ پارہ ۲۱ سورہ احزاب
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ تا آخر وہ دل بدل آفرین دادہ
ہزاران نقد جان نثار محبت آن جان جہان ہر دم میکند وبذکر ہیچو
مضمون بہ ہزار دل مفتون بہر قدم تازہ دم اند جیسے ہے سے

از محبت مردہ زندہ مے شود | از محبت شاہ بندہ مے شود
از محبت نار نورے مے شود | از محبت دیو حورے میشود
از محبت خارہا گل مے شود | از محبت سرکہا مل مے شود
عشق زندہ در روان و در بصر | ہست ہر لحظہ ز غنچہ تازہ تر
ہر کرا نور حقیقی رو نمود | کے بود قانع بتابِ یکی و دود
نور دل را نور حق تزئین بود | یعنی نورٌ علیٰ نور این بود
ہر کہ از دیدار برخوردار شد | این جہان در پیش او مردار شد

سے دماغ دل درانجا گاہ گاہے چاق می گردد + خدا آباد تر سازد
خرابات محبت را + اور ضد کا ملامت و نفرین باہزاران ذلت
قرین بر جان آن سراپا طغیان و عصیان کہ ازین نعمت پایندہ
و سعادت زیبندہ یعنی از محبت و ہدایت آنحضرت بحکم کریمہ

الا من تولی تا آخر روگردان و نے بہرہ شدہ بانواع ضلالت
و گمراہی و ظلمت و تاریکی دست و گریبان بودہ ہم پیالہ و ہم نوالہ
با نفس شیطان شدہ خسر الدنیا و الآخرۃ گردیدہ مستحق
کمال عتاب پروردگار و سزاوار سخت عذاب نار بودہ اند ؎
تا تو تاریک و ملول و تیرہ ۔ واکہ با دیو لعین ہمشیرہ
ہر کہ دور از رحمت رحمان بود ۔ او گدا چشم است گر سلطان بود
سبحان اللہ صل علی ذرا آنکہ کہول کر دیکھو کہ علو شان اوس ذیشان
محبوب رحمان بلند مکان کی کہان سے کہان پہونچی کہ درباره
سورہ حجر قریب ربع بکر بہ لعمرک انھم لفی سکرتہم یعمہون
تا آخر مین کس دہوم دہام ہزار دن اکرام شفقت انضمام محبت
چون دریا در جوش کی عظمت آپکی ارشاد ہے یعنی ای محمد قسم ہے
تیری جان کی وہ اپنی مستی مین مدہوش ہین فقط یہ مقام
بیان سرکشی اور سرزنش قوم لوط کا ہے جو حد نافرمانی رحمانی
سے از حد گزر گئی تھی اور طغیان عصیان مین ڈوب گئی اور اپنی سزا
لایق و سزاوار کو پہونچ گئی اور ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

(٣٦)

عظمت و علو مرتبت کے ذکر کا مقام نہین ہے حالانکہ کمال عز و شان
اوس حبیب رحمان کا بیان کما حقہ ظاہر و بیان ہے کہ الفاظ وفور
شفقت آمیز محبت خیز سے بخوبی ظاہر و عیان ہے پس ایسے
ارشاد شفقت بنیاد سے بیان کیا حکمت اور نکتہ ہے فقط جواب
گویا نکتہ اِس کلام سراپا رحمت و محبت التیام مین یہہ ہے
کہ جب آنحضرت صلعم کو بوفور شفقت و عنایت رحمۃ للعالمین
و شفیع المذنبین فرما چکا اور یہہ قوم بہی عالم اور امت گنہگار
نافرمان مین داخل و شامل ہے بلکہ اِس قوم پر کمال طغیانی
اور نافرمانی سے نہایت درجہ کی درہمی و برہمی ہوئی کہ اور کسی قوم
پر ایسی نہین ہوئی جیسا کہ دیگر آیات ملحقات مین ارشاد ہے
لہذا برائے رفع ملال نبی صاحب جمال و جلال اوس محبوب
ذو الجلال کہ مبادا بدریافت کمال سرکوبی و بربادی اِس قوم سے
صفت رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین جوش مین آگئے
اور تمام عرشی و فرشی مین شور مچائے مصرعہ
کہ مستحق کرامت گناہگارانند + اسواسطے یہہ شفقت تام

اور محبت تمام کہ الفاظ آیۃ مذکور سے ٹپکتی ہے کمال پیار سے
اپنے پیار کی پیاری جان کی قسم کہائی اور صد گونہ دلجوئی
حبیب رحیم کی فرمائی کہ ای میرے پیارے یہ قوم ایسی ہی سزا
کی سزاوار تھی جو ظہور مین آئی تم ہرگز خیال ملال نکرو فقط گویا اسی
جگہ سے کہا ہے شہیدی شہید خنجر محبت نے ؎
خدا مونہہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے + زبان پر میرے
جبہہ نام آتا ہے محمد کا + درحقیقت یہہ فرمان واجب الاذعان
قران ذیشان ہزار رمز پنہان محبت توامان نشتر جان بالفت جانانا
دست و گریبان ہے جو ہمہ مدہوش حکم خدا در گوش اور بیاد مولی
در جوش کو بستر بیقراری و جان نثاری پر لٹاتا ہے یا نسیم عنبر
شمیم صد بہار گل و شورش ہزار بلبل بحیب دامان ہے کہہ خموش
پژمردہ غنچہ دل کو چون گل کہلاتا ہے اور ہر عاشق دل کو صد گونہ
در شور و غل غل بلبل لاتا ہے بلکہ ہون مستانہ نل شل سنبل
در پیچ و تاب کو بیتاب کرتا ہے اور بیتابانہ مضمون شوقیہ زبان پر
لاتا ہے ؎ بوی جانان سوی جانم میرسد + بوی یار مہربانم میرسد

وقت آن آمد کہ من عریان شوم ؛ جسم بگزارم سراسر جان شوم ؛ تجلی قدس
کہ درچمن جان برآمدہ ؛ شاخ گل بصورت انسان برآمدہ ؛ بہر نظارۂ گل
روئے تو درچمن ؛ گل ہر طرف زشاخ درختان برآمدہ ؛ اکنون توئی جمیل جہان
گرچہ پیش ازین ؛ آوازۂ جمال زکنعان برآمدہ ؛ مست از شبانہ مے من
زخواب ناز ؛ یا آفتاب دست وگریبان برآمدہ ؛ پس جب شفقت حبیب کریم
امت گنہگار مستحق عذاب نار پر اس درجہ ارشاد پروردگار سے ثابت ہو چکی
تو جو غایت عنایت اور نہایت شفقت آپکی امت تابعدار جان نثار پر ہوگی
اوسکی کیا حد وشمار ہے جیسا کہ کریمہ مسطورہ بالا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
وکریمہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وغیرہ یکے از ہزار شفقت رسول مختار بحال
امت گنہگار پر گواہ ہے الحمد للہ خوشا حال اون کلاہ ایمان برسر اور قبای اسلام
دربرکا چہ تابعداری بجناب محبوب باری سے بہزار جان حاضر ہیں نقد جان نثار یکو
بہر دم وقدم تیار رہتے ہیں اور غازۂ سرخروئی دارین سے چہرہ جان ومالکو
زیب وزینت دیتے ہیں اور واحسرتا بحال اون حسد پیشہ کینہ اندیشہ راہ بیراہی
بجا پاہ خود آرائی فرورفتہ کہ ایسے پیشوا صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری چھوڑکر
شب و روز بخواہش نفسانی اور ہوس رانی اور سخن پروری مین بسر کرتے اور

ذلت وخواری دنیا وآخرت کی سر پہ لیتے اور روسیاہی کونین کی حاصل
کرتے ہین موافق کریمہ پارہ ۲۰ بعد نصف فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا
تا آخر کے چنانچہ سچ فرمایا مولانا نے ~~ این جہان دام است دانہ اش
آرزو ٭ در گریز از دامہاے دام او ٭ یعنی یہہ جہان مثل دام ہے
اور خواہش نفسانی دانہ اور شیطان مثل صیاد اور انسان مثل جانور ہے
پس جو انسان بطمع دانہ خواہش نفسانی سکے گرفتار ہوگا وہ بلاشک
مثل جانور بطمع دانہ و آب بدست دام صیاد دل آزار ابلیس مکار گرفتار
ہوکر خراب اور دل کباب بل مدام بدام گرفتاری شیطان علیہ اللعن
کے مبتلا ہوکے بانواع عقاب پروردگار اور عذاب نار گرفتار ہوگا
اور جو چندان طمع دنیا نکریگا اور مبتلای بلاے ہوا وہوس نکر
دام فریب شیطان فریبی کے گرد نہ جاوے گا وہ مثل جانور بے طمع
باآب تاب کے ہرگز گرفتار نہو کے ہمیشہ عیش وآرام مین بسر کریگا
مصرعہ کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقارا ٭ نکتہ
سبحان اللہ اللہ صاحب نے کس عظم وشان سے تعظیم وتکریم اپنے
کلام اور پیام کی فرمائی اور کس دہوم وہام سے تزک وشان اپنے

(۳۱)

جسب رحیم کی پڑھائی یعنی بیشک کلام اللہ کلام و پیغام خدا ہے اور رسول
خدا پیغام اور کلام خدا سنانے والے ہین مگر ہان جب تک کمال عظمت
وصداقت پیغام و کلام رسان کی بخوبی دلنشین چون نقش نگین اور
قرین یقین ہوگی ہرگز پیغام و کلام قابل عمل اور وابستگی کے ہوگا
جب کہ سب پر خوب ظاہر ہے اور نیز کلام اللہ سے کما حقہ ظاہر ہو یا ہو
ہو چکا ہے چنانچہ اللہ صاحب نے جابجا کلام اللہ مین کمال اعزاز و اکرام
رسول علیہ السلام بڑھا کے بخوبی افتخار و احترام تمام اپنے کلام و پیغام کا
فرمایا حتی کہ حسب کریمہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا
وَحْيٌ يُّوْحٰى قول رسول کو قول خود فرمایا بل بکریمہ وَمَا رَمَيْتَ
اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى فعل رسول کو
فعل اپنا ارشاد کیا تاکہ کوئی شخص برخلاف قول و فعل رسول کے
ہرگز کوئی قول و فعل عمل مین نہ لاوے اور حکم رسول کو مثل حکم خدا
جانے اور ہرگز بجا آوری احکام قرآنی اور کلام حقانی مین سرتابی
اور چون و چرا نکرے اور جو اسمین شک لاوے تو وہ منکر خدا ٹھیرے
جیسا کہ ارشاد مولانا بھی اسی مدعا پر گواہ ہے سه گرچہ قرآن از لب پیغمبر است

ہر کہ گوید حق نگفت او کافر است ✤ کہ بظاہر گو ظہور و صدور اس قول و فعل
رسول مقبول کا از زبان و دست رسول انس و جان ہے مگر درحقیقت
وہ قول و فعل خالق کون و مکان سے ہے جیسا کہ ہر سہ آیات مذکورہ بالا قرآنی
سے بخوبی ظاہر و عیان ہے چنانچہ جناب مولانا بھی ترجمہ کریمہ بالا کا فرماتے
ہیں سے مطلق آن آواز خود از شہ بود ✤ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود ✤
نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند ✤ درحقیقت از دم نائی بود ✤ ماشاء اللہ
دیکھو کس درجہ مرتبہ عظمت و صداقت رسول اللہ کا پہونچا کہ خدا نے
گفتہ و کردہ رسول اللہ کو گفتہ و کردہ خود فرمایا یعنی کلام اللہ کا کلام خدا
ہونا گو صرف زبان رسول خدا سے ثابت و متحقق ہے مگر جو کوئی اسکا منکر
ہوگا وہ کافر ہے پس منکر کلام اللہ کے کافر ہونیکا یہی سبب ہے
کہ صداقت و عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزد خدا بحکم ہر سہ
کریمہ مسطورہ بالا وغیرہ کے اس مرتبہ عالی رتبہ اور بلند پایہ پایا کہ خدا نے
گفتہ و کردہ رسول مقبول کو گفتہ و کردہ خود فرمایا بلکہ بہ قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ تا آخر اپنی تابعداری اور دوست داری
کو رسول اللہ کی تابعداری اور دوستداری پر منحصر و مشروط فرمایا

یعنی جو میری تابعداری اور دوستداریکا دعوی کرے وہ اول رسول اللہ کی تابعداری
اور دوستداری کرلے تو اوسکو مین اپنا تابعدار اور دوستدار جانونگا اور
سب گناہ اوسکے معاف کردونگا ورنہ میری تابعداری اور دوستداری کا
ہرگز ہرگز نام نہ لے کہ بغیر تابعداری رسول کے دعوی میری تابعداری کا
سراسر جھوٹ اور مکاری ہے چنانچہ نوبت غایت اعتقاد بدل ارادت
منزل ایماندارانِ کامل بہ محبت محبوب خدا جان باذل کی بھی بحسب کریمہ
ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کی بخدمت آنحضرت صاحب وجاہت
عالی درجت کامل صداقت کے اسدرجہ پہونچی کہ ازروی کمال اعتقاد
بدل اخلاص منزل کے فرمودہ رسول خدا کو کہ یہہ حکم خدا ہے بعینہ فرمودہ
خدا سمجھا پس منکر رسول اللہ کا بعینہ منکر خدا ہوکے کافر ہو جانا اور
تابعدار رسول خدا کا بعینہ تابعدار خدا ہوکے ایماندار ہونا احکامات قرانی سے
بخوبی ثابت اور متحقق ہو گیا جیسا کہ بکریمہ پارہ پنجم مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ مین بھی ارشاد ہے یعنی جسنے تابعداری کی رسول کی
بلاشک اوسنے تابعداری کی اللہ کی الحاصل تابعداری رسول خدا کا
بعینہ تابعدار خدا ہونا ہے اور منکر رسول اللہ ہونا بعینہ منکر خدا

(۳۳)

ہو جاتا ہے یہہ عقیدہ پورا انکا کاملہ ٹہر چکا اور ہرگز اسمین کچھہ مقام کلام نہیں سبحان اللہ
حاکم حکیم صانع قدیم نے کیا حکمت کاملہ اور صنعت بالغہ کو کام فرمایا کہ زیادہ تر
عظمت و وجاہت تاج الانبیاء علیہ افضل التحیۃ والثناء از حد بڑہا کے
بکمال شرف و اعزاز کلام اللہ کا پڑہایا درحقیقت طرفہ طریقہ ہدایت کا اہل ہدایت
کو ہدایت فرمایا گویا سراسر حکمت اور معرفت کا جام پلایا چنانچہ صدہا فائدے
اسمقام سے پیدا ہین طبیعت رسا اور فہم ذکا کو از خود رسائی ہے مگر ہان دو چار
فائدے خاکسار بھی حسب فہم ناقص اپنے قلمی کرتا ہے شاید نکتہ فہم معنی رس دور
از ہوا و ہوس لطف اوٹھاوین اور لطیف مزاج پژمردہ دل چون گل شگفتہ دل
ہوجائین یعنی ہدایت فرما کو لازم ہے کہ اول بواسطہ خوش بیانی اور شیرین کلامی
بہ بیان اوصاف و فضائل رسول ربانی بطرز قرآنی کے قوت ایمانی حاضرین جلسہ کو
کماحقہ تازگی بخشین بعدہ بکمال نرم کلامی و لطف زبانی با حکایات قرآنی و ارشادات
رسول ربانی و حالات اصحاب عرفانی و واردات ارباب ایمانی کے رہنمائی مخلوق
الہی کی بخوبی فرماوین کہ بلاشک جبتک از حد بڑہ کے وقار و افتخار جناب رسول
مختار حسب الارشاد پروردگار کماحقہ اول نقش دل نہوگا ہرگز احکامات ایمانی
وارشادات قرآنی اور کلمات اہل معانی نفع رسان نہونگے کہ احترام پیام و کلام

کا ابد حصول عزت و اکرام تام پیام و کلام سننا نیوالے کی بخوبی ہو یا احکامات
قرانی سے در اوصاف حبیب رحمانی بخوبی ثابت و متحقق ہو چکا ہے چنانچہ فقہا
علیہم السلام نے ایسے ہی مقامات ایقانی اور احکامات قرانی سے استنباط
کر کے بہت سے مسائل بتائل اور بکمال عظمت و علو رتبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ارقام فرمائے ہین چنانچہ منجملہ اونکے ایک یہہ مسئلہ فقہ کا بھی لکھا ہے
کہ اگر کوئی ایک سنت رسول اللہ کو بھی ہلکا اور حقیر جانکے ترک کریگا فورًا
کافر ہو جاویگا معاذ اللہ منہا جیسا کہ کتب معتبرہ فقہیہ مثل فصول عمادیہ
و بحر الرایق و فتح القدیر و در مختار وغیرہ مین بھی بجابجا خود مرقوم ہے جسکا
جی چاہے دیکھے کہ اس مختصر مین گنجایش تفصیل کی نہین ہے پس سبب کفر کا یہہ ہے
کہ سنت و عادت کو سبک حقیر جاننا درحقیقت صاحب دین عادت و سنت کو
اوسکو حقیر جاننا ہے پس سبک اور حقیر جاننا عادت و سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
بعینہ اہانت رسول اللہ کرنا ہے عیاذا باللہ کہ یہہ کفر قطعی ہے کہ صریح مخالفت
آیات قرانی اور احکامات ربانی کی اسمین ہوتی ہے بچاوے اللہ تعالی ہر کلمہ گو کو اس
آفت جان و سب ایمان سے آمین و یعنی سبب اہانت [illegible] حق کی موجب
زوال ایمان ہے حسب مسائل عقاید کے تو اہانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

بدرجہ اتم موجب زوال ایمان ہے معاذ اللہ منہا پس خلاصہ یہہ ہے کہ فی

الواقع درستی وصحت جملہ عبادات وبندگی اور معاملات دینی کے اوپر ثبوت

ارشادات اور ظہور عادات جناب سرور کائنات علیہ الوف تحیات پر موقوف

ومنحصر ہی ہان اگر اتفاقاً بمجبوری تنگی وقت یا بعالم مسافرت جلد رسی یا بحالت

جدائی از قافلہ وجلد روی بدیگر اشد ضروریات ضروری وغیرہ مین صرف فرض

ادا ہوئے اور سنت ادا نہوئی تو یہہ اور بات ہے کہ اسمین انکار اور اہانت سنت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لازم نہین آتا حتی کہ گناہ بھی پایا نہین جاتا کفر کا

کیا ذکر ہے کہ خداوند کریم نے بکمال شفقت اور مسافر نوازی کے مسافر کو بجای

چار رکعت کے دو رکعت کا حکم فرمایا اور دو معاف فرما دین چنانچہ ظہر عصر

وعشا مین بجای دو رکعت کے اگر کوئی چار رکعت پڑہیگا تو وہ نماز مکروہ ہوگی

ف بلکہ بعض کے نزدیک یہہ نماز جایز ہی نہین ہوتی کہ ناشکری سے قابل عتاب

ہے اسواسطے کہ ناشکری نعمت الہی کی ہوئی کہ بجای چار رکعت کے دو کردین

اور دو معاف فرمادین اور ثواب بدستور رکھا پھر چار کیون پڑہین اور نیز

دو فرضون مین دو نفل ملگئے پس جب فرضون مین تخفیف ہے تو سنت کی ادا نہونین

بعذرات مرقومہ بالا وغیرہ کے کچھہ گناہ نہین مگر ہان البتہ یہہ مناسب نہین کہ

(۳۶)

کہ بحالت سفر اور زیادہ مہلت کے مجلس آرائی کریں یا پڑے رہیں اور سنت ادا نکریں
کہ یہہ سراسر خلاف داب شریعت غرا اور اداب طریقت بیضا بل مخالف دعوے
محبت و ارادت بجناب خاتم رسالت علیہ افضل التحیۃ والثنا کے ہے استغفر الله
سبحان الله و سپر طرہ اور ہے کہ بکمال درجہ دعوی تابعداری اور اتباع سنت
نبوی کا کرتے ہیں اور واسطے ترک سنت کے حیلہ ڈھونڈتے ہیں پس دعوی
بلا دلیل ہر دم خوار و ذلیل ہے اور مقام حیرت یہہ ہے کہ اکثر حضرات منسوب
بعلم بھی با وصف فرصت کے سفر میں عادی ترک سنت کے ہو گئے ہیں جاہلونکا
کیا ذکر ہے بل خواندہ اور جاننے والے کہتے ہیں کہ جب فرض میں تخفیف ہے
تو ادای سنت کی اصلا ضرورت نہیں ہے پس افسوس صد ہزار افسوس کہ باوصف
بکمال تمیز اور شعور کے اسقدر عقل میں فتور ہے کہ خیال نہیں کرتے کہ تخفیف فرضوں میں ہے
یا سنت میں ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؛ پس سوای جاہلی فہمی اور
دعوی کامل الایمانی ایسے حضرات کے حال اونکی محبت اور ارادت کا بجناب
آنحضرت خاتم رسالت بخوبی معلوم ہو گیا کہ واسطے ترک سنت کے
صرف حیلہ ہی درکار تھا پس یہہ گندگی خوش عقیدگی کی سفر میں حالانکہ ذکر
خدا اور تلاوت کلام بطور عبادت کے بکثرت ہر وقت میں بہتر اور افضل ہے

حسب کریمہ سورہ احزاب یا ایہا الذین امنوا ذکروا اللہ یعنی ای ایمان والون یاد رو
نام اپنے رب کا بکثرت رات دن اعنی ہر وقت پس نماز جو مجموعۂ ذکر اللہ کا نام ہے
ان وقتون مین مکروہ کیونکر ہوئے پس سبب نادرستی اور کراہیت کا یہی ہے
کہ ان وقتون مین نفل پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ثابت ہے اور نہ اجازت
ہے لہذا مکروہ ہوئے ہان نماز قضا ادا کرنا ہر دو وقت مذکورہ بالا بلا کراہت جائز
کروہ از راہ قول و فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس قضا صرف
تین وقت یعنی طلوع وغروب وزوال آفتاب ناجائز ہے اور نفل سوای ان تین
وقت کے اور نیز دو وقت یعنی بعد از ظہور صبح صادق تا طلوع آفتاب و بعد نماز
عصر تا غروب آفتاب بھی ناجائز ہے پس نفل پڑھنا پنجوقت اور قضا پڑھنا تین وقت
ناجائز ہے اب اسمقام سے عظم شان اوس عالیشان حبیب رحمان کے دیکھنے اور
سمجھنے کی ہے کہ کس درجہ عالی درجہ ہے کہ مدار تمام عبادت اور بندگی کا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ارشادات اور عادات پر ہے سبحان اللہ راست گفت ہر کہ گفت ع آن سرو
کائنات وان فخر البشر ؛ جبریل امین ز قرب او دست بسر ؛ ترسے نگاہ و نیست شان و
ترسے فر ؛ تعالی شانہ اللہ اکبر ؛ مصطفے بادشاہ ہر دو سرا ؛ آفتاب جہان عز وعلا
حکمت حق چو پختہ نان جہان ؛ بود دانش خمیر مایۂ آن ؛ جملہ ہستی تن است و او جان است

اوز عالم چو پوست از کان است ؛ یہہ سچ ہے مصرع جسکا رتبہ ہے سوا اوس سے

سوا مشکل ہے ؛ دوسرے یہہ کہ کوئی اصحاب شریعت اور ارباب طریقت اور صاحب

ذوق اور اہل شوق وغیرہ سے ہرگز اوصاف نبی کریم مین خلاف کلام اللہ کے کلام

نکرے اور اصلا کمی بیشی مین قدم نہ بڑہائے اسواسطے کہ ذکر فضل و فضائل آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کا از قسم طالبانہ مطلوبانہ عاشقانہ معتقدانہ محبانہ شفقتانہ ہدایتانہ

برگزیدانہ محبوبانہ شریعتانہ طریقتانہ عارفانہ بخوبی کلام اللہ مین موجود ہے جیسا کہ آیات

مذکورہ بالا مین بطور قطرہ از دریا مرقوم ہے ازینجاست کہ گفتہ اند ؎ حسن یوسف

دم عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ مگر ہان ایسے کلام کے

سمجھنے اور لطف اوٹھانے کو دل دانا و چشم بینا اور گوش شنوا درکار ہے حسب کریمہ

سورہ ق ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع و ہو شہید یعنی اسمین

سوچنے سمجھنے کی جگہہ ہے اوسکو جسکے اندر دل ہے روشن یعنی نور محبت خدا سے معمور ہے

چون نور علی نور ہے یا لگاوے کان دہیان دل لگاکر فقط سواس دولت و لذت

حاصل کرنیکو وہ دل کہان جو لطف احکام خدا سمجھے اور وہ چشم کہان جو قدرت

مولی کا تماشا دیکھے اور وہ کان کہان جو ذکر اللہ کو بگوش ہوش سنے ؎

دل تو این آلودہ را پنداشتی ؛ لاجرم دل ز اہل دل بر داشتی ؛ سنے دل اندر

صد ہزاران خاص و عام ؛ در یکی باشد کدام است آن کدام ؛ آن دل اورکہ قطب

عالم اوست ؛ جانِ جان جان جان آدم اوست ؛ و آنکہ دل بیدار دارد چشم جان

گر بخسپد در کشاید صد بصر ؛ غیر فہم و جان کہ در گاو خر است ؛ آدمی را عقل و جانِ

دیگر است ؛ دیدہا باید سبب سوراخ کن ؛ تا بہ بینی سر علم من لدن ؛

آدمی دید است و باقی پوست است ؛ دید آن دیدہ کہ دیدہ دوست است

گوش خر بفروش و دیگر گوش خر ؛ کین سخن را در نیابد گوش خر ؛ الحاصل تہ اتنا درجہ

آپکا بڑا ہے کہ خاص خواص خدا مثل غیب دانی و رزق رسانی وغیرہ صفات

خاص رحمانی مین بھی آنحضرت کو شریک جانکر مثل خدا سمجھے معاذ اللہ منہا کہ کفر

قطعی ہے چنانچہ جناب باری نے بکریمہ سورہ اعراف وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ تا آخر

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بخوبی انکار غیب دانی کا کرا دیا بل بکریمہ

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ تا آخر اللہ صاحب نے

اپنا خاص غیب دان ہونا بخوبی سب پر ظاہر کر دیا چنانچہ جابجا قرآن مجید مین

اس قسم کی اور بہت آیات موجود مین بکمال تعجب ہے کہ ان لوگونکے کان و زبان تک

یہہ آیات بھی نہین پہونچیں اور تمام عمر قرآن مجید سننے اور پڑھنے مین گذر گئی

ترجمہ آیہ اول یعنی آنحضرت نے حسب ارشاد جناب باری کے سب کو اپنے

غیب دان ہونے سے بدلیل آگاہ فرمادیا کہ مجکو غیب دان نہ جانو اگر مین
غیب دان ہوتا تو ساری بھلائیان لیتا اور جملہ صدمات جسمانی سے بچتا
ترجمہ کریمہ دویم یعنی اے محمد کہدے کہ کوئی مخلوقات آسمان وزمین سے چھپی
بات سوای خدا کے نہین جانتا فقط مگر ان جسکو خداتعالے نے خود امر غیب
یعنی چھپی بات پر آگاہ فرمادیا تو یہہ اور بات ہے کہ اسکو غیب دانی نہین کہتے جیسے
بطور وحی انبیا علیہم السلام کو امور مخفی پر آگاہ فرمادیا حسب کریمہ بسورہ جن
عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا یعنی اللہ تعالی جانتا ہے حال غیب کا پس
نہین خبردار کرتا ہے اوپر امر غیب اپنے کے کسیکو مگر جسکو کہ پسند کرتا ہے
رسولون مین سے فقط پس ان معجزات باہرات کو وسیلہ ہدایت اور ذریعہ نجات
جملہ مخلوقات کا بنا دیا اور فرقہ اولیا کو بطور الہام اور کشود باطنی کے خبردار
کردیا اور اظہارات ان کرامات اولیا اللہ سے بھی کہ جو از قسم آثارات معجزات
باہرات سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہین آفتاب دین رسالت مآب کو
بخوبی تمکا بل ایک جہان گمکردہ راہ حق کو راہ راست پر پہونچا دیا جیسا کہ
درباب عطای امور غیبی بمقبولان الہی موافق مسئلہ عقائد کرامت اولیا
حق کے جناب مولانا بھی فرماتے ہین ع اولیارا ہست قدرت از الٰہ

(۸۱)

تیر جستہ باز آرندش ز راہ ٭ غیب را ابرے و آب دیگر ست ٭ آسمان و آفتاب

دیگر ست ٭ ناید آن الا کہ بر خاصان پدید ٭ باقیان فی لبس من خلق جدید ٭

دفع کن از مغز و زبینی زکام ٭ تا کہ ریح اللہ آید در مشام ٭ وصف بخوبی جناب

بتاکید شدید نہونے غیب کے ان سوای اوس صاحب ـــــ عرش مجید

کے کہ مبادا کوئی ازراہ نافہمی یا باظہار گرمجوشی محبت بجناب آنحضرت صاحب

خاتمیت منصب نبوت کے اوس سرور عالم کو بھی خاص خواص جناب

باری مین شامل کرے اور دائرہ اسلام سے باہر ہوجاوے تاہم بسیارے

از نافہمان عوام گرفتار اوہام اس بدعقیدگی سے خوار ہوکے تباہ اور برباد

گئے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوگئے عیاذاً باللہ اور نہ اسقدر آپ کا مرتبہ گھٹتا

کہ اونکے خاص خواص مثل خاتمیت نبوت اور شفاعت دیگر تمام امت

ونیز شفاعت کبری سراپا عظمت و جاہ اور نہونے سایہ اوس سایہ خدا

سراسر نور وضیا وغیرہ صفات خاص حبیب رحمانی مین جیساکہ در تفسیر

فتح العزیز بسورہ والضحی مثل قطرہ از دریا مرقوم ہے اور کسی دوسرے کو

شامل کرین یا مثل و مانند اوس بے مثل اور بے مانند کے در جملہ صفات

کاملہ جانکر اور دوسرے کو بھی موجود ہونے کا اعتقاد رکھین کہ یہہ بھی دائرہ اسلام سے

یاہر ہوتا اور سراسر خلاف عقاید جمہور علما امت اہل سنت و جماعت کے چلتا ہے
معاذ اللہ منہا بچاوے اللہ تعالی اس بلا ایمان ربا سی بھی ہر کلمہ گو کو آمین چنانچہ
اس بلا و ہوائی و بائی ایمان ربا سے بھی بسیارے از ہوا پرستان با خود ہی دست
و گریبان اسلام و ایمان سے دست بردار ہوکے تباہ و خوار ہوگئے ادھر ایسی
دارین سر پہ لیگئے سبحان اللہ سچ ہے بڑ و لکی بڑی بات چنانچہ جناب مولانا
جامی جامع علوم ظاہری و باطنی نے یہہ عقدہ جو نزدیک فہمی مایل کے سخت مشکل اور
لاینحل تھا کس لطف سے حل فرمایا اور ہر یہ درد بیماران نافہمی و خود پسندی کی کیا
خوب صندل لگایا اور زخمی جگر محبت رسول خدا کا کیا عمدہ علاج فرمایا یعنی محامد

(۴۴۳)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کیا عمدہ رباعی کہ دلربائی مین خاصیت کہربائی
رکھتی ہے تصنیف فرمائی ہے خصوصاً مصرعہ اخیر ہمچو نگین بر خاتم ہے کس چمک دمک
سے معنی خاتم النبیین کے جڑے ہین ه یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی
قصہ مختصر چنانچہ سرامد کاملین تاج المفسرین و المحدثین صاحب تفسیر عزیزی نے
بسورہ الم نشرح بمقام وصف ختم المرسلین بقولہ جناب ممدوح کو کیا خوب فرمایا
فرماکے وصف ہمیشہ یا تمام خاتم النبیین علیہ السلام کو اسی پر ختم کردیا در حقیقت

حسب مقولہ مقبولہ الکنایۃ ابلغ من التصریح کے گویا عقیدہ حقہ جمہور علما سلف
اور خلف کو بکمال خوش بیانی اور آب وتاب ایمانی حسب آیات قرانی کے بیان
فرما دیا اور مقتدای دین واسلام مونا مولانا جامی کا بھی سب پر بخوبی ثابت
کر دیا تیسرے یہہ کہ عزت اور عظمت خداداد ہر گروہ کو اپنے اپنے مقام پر بکمال احتیاط
لحاظ رکھیں اور خلاف امور مراتب اعتقادی کے ہرگز تقدیم وتاخیر نکرین بل
اس قسم کا کوئی کلمہ بھی بھولکر زبان پر نہ لاوین یعنی جملہ عوام انام سے گروہ صلحا و
اتقیا کو اور اس زمرہ سے فرقہ اولیا باصفا اور شہدا فی سبیل اللہ کو اور اس
فرقہ سے اہل بیت عظام غریق دریای محبت خدا اور اصحاب با احترام حریق آتش الفت
خالق ارض وسما کو اور اس گروہ پر شکوہ سے جماعت انبیا علیہم السلام اشرف
المخلوقات انسانیکو اور اس فرقہ برگزیدہ مجموعہ خوبیہای پسندیدہ سے تاج الانبیا
علیہ افضل التحیۃ والثنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل واشرف
جانیں چنانچہ کتاب روضۃ العلما جو امام ابی الحسن بخاری کی تالیف ہے اوسمیں
لکھا ہے کہ اجماع امت اسپر ہے کہ انبیا علیہم السلام سب مخلوقات سے افضل
اور سرور عالم سب انبیا کے افضل سے بھی افضل ہیں اور بعد انبیا علیہم السلام کے
تمام خلق سے افضل خواص ملائکہ ہیں مانند حضرت جبرئیل اور حضرت اسرافیل اور

اورحضرت میکائیل اورحضرت عزرائیل اورحاملان عرش اورروحانی رضوان اللہ

علیہم کے اورصحابہ اورتابعین اورشہدا اورصالحین باقی اورسب فرشتونسے

افضل ہین فقط کتاب الصلوۃ ترجمہ درمختار ف پس سب سے افضل ہونے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لازم آیا کہ کوئی عالی مرتبہ اورمدارج علیا

کا مالہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی برابر اورمثل نہین ہوسکتا کہ محال ہے

پس اس اعتقاد ہدایت بنیاد مین سرموفرق کرنا جائز نہین کہ یہی عقیدہ

پورا پکا حقہ موافق ارشاد قرانی اورحدیث رسول ربانی کے سب علماء امت

اہل سنت وجماعت کا ہے پس جوکوئی اس عقیدہ کے خلاف ہوگا وہ سب

عبادت وبندگی اوردولت پرستندگی ایمانی کو برباد کریگا معاذ اللہ منہا پس

اے برادران دینی اورصاحبان ایمانی برای خدا ذرا ارشاد قرانی اوراحکام

رسول ربانی کو بچشم حق بین انصاف قرین دیکھو اورکان دہیان رکھو

اورخوب بنظر غور دیکھو اوربدل صفا منزل سمجھو اوربفضلہ تعالی دانستہ ہوکے

نادانستہ نہوا وراسقدر خواب غفلت مین بیخود ہوکے خودرائی اورہوا

پرستی کو کام نہ فرماؤ اورتابعداری بکلمات اورعادات ہوا پرستان خود

نماکے برباد نجاؤ اوربر احکام خدائی خودرائی کو کام فرماکے ہرگز آتش حسد

(۴۵)

و نفاق باہم افروختہ نکرو اور دین متین مین تفرقہ نہ ڈالو اور حکم قرآنی کریمہ

پارہ ۲۱ سورہ روم سے ڈرو اور ہرگز چشم پوشی نکرو مبادا مصداق اوس

حکم محکم کے الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُم تا آخر یعنی جنہون نے پھوٹ ڈالی اپنے

دین مین اور ہوگئے اوس مین بہت گروہ ہر فرقہ جو بات اوسکو بھالی

اور دل مین سماگئی وہ اوسپر ریجھ رہا ہے ف چنانچہ ذرا انکھ کہولکر دیکھئے

کہ ہر شہر و دیار کوچہ و بازار باہم خواندہ و ناخواندہ مین کیا حال و قال ہے

حتی کہ اکثر نوبت جنگ و جدال ہے اللہ تعالی بچاوے اس آفت خود راہی

اور بلائے سخن آرائی سے سب کو آمین گویا اسیواسطے خداوند کریم نے

جابجا قران مجید مین اس آفت سے ڈرایا ہے ایماندار ونکو معاذ اللہ منہا

کہ خبردار ہوگز ہواپرستی اور خود آرائی کے گرد نجانا کہ گمراہ کردیتی ہے

اور جو کسی عالم صاحب جامع علوم ظاہری و دور از لطف مذاق باطنی سے

بمقتضائے بشریت یا بمقابلہ یا ہمدگر از مخالفت براہ خود پرستی کوئی مسئلہ

غلط خلاف حکم قرانی اور حدیث رسول ربانی بل جمہور علماء نامی کے

اتفاقاً زبان سے نکلگیا اور پھر از راہ سخن پروری اوسکے رواج دہی مین

در تمام خاص و عام کوشش کرکے شب و روز یہی چرچہ پھیلایا اونکی

(۴۶)

بات کو سب پر بالا کرنا چاہا تو دیگر حضرات دانستہ یا نادانستہ کے دلمین
البتہ اس خطرہ کا پھوٹ سکے زہر نہ پھیلاسے کہ یہہ بات تو ہمنے بڑے عالم سے
سنی ہے اوسکے خلاف کیسے کرین اور سب ہمسرون مین کیونکر انگشت نما
ہون بلکہ بحکم کریمہ لَا تَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کے دائم حکم حق پر ثابت وقائم
رہین اور ارشاد مالک حقیقی سب پر بالا رکھین موافق کریمہ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا
کے مگر ہان اگر برای رفع تردد کے اوسکو خود بخوبی دریافت کرین کہ آیا یہہ کلمات
اوسکے از قسم حق آرائی وخدانمائی ہین یا باعث عالم بشریت وبخار خودپسندیکے
از قسم کلمات ہزیانات وخودنمائی کے ہین کہ بلاشبہہ عالم بےعمل گرفتار بخار
خودپسندی بجانے حق وباطل مین مانند بےعلم وجاہل کے ہوجاتے ہین
جیسے بحالت شدت بخار گرفتار رہونے اور سخن فضول وبیہودہ کہتے ہین
حکیم ومریض ہر دو برابر ہین چنانچہ حکیم بیمار کے پاس بجز بیمار پرسی کے کوئی
بیمار دوا پوچھنے کو نہین جاتا کہ عقل بیمار کی بیمار ہوتی ہے پس ایسے ہی عالم
بیمار بہوا وہوس امراض قلبی گرفتار کے پاس جانا اور مسئلہ حق پوچھنا اور راہ
حق دریافت کرنا مفید نہین ہوتا حیف صد حیف کہ ؎ جو طبیب اپنا تھا
دل اوسکا کسی پر زار ہے ؛ مژدہ باد ای مرگ عیسی آپ ہی بیمار ہے ؛

در حقیقت باعث زیادتی گمراہی مخلوق الہی کا ارباب حق نے یہ بھی فرمایا ہے
کہ راہ حق پرستی کی خود پرستوں سے پوچھتے ہیں اور اونکے کہے پر چلتے ہیں
لہذا برباد ہوتے ہیں کہ وہ خود بطوفان خودی ڈوبے ہیں اور سب کو
ڈبونا چاہتے ہیں مصرعہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند ؛
ہر کرا باشد مزاج و طبع سست ؛ او نخواہد ہیچکس را تندرست ؛ درست ہے
کہ بھلا کہیں طبیب بیمار کی دوا سے بیمار اچھے ہوتے سنے یا عالم خود پرست
سے خدا پرست ہوتے دیکھے ہیں پھر بھلا اگر خوب سمجھ میں نہ آوے اور بخوبی
حق و باطل میں فرق کرنیکی طاقت نہو تو بعدہ بمحک امتحان دریافت
از دیگر علماء کامل از ہوا پرستی دور محبت خدا چور و محب رسول مقبول
سراپا نور معمور سے اگر اس بات کو تحقیق کر لیں تو اور بہتر ہے جیسا کہ
مولانا فرماتے ہیں ؎ معنی قرآن ز قرآن پرس و بس ؛
وز کسی کاتش زداست اندر ہوس ؛ پس جس امر واجبی شرعی پر علماء
نامی گرامی صاحب تقوی و طہارت کو حسب اطلاع علماء اہل سنت و جماعت
کے پاویں اوسپر عمل کریں اور جو اوسکے خلاف ہو اوسپر عمل نکریں اور
خود رائی بالائی طاق رکھیں جو تھے اطاعت خدا او محبت رسول خدا کی

ہر دم و قدم دم بھرتے ہین وہ آدمی سچا پکا ہوگا جو بجا آوری احکامات قرآنی

اور ارشادات رسول ربانی کو تمام خواہش نفسانی سراپا طغیانی پر مقدم

کرکے بکمال مستعدی اور سرگرمی انجام دہی احکام الہی مین بہزار دل و جان

کوشش کریگا اور ہرگز سستی و کاہلی کا نام نہ لیگا ؎ قدم باید اندر شریعت

نہ دم ٭ کہ اصلے ندارد دم بیقدم ٭ ؎ رفتن بندہ پے مولا گواہ است ٭

کہ منہم بندہ و این مولائی ما است ٭ بلکہ ایمانداران کامل بمحبت خدا جان باذل کا

یہہ حال ہے کہ نقد و جنس للہ با مو خیر دینے کا کیا ذکر ہے بلکہ وہ تابعداری جناب

باری نقد جان نثاری سے بھی دریغ نہین کرتے حتی کہ طالب مولی برائی حصول

رضا جوئی خدا نقد جان کو بھی مانند شئے بے قدر دست فروشی کے در بدر کوچہ و

بازار مین لئے پھرتے ہین کہ کسی طرح نقد جان ہاتھ سے جاوے اور نقد جنس خوشنودی

خدا ہاتھ آجاوے جیسا کہ کلام سعدی بھی اس مدعا کا گواہ ہے ؎

بسودای جانان ز جان مشتغل ٭ بذکر حبیب از جہان مشتغل ٭ بیسودائے

حق نشان نہ پروای کس ٭ نہ در کنج توحید شان جای کس ٭ بلکہ تمام

اس قسم کا مضمون اونکے حرز جان و ورد زبان ہے کہ ؎ نقد جان صرف

زیب مقدم یاری کردم ٭ شادم از زندگی خویش کہ کاری کردم ٭ نقد عمری

که ندارد بدلے صرف مکن ؛ چیز بیسود ای نگارے که ندارد بدلے ؛ گر دست دہد

ہزار جانم ؛ برپای مبارکت فشانم ؛ جیسا که بکریمہ پارہ دویم وَمِنَ النَّاسِ

مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ میں ارشاد ہے

یعنی کوئی آدمی ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو اللہ کی خوشی تلاش کرتا او

اللہ بڑا شفیق اور مہربان ہے بندونپرا ور نیز مخالفت شریعت غرا اور ملت

بیضا کی ہرگز کسی امر میں اوسکے قول و فعل سے ظاہر نہوگی بحکم کریمہ

سورہ انفال پارہ ۹ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی تابعداری

کرو اللہ اور اوسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے خلاصہ یہہ ہے کہ

کہ دلیل ایمانداری کی تابعداری بل بصد جان بجا آوری احکام جناب باری

ہے یعنی قول بغیر فعل اور عمل کے ہرگز قابل قبول و اعتماد کے نہیں

ہوتا ہے جیسا کہ بالا مرقوم ہے پس جب تابعداری جناب باری شرط

ایمانداری ٹھیری تو بغیر تابعداری کے دعوی ایمانداری کا صریح ذلت و خوار

بل مکاری ہے چنانچہ خوب ظاہر ہے کہ جو کوئی کسیکا اعتقاد سچا پکا کامل بدل رکھتا

اور بالیقین اوسکو اپنا آقای شفیق مہربان قدردان صاحب احسان جانتا ہے

تو ہر دم اوسکی تابعداری میں ہزار دل و جان جان نثاری کرتا ہے حتی کہ

اوسکی رضامندی خور ونوش پر مقدم رکھتا ہے نافرمانی کا کیا ذکر چنانچہ ذرا نشۂ

مدہوشی خود پرستی سے ہوش مین ہو کر دیکھو کہ تابعدار دنیا دار کے کم تنخواہ دار آزار

از قسم سپاہی جان نثار خدمتگار بطلب درہم و دینار دنیا ناپایدار مردم

کے ہر بالدار خوارزاری کیسی خدمتگاری و تابعداری کرتے ہین کہ گھر بار

سونا کھانا بھول جاتے ہین بل ہر دم جان نثاری کو تیار رہتے ہین بس مقام

غور ہے کہ جو دعوی ایمانداری کرتے ہین اور اطاعت خداوند کریم نہین بجا لاتے

بلکہ اوسکے برخلاف ظاہر ظہور کرتے ہین پھر وہ آپکو کس دلیل سے مسلمان

باایمان جانتے ہین بس حیرت کا مقام ہے کہ کیا مالک خالق رازق محسن

منعم رحیم کریم شفیق مہربان کا درجہ آقای دنیا سے بھی کم ہے معاذاللہ منہا

جو اوسکی تابعداری برابر بھی بندہ خدا تابعداری خدا نکرے پس ہزاران نفرین

برین قال وحال اور دعوی تابعداری مالک ذوالجلال سچ ہے ۔ ع

حکم حق کی قدر کچھہ جانی نہین ٭ قدر اوس مالک کی پہچانی نہین ٭

حب دنیا نے کیا ہمکو تباہ ٭ کر دیا بس خوار و رسوا سیاہ ٭

حب دنیا جسکے دلپر سرد ہے ٭ راہ مولی مین وہی تو مرد ہے ٭

لہذا اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ بالغ شرعی وہ ہے جو بارہ کمال

پندرہ برس کی عمر کو پہونچے اور اوسمین آثار مردی پائے جائین اور بالغ حقیقی وہ ہے جو احکام خدا ورسول کو ہر دم و قدم بجا لائے خواہش نفسانی پر مقدم رکھے اور یاد الہی مین ہر دم ہمدم او رہر قدم تازہ دم رہے

بیت

دمبدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم ؛ ناظر دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم ؛ پس کہاوت پیر نا بالغ کی اس دوسرے معنی حقیقی پر درست آتی ہے ورنہ شرع مین پیر نا بالغ کے ساتھ کب جمع ہو سکتا ہے کہ طفل نا بالغ کا درجہ پہلا اور جوانی کا درجہ دوسرا اور پیری کا تیسرا ہے خوب فرمایا سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ؎ چہل سال عمر عزیزت گذشت ؛ مزاج تو از حال طفلی نگشت ؛ اور نیز ارشاد مولانا بھی اس مدعا پر گواہ ہے ؎

خلق اطفال اند جز مست خدا ؛ نیست بالغ جز رہیدہ از ہوا ؛ گفت دنیا لہو و لعب است و شما ؛ کودکید و راست فرماید خدا ؛ بلکہ خود جناب باری بسورہ حدید پارہ ۲۷ بکریمہ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَہْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ تا آخر دنیا کو کھیل و تماشا اور اہل دنیا کو تماشائی مثل طفل نادان اور واہی کے فرمایا ہے ترجمہ یعنی دنیا کا جینا یہی ہے کھیل و تماشا او ربناؤ سنوار اور بڑائیاں کرنی باہم اور بہتی ہار فی آ یہیں

(۵۲)

اور بہتایت ڈہونڈنی مال و اولاد مین فقط پس بلاشک جو کوئی محب
مال و منال دنیا اور عیال و اطفال سراپا و بال مین ایسا محو و مدہوش ہو گیا
کہ مطلق خدا اور احکام خدا کو بھول گیا اور نشۂ خود پرستی مین بھول گیا بالکل
ہوس رانی اور خواہش نفسانی پر چلنے لگا درحقیقت الفت و محبت دنیا فانی مین
فنا ہو گیا اور سرمایۂ زندگی و بندگی عالم باقی کو اسمقام گمنامی مین گم کر گیا
اور بخیرہ خواری اور انواع ندامت اور حسرت کا سر پہ لے چلا حسب ارشاد مولانا
؎ خلق را بنگر کہ چون طفلانی اند ؛ در متاع فانی چون فانی اند ؛
پس وہ آدمی چون طفل نادان محض بے عقل و نابالغ کے کھیل تماشہ مین برباد کر گیا
کہ بازی و لہو سازی لوازمات طفلی و نادانی سے ہے ؎ چہل سال عمر عزیزت
گذشت ؛ مزاج تو از حال طفلی نگشت ؛ ہمہ با ہوا و ہوس ساختی ؛
دمی با مصالح نپرداختی ؛ مکن تکیہ بر عمر ناپایدار ؛ مباش ایمن از بازی روزگار ؛
درحقیقت انسان نادان مسکین گرفتار بدست شیطان رجیم نے ارشاد جناب
باری وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کی ہرگز قدر و منزلت نجانی اور نعمت
خداداد کی کچھ قیمت پہچانی موافق ارشاد جناب مولانا ؎ خویشتن
نشناخت مسکین آدمی ؛ از فزونی آمد و شد در کمی ؛ بلاشک حیلۂ دست

ارادت سے دامان حکم رحمن چھوٹ گیا وہ بدست شیطان گرفتار ہو کے

برباد ہو گیا مثل اوس لڑکے نادان کے جسکے ہاتھہ سے دامان پدر و برادر مہربان کا

در جنگل بیابان چھوٹ گیا اور وہ لقمہ گرگ وغیرہ درندگان کا ہو گیا پس سلامتی

بندہ کوتہ اندیش نادان کی از درازدستی شیطان بہ حکم برداری رحمان سے

جیسے نجات لڑکے نادان کی حیوان گزندگان درندگان سے دست بدامان

رہنے پدر و برادر شفیق و مہربان کے متصور ہے جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہین

ه دیو گرگ است و تو ہمچون یوسفی ؛ دامن یعقوب مگذار ای صفی ؛

(۴۵) دست کورانہ بحبل اللہ بزن ؛ جز بامر و نہی یزدانی متن ؛ بلکہ دیکھو جنہون نے

کھیل تماشے مین آپکو مٹا دیا اور دین کو کھو دیا اونپر کیسا قہر خدا کا نازل

ہوا ہے کہ خداوند رحیم کریم نے بباعث کمال سرکشی اور خدا فراموشی اور

لہو بازی کے اپنی درگاہ سے پھٹکار دیا اور رسول اللہ سے بھی اونکا علاقہ چھوڑا دینے کا

حکم فرما دیا جیسا کہ بکریمہ ے پارہ سورہ انعام ارشاد ہے وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا تا آخر یعنی اے رسول چھوڑ دے جنہون نے ٹھیرایا دین کھیل

اور تماشا اور بہکے دنیا کی زندگی پر اور اس سے نصیحت دی اونکو کہ گرفتار

ہو جاوے کوئی اپنے کئے مین کہ نہین اوسکو اللہ کے سوا حمایتی نہ سفارشی

سو دیکھو تماشا تماشائیان دنیا کا کہ کیا کیا چال ڈھال برای گرفتاری دنیا پیش
کرتے ہین اور کیسے کیسے جال انواع خیال و مقال کے واسطے فریب ہی خوشامد
پسند و نکے بچھاتے ہین مقام کمال ملال اور افسوس کا ہے کہ کیسے کیسے
دانا دیدہ و دانستہ اونکے دام مدام گرفتاری مین پھنستے ہین اور وہ ہنس ہنس کے
اپنا کام نکالتے ہین اور اونکا کام تمام کرتے اور یہہ آخر کو روتے ہاتھہ
ملتے رہجاتے ہین اسپر لطف یہہ ہے کہ باوصف گرفتاری ایسی خرابیو نکے
پھر بھی کسی خیرخواہ حقانی کی بات نہین سنتے بلکہ جب کوئی باتین کی
کہیے تو پھر از قسم دل لگی دلپر گذری اور ہرگز دلپر اثر نکرے ہان جو بات
خوش آئی سن لی اور جو خوش نہ آئی نہ سنی جسکو جی چاہا کیا جسکو جی نچاہا
نکیا بس یہی یعنی کھیل تماشے کے ہین کہ کبھی لڑکے کچھہ کھیل کھیلتے ہین اور
کبھی کچھہ تماشا کرتے دیکھتے ہین اور ہرگز پابندی کسی احکام شریعت غرائی نہین کرتے
اور حکم قرآنی یہہ ہے کہ درصورت نافرمانی ایک حکم شرعی کے بھی قولاً ہو یا فعلاً
یا اعتقاداً گویا بیشک یہہ شخص اپنے اعتقاد دلی اور اقرار زبانی کے جھوٹے
ہونیکا بہزار زبان اقرار کرتا ہے اور گویا دائرہ اسلام سے باہر جاتا ہے چہ جائے کہ
فرایض پنجگانہ کو بھی چون لعستمہ لذیذ بلاتردد نوش فرمائیں اور بالکل تارک نماز

(۵۵)

ہو جاتے ہین یا کبھی پڑھتے ہین تو بھی پڑھنے مین سستی کرتے جب اونکو نماز کیواسطے بلاوین تو از
قسم کھیل تماشا جانتے ہرگز خیال نہ کرین سب آیہ ۶ پارہ ۶ اخیر و اذا نادیتم
الی الصلوٰۃ اتخذوہا ہزوا و لعبا ذلک بانہم قوم لا یعقلون یعنی جب تم اونکو پکارتے
ہو واسطے نماز کے تو اوسکو ٹھٹھا اور کھیل تماشا جانتے ہین اور یہہ بات اونکی نادانی
باعث سے ہے فقط یعنی قدر و منزلت عبادت کی نہین جانتے ورنہ بجان و دل
دوڑتے لیکن یہان تک اسلام و ایمان کا پتا نشان بھی نہین رہتا معاذ اللہ منہا تو اب
ان حضرات کے پکے مسلمان ہونے مین کیا کلام ہے حسب مثل مشہور مصرعہ
(۶۵) برعکس نہند نام زنگی کافور مگر اوسپر لطف اور یہہ ہے کہ جو کوئی اونسے کہے
کہ تم کیسے مسلمان ہو کہ نماز نہین پڑھتے روزہ نہین رکھتے خدا سے نہین ڈرتے
محتاج کو نہین دیتے صحبت بد نہین چھوڑتے تو از راہ ناخوشی یا سرکشی بطور دل لگی
یا بطور طعنہ زنی کہتے ہین کہ چلو تم ہی بہشت مین جانا بہت دینداری مت بگھارو
اور تقوے مین دم تمارے [illegible] لازم ہے بے نماز ہونا کیا تھوڑی آفت تھی جو ان
حضرات بے نمازون نے ان باتون سے اور آفت اپنے سر پر لی کہ گناہ کرنا ایک گناہ
اور نادم نہونا دوسرا گناہ اور فخر کرنا اوسپر تیسرا گناہ ہے بلکہ از قسم کفر ہے
معاذ اللہ منہا کہ کفار بد اطوار ایماندار ونسے ہنستے اور اس قسم کی باتین کہتے تھے

جیسا جابجا کلام اللہ مین ارشاد ہے چنانچہ کریمہ پارہ تیئیسوین اِنَّ الَّذِیْنَ
اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ارشاد ہے یعنی جو گنہگار ہین
وہ ایماندارونسے ہنستے ہین فقط حتّی کہ انبیا علیہم السلام سے بھی ہنسی
دل لگی کرتے تھے اور اونکا کیا ذکر ہے حسب کریمہ سورہ زخرف پچیس پارہ
وَمَا یَاْتِیْہِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ تا اخر وغیرہ آیات یعنی اور نہین آتا لوگونکے پاس کوئی
پیغام لانیوالا اور نیک بات سنانیوالا کہ جسّے کسان نافہم گمراہ ہنسی
ٹھٹھا نہین کرتے فقط پھر اور اونکا کیا پتہ ہے پس ای برادران دینی او مخلصان
ایمانی جبتک بحکم کریمہ پارہ دوم یَااَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَافَّۃً
کے پورے پکے اسلام و ایمان مین نہ درآوگے اور خطرات درونی نفسانی او
مفسدات دینی بیرونی بل اغوای شیطانی سے جو کھلا دشمن تمھارا ہے اپنی
جانکو نہ بچاؤگے اور عقائد فاسدہ سے سچی پکی توبہ نکروگے ہرگز مومن نہوگے
توکسی عبادت اور خیرات کا نفع نہ پاؤگے گو ساری عمر عبادت اور نیکوکاری
ظاہری مین گذار دو اور زر کثیر نام وری کو صرف کرو اور کھلا دشمن ابلیس ہی
تلبیس کو اسواسطے فرمایا کہ چھپے دشمن سے ہر کوئی دانا بھی دھوکا کھاتا جاتا
جاتا ہے مگر کھلے سے ہر کوئی نادان بھی اپنی جان بچاتا نجات پاتا ہے

چنانچہ حسب کریمہ سورہ طہ فوسوس الیہ الشیطان تا آخر باغوای شیطانی حضرت
آدم علیہ السلام کا جنت سے نکلنا اور صدہا طور کی سزاہون مین پڑنا وبکریمہ
سورہ طہ وعصی آدم ربہ فغوی تمام عرشی و فرشی مین مجرم نافرمانی رحمانی
الجنت نما ہونا ہمچو طینت از بام افتادہ سب پر بخوبی ظاہر ہے پس ایسا نہو کہ تمکو
بھی وہ فریبی فریب دیکر تابعداری جناب باری سے باہر کر دے اور دنیا او
آخرت مین رسوا اور بدنام کرکے تباہ اور برباد کر دے جیسا کہ تمھارے
دادا دادی کو فریب دیکر جنت سے نکالا اور تمام عرشی و فرشی مین رسوا او
بدنام کیا جیسا کہ سورہ اعراف کریمہ یا بنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج
ابویکم من الجنۃ مین ارشاد ہے یعنی اے اولاد آدم کے نہ بہکاوے تمکو شیطان
جیسا کہ نکالا تمھارے باپ کو جنت سے فقط پس بکمال شفقت جناب ایزدی
جو بحال امت محمدیہ کے ہے ایسے ارشادات قرآنی بیدار فرمایا اور بہوس رہنما
نہایت آمیز شفقت خیر سے پر کلام ہے تاہم ہر آدمی بباعث نادانی کے نافرمانی رحمانی
باغوای شیطانی خوار و ذلیل ہو کے برباد ہوجاتا خرابی دارین سر پر لیتا ہے
افسوس صد ہزار افسوس کہ جو کوئی گنہ و زشت ہے راہ راست چھوڑ کے بے راہ
خرابہ جہان و مقاق لوٹتا رہے مین چلا اور راہ راست بتانے والے

شفیق مہربان کے کہے پر عمل نکرے اور دن دوپہر اوندھا گرے اور سر توڑے بل جان
وہاں کھووے اور ہر کس وناکس مین ذلیل وخوار ہووے تو یہہ امر لا علاج ہے کہ اپنے
کئے کا کیا علاج ہے حسب ارشاد سعدی کہ ای نفس خود کردہ را چارہ چیست
مثلاً جنکی دادی کے پاس آبرو کے لحاظ سے حاکم شفیق رحیم کریم کسی شخص کو بصد
ذلت وخواری منہ کالا گدھے پر سوار سر پر جوتی پیزار ہزار اپہٹکار شہر بدر کردے
اور اوسکی از حد عزت وخاطرداری کرنے اور بخوبی اوس مردود کی دشمنی اور
عداوت سے آگاہ فرما دے بلکہ از راہ کمال شفقت وبندہ نوازی اوس راندہ
درگاہ کی تابعداری سے بھی بخوبی منع فرما دے حسب کریمہ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ
الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ حتی کہ از راہ کمال تنبیہ تمام بحکم فَمَنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ شدت عذاب دوزخ اور از ہمبستری
شیطان سے خوب ڈراوے یعنی جو کوئی آدمی ای شیطان تیری راہ
چلا مین بہرونگا دوزخ تم سب سے اکٹھے فقط تاہم نافرمان پروردگار
عصیان شعار بنی آدم نافہم ہردم وقدم اوسی خر بے دم کی فرمانبرداری
مین چون سگ گزندہ شب وروز دوا دوش کرتے ہین اور ذرا دلمین
نہین تھرّاتے ہین بل دیدہ ودانستہ رسوائی اور روسیاہی دارین

حاصل کرتے ہین پس اس بیماری کا علاج کاچھہ علاج ہی نہین کہ اس سے خواری
و ذلت اور کیا ہوگی کہ بطمع نفع دنیا فانی کے راحت عقبی باقی کی چھوڑی اور
انواع و اقسام کی خواری دارین سر پر لی حسب کریمہ سورہ نحل ذٰلِکَ بِاَنَّھُمُ
اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا یعنی سبب ذلت و خواری اختیار کرنے کسان خوار و نافرمان
پروردگار مستحق انواع عذاب نار پر شرار کا یہی ہے کہ اونہون نے عزیز او
مقدم رکھا دنیا کی راحت کو آخرت کی راحت اور مسرت پر مگر یہان کو عزت
و فرحت عقبی کی ہاتھہ سے گئی الا دنیا کی شہرت و مسرت تو ہاتھہ لگی حسب مثل
مشہور کے ؎ بسفاہہ رسوائی سے خوش شہرہ کے لالچ چون نگین ٭ منہ ہوا
کالا ہمارے نام تو روشن ہوا ٭ درحقیقت بحکم کریمہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ
تا آخر قدر و منزلت عنایت و شفقت اللہ کی جیسی ہے نہ سمجھی ورنہ عظمت خداداد
حضرت آدم کی حسب کریمہ پارۂ اول وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ تا آخر کی پہچانی
یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کہا ہمنے ای آدم بخوشی تمام تم اور تمھاری عورت
رہو جنت مین اور کھاؤ اوسمین ہر قسم کی نعمت جہان سے چاہو فقط جیسا کہ
مولانا بھی فرماتے ہین ؎ آخر آدم زادۂ ای ناخلف ٭ چند پستی را تو نداری شرف ٭
اسپ ہمت سوی اختر تاختی ٭ آدم مسجود را نشناختی ٭ ای نسل با وفا ساعے کا مگار

باخود ازین پاره دوزي ننگ دار؛ ترک عیسی کرده خر پرورده؛ لاجرم چون خر بیرون برده؛ سالها خر بنده بودی بس بوده؛ زانکه خر بنده ز خر واپس بود

اس لطف پر طرہ اوسبے کہ جس آدمي نے باعث حماقت و ناداني باغواي شیطاني دشمن جاني کے فرمانبرداري اور تابعداري جاني چھوڑيگا اور فوج تمکم ذلت و خواري دارین سر پرلی روز قیامت کے اوس خسر یبي دغاباز مکار مردم آزار نے کیسے اوسکو دلتین دین اور آنکھین دکھائین اور ہزارون طعنہ کي ملامت و نفرین کین ، خر بے دم ہیہ شیطان بس غضب ہے ؛

(۶۱)

کہ بہکانیکا اسکو خوب ڈھب ہے ؛ سبحان اللہ ذرا دیکھو تماشا انسان نافرمان رحمان تابعدار شیطان علیہ اللعن کا کہ سبکي محبت اور رفاقت مین اطاعت اور بندگي مالک حقیقي کي چھوڑي اور صد ہا طور کي ذلت و خواري دارین کي اختیار کي اوسنے روز قیامت کے کیا ذلت و خواري و رسوائي کا مزا چکھایا اور میدان حشر مین از حد شرمایا کہ جیتا بدتر مرنے بل زندہ در گور ہونے سے کر دیا کہ بجز خون جگر کھانے اور ذلیل و رسوا ہونیکے کچھ چارہ نتھا بل بکمال حسرت اور صد ہا ندامت اور ذلت کے اس قسم کا مضمون زبانپر جاري تھا ۔ الغاسعہ

دشمن جان دلکو بہاتی ہے۔ سزا اپنے کئے کی خوب پاتی ہے۔ چنانچہ در تمام اہل حشر
از بس روسیاہی اور رسوائی تہی جیسا در پارہ ۱۳ السورہ ابراہیم ارشاد ہے
وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ تا آخر یعنی اور بولا شیطان جب فیصل ہوچکا
کام کہ اللہ تعالی نے تمکو دیا تہا سچا وعدہ اور میں نے وعدہ دیا پہر جہوٹ کیا
اور میرے تم پر کچہہ حکومت نتہی مگر ہان میں نے تمکو بہلایا بہکایا پہر تم نے مان لیا
تو اب مجکو مت الزام دو بلکہ الزام دو آپکو اور اپنے کئے کو تہ جیسا کیا ویسا
پایا پس اب نہ میں تمہاری فریاد کو پہونچون نہ تم میری فریاد کو پہونچو میں نہیں
قبول رکہتا جو تم نے مجکو شریک ٹہیرایا یعنی مجہسے تمسے اب کچہہ واسطہ نہیں ہے فقط
پس اس حماقت اور سخت ذلت و خواری و رسوا تر زندہ درگور ہونے اور تیشہ بپاے
خود مارنے علاج اوسکا دوسر لیسے جاننے سے اور کیا خواری رسوائی اور روسیاہی
ہوگی سچ فرمایا کسی سچے نے مصرعہ ما خود زدہ ایم تیشہ برپاے خود اپنی ہی بیخ کو صید
وای ہے بلاشک جو کوئی ایسے مالک رازق خالق شفیق رحیم کریم کی تابعداری
چہوڑکر فرمانبرداری دشمن جانی ایمانی کی کریگا وہ ضرور ذلت و خواری سر لیگا
اور ہاتہہ حسرت کے ملیگا حسب کریمہ پارہ پنجم وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن
دُونِ اللَّهِ تا آخر یعنی جو کوئی اللہ کو چہوڑکر شیطان کو رفیق پکڑیگا سو وہ ڈوبا ہے بادہ

کیا صریح نقصان میں فقط پس ای برادران دینی اور دوستان جانی اس
دشمن جانی ایمانی پنہانی سے ذرا خبردار اور ہوشیار رہو کہ جناب باری
بکمال شفقت و عنایت بواسطہ امت محمدیہ ہونے کے تمکو ایسے ارشاد شفقت
بنیاد سے اوس فریبی دغاباز مکار کے فریب سے بچاتا ہے جیسا بکریمہ
سورہ فاطر ۲۲ پارہ ارشاد ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ یعنی بیشک
شیطان تمھارا جانی اور ایمانی دشمن ہے خبردار کر دیا گویا خواب غفلت
سے جگا دیا اور عالم مدہوشی سے ہوشیار کر دیا کہ مبادا روز قیامت اوس
دشمن سراپا عداوت کی رفاقت میں صدہا قسم کی ذلت اوٹھاؤ اور
ہاتھ افسوس کے ملوا ور پھر بجز حسرت کے کچھہ پھل نپاؤ بلی امت محمدیہ
ناکردہ گناہ جسکو کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ فرمایا دھبا لگاؤ اور دیگر محمدیان باایمان کو
ناحق میدان حشر میں شرماؤ کہ اس سے بڑہ چڑہ کے اور کونسی ذلت
اور خواری ہوگی پس ہان اگر اپنی رسوائی کا کچھہ خیال نہیں ہے تو کیا
بدنامی امت محمدیہ کا بھی ذرا دھیان نہیں مصرعہ گیرم کہ غمت نیست غم
ما ہم نیست ہے اور ذلت عذاب نار اور انواع قسم کی مار دھاڑ جو کچھہ ہوگی
وہ بطف دوسرا تھا وہ اس روسیاہی بالاکے ہے کہ دوزخ غصہ ناک

(۶۳)

خداکے گنہگاران بیباک نکے منہ پھیلائے بیٹھی ہے اور گراان ناپاکان کا واسطے
عقاب بے ہوناک نکے انتظار اور سیری سے انکار کر رہی ہے حسب ارشاد کریمہ
تبارک الذی ۔ پ ۲۹ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ اور کریمہ سورہ ق يَوْمَ نَقُولُ
لِجَهَنَّمَ تا آخر یعنی اسقدر دوزخ غصہ میں بھری ہے کیا عجب ہے کہ ابھی
پھٹ پڑے اور جبدن کہ تہیں جسم دوزخ کو کہ بھر گئی تو بدکاروں سے
وہ کہیگی ابھی بخوبی سیری نہیں ہوئی کچھ اور بھی فقط پھر باوصف ایسے
وعید شدید آیات قرآن مجید کے حال ہم غافلان سراپا طغیان و
عصیان کا موافق مضمون ایسے دو شعر کے ہے ؎ (۶۴)

صیاد زمانہ دام بر دوشش ؛ میگردد و من بخواب خرگوش ؛
کردم گنہ و شدم گنہگار ؛ میدانم و میکنم دگربار ؛

اور نیز اکثر سبب عصیان شعاری اور گنہگاری اور دوری اور نیک
کاری جو باعث صد ہا خواری اور زاری ہونے کا ہے بے نماز ہونا اور
بھوکوں کا نہ کھلانا اور صحبت بدنا ہنجار میں بیٹھنا ہوتا ہے جیسا سورہ
مدثر ۲۹ پارہ میں ارشاد ہے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ تا آخر یعنی جنتی دوزخ جانیوالوں سے

پوچھینگے کو نسی غفلت اور معصیت لائی تمکو دوزخ میں کیا قہر پروردگار
اور سختی عذاب نار پر سزاوار نہ تھے خبردار نہ تھے جو اس بلا قہر خدا میں گرفتار ہوئے
جب وہ آفت زدہ بانواع مصیبت و عذاب مبتلا بصد آہ حسرت افزا
بہزار خرابی و واویلا فریاد کرکے کہینگے کہ ہای نہ تھے ہم نماز فرض ادا کرنیوالے
اور نہ تھے ہم محتاج کھلانیوالے اور تھے ہم بدصحبت بیٹھنے والے اور
جھگڑالونکے ہم پیالہ اور ہم نوالہ چنانچہ جناب مولانا بھی حسب الحکم ویسے تحریر
بدصحبت کے بیان فرماتے ہیں ع ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت ؛
صحبت احمق بسی خونہا کہ ریخت ؛ ماربد تنہا فقط بر جان زند ؛ یار بد
بر جان و بر ایمان زند ؛ ماربد جانے ستاند از سلیم ؛ تار بد آرد سوے
نار جحیم ؛ ہر کہ با نا راستان ہمسنگ شد ؛ در کمی افتاد و عقلش دنگ شد ؛
بر سر اغیار چون شمشیر باش ؛ ہین مکن روباہ بازی شیر باش ؛ تا زغیرت
از تو یاران نگسلند ؛ زان کہ آن خاران عدو آن گلند ؛ آتش اندر
زن بگرگان چون سپند ؛ زانکہ آن گرگان عدو یوسفاند ؛ مگر بڑی خرابی
تو یہ ہے کہ حسب آیہ پارہ ۲۳ سورہ زمر فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم دل پر
ایسی سختی آئی اور سیاہی گناہ چمین چھا گئی کہ بات خوشامد اور صحبت بد

دلکو بھاتی اور حکایت نیک کار اور ہدایت اور نصیحت ہونی اور تقوی شعار نیک
کردار سے از بس نفرت جی مین جانکی حسب آیہ ۸ پارہ ۸ وَلٰكِن لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ
یعنی ولیکن تمکو نصیحت اور خیرخواہی نصیحت کرنیوالونکی سر از خوش نہین آتی
حالانکہ اہل خوشامد اور ارباب صحبت بد بروز قیامت دشمن ہو جانینگے اور
پاک طینت خداترس ہی کام آوینگے حسب کریمہ ۲۵ پارہ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ یعنی روز قیامت کے جتنے دوست ظاہری ولباسی
وہم پیالہ وہم نوالہ ہو کے خوشامد درآمد سے اپنا کام نکالتے تھے کبھی عرش پر
چڑھاتے تھے کبھی زمین پر جھکاتے تھے مصاحبت گرم کرتے باتین مسرت خیز
لذت انگیز سناتے تھے شب و روز غفلت وگنہگاری مین بسر کراتے تھے
اور کبھی مثال میان مٹھو کچھ سکھاتے پڑھاتے مفت عمر عزیز ضایع کراتے
راہ حق سے بہکاتے ہین باہم دشمن ہو جائینگے حالانکہ وہ بڑے مفسد مکار
جھگڑالو ہین حسب ارشاد پارہ دوم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ کہ خوشامد
کرے دنیا کی باتین بناوے تمکو خوش کرے رغبت دلاوے اور جھوٹی
صدہا قسمین خدا کی کھاوے حالانکہ وہ بڑا جھگڑالو مکار ہے پس یہی سب
دوستان لباسی لقمہ چرب کھانیوالے جھوٹی باتین بنانیوالے ایکدوسرے

دشمن ہو جائینگے نزدیک خدا سے ڈرنیوالے بات حق تلخ نا شیرین اثر سنانیوالے
جنت کی رغبت دلانیوالے عذاب دوزخ سے ڈرانیوالے طمع نفسانی سے
اور خواہش دنیا سے دور اور خوشامد سے نفور اور محبت خدا چور سراپا جنون اور صاحب دانش و
شعور دوست ہو جاینگے اور ہر قسم کی سفارش کرینگے ع شنیدم کہ در روز
امید و بیم ٭ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ٭ اسیواسطے مولانا صحبت
نیک کار خوش گفتار نیکوکردار فرمانبردار پروردگار کے رغبت دلاتے ہیں ابیات
رو بجو یار خدائے را تو زود ٭ چون چنین کردی خدا یار تو بود ٭ ٦٧
ہمنشینی اہل معنی باش تا ٭ ہم عطا یابی و ہم باشی فتا ٭ ہم نشینی مقبلان
چون کیمیاست ٭ چون نظرشان کیمیائی خود کجاست ٭ سوی این مرغابیان
رو روز چند ٭ تا ترا در آب حیوانی کشند ٭ سایۂ شاہان طلب ہر دم شتاب ٭
تا شوی زان سایہ بہتر ز آفتاب ٭ بندہ یک مرد روشن دل شوی ٭ بہ کہ بر فرق
سر شاہان روی ٭ تا توانی ز اولیا رو میتاب ٭ جہد کن واللہ اعلم بالصواب
دربدر میگرد میرو کو بکو ٭ جستجو کن جستجو کن جستجو ٭ اندرین رہ می تراش و
میخراش - تا دم آخر دمی آخر بود ٭ کہ عنایت با تو صاحب
سر بود ٭ اور نیز صحبت بدکار دل آزار غدار ناہنجار بیہودہ گفتار

بطوفان عصیان گرفتار نافرمان پروردگار سے نفرت کراتے ہین ف
یعنی جیسا زہر کہنہ قاتل اور پر اثر ہے کہ کھاتے ہی تمام کرتا ہے ایسے ہی
صحبت بد اور صحبت بے دین خوش گفتار سرمایہ ایمانی کو جلد برباد کرتی ہے
پس جیسا کہ زہر قاتل سے بچتے بھاگتے ہو اسیطور صحبت بدکار بے دین شیرین
گفتار سے دور رہو اور بھاگتے رہو ۔ ف دوستی جاہل شیرین سخن ؛
کم نغنو کان است چون ستم کہن ؛ جان ما در چشم روشن گویدت ؛
جز غم و حسرت ازان نافزویدت ؛ جاہل ار با تو نماید ہمدلی ؛ عاقبت
زخمت زند از جاہلی ؛ گرگ گر با تو نماید روبہی ؛ ہین مکن باور کہ نایدزو
بہی ؛ ای فغان از یار ناجنس اے فغان ؛ ہمنشین نیک جوئید
ای مہان ؛ ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت ؛ صحبت احمق بسے
خونہا کہ ریخت ؛ صحبت بد ناخن پر زہر دان ؛ میخراشد در تعمق
روی جان ؛ نیز سچا قول درستی اعتقاد دلی کا گواہ ہوتا ہے ۔ جیسے
فعل بے ریا صداقت قول کی کرتا ہے مثلاً ایک شخص کو بدل رغبت
اسلام سے ہے مگر جبتک اقرار زبانی اوسکے اعتقاد دلی کی سچی گواہی
نہ دیگا اور فعل بے ریا اوسکے قول کی تصدیق نکریگا ہرگز مسلمان ایمان

نہوگا کہ بغیر اعتقاد دلی کے کافر بھی کلمہ پڑہتے ہین مگر مسلمان نہین ہوجاتے
اسی طور بعد ثبوت اعتماد کلی اوپر اعتقاد دلی باقرار زبانی کے سے جبتک
اوس سے بخلوص نیت موافق اقرار زبانی کے افعال کردنی حسب حکم قرآنی
وارشاد رسول ربانی کے صادر ہوکے سچی پکی گواہی نہ دینگے ہرگز پورا پکا مسلمان
باایمان نہوگا پس درحقیقت اگر گواہ سچے ہین تو بلاشک نزد حاکم عادل عدا
سچا ہے ورنہ جہوٹا ہے گو اور ونکے روبرو بظاہر گواہ سچے معلوم ہوتے
ہین جیسے جہوٹے گواہ بطلب وطمع ودنیا سبکے آگے سچے بنتے ہین اور پہر وقت
تحقیقات کامل نزد حاکم عادل کے جہوٹے ہوکے ذلیل وخوار ہوتے مدعا تباہ
کرتے ہین ایسے ہی نمازی ریاکار مکار واسطے حصول نفع دنیا ناپائدار کے
لوگونکے روبرو بڑے نمازی متقی پرہیزگار بنتے ہین اور روز حشر آگے حاکم
حقیقی عدالت آرا کے روسیاہی اور رسوائی دارین حاصلکرتے ہین مثلا
ایک شخص نے کلمہ پڑہا اور جملہ احکام اسلام زبانی بہی قبول کئے مگر جبتک
نماز روزہ وغیرہ فرائض بمد جواز قسم گواہ اعتقاد دل اور عقیدہ کامل کے
بین صدق دل اور خالص نیت سے ادا نکرے گا ہرگز کامل الایمان
ودیندار نہوگا خلاصہ یہہ ہے کہ جملہ احکامات ایمانی اور ارشادات قرآنی

کو بخلوص دل محبت منزل بجالانا بعینہ اپنے اسلام و ایمان کی سچی سچی گواہی

دیتا ہے یعنی برای صداقت ہر مدعا کے دو سچے سچے گواہ درکار ہوتے ہین لہذا

در شرع شریف برای صداقت حصول دولت ایمانی اور تصدیق قلبی کی بھی

دو گواہ یعنی اقرار زبانی اور بجاآوری احکام شرعی مقرر ہوئے جیسا کہ کلام مولانا بھی

اس مدعا کا گواہ ہے **نظم** این نماز و روزہ و حج و زکات :: ہم گواہی دادنست

از اعتقاد :: آن گواہی چیست اظہار نہان :: خواہ قول و خواہ فعل و

غیر آن :: فعل و قول آمد گواہان ضمیر :: زین دو ہر باطن تو استدلال گیر ::

اور نیز نکرنا اون کامونکا اور فعلونکا جنکے کرنے کا شرع مین بکمال تاکید حکم ہے

قول کو جھٹلاتا ہے اور اعتقاد دلی کو باطل کرتا ہے جیسے کلمہ گو کا اعتقاد دل

کلمہ پڑھنا اور مسلمان ایماندار کہانا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض جو از قسم

شرائط و فرائض اسلام مین ہین اور اوسکے بجالانیکی بکمال تاکید در احکام قرآنی اور

احادیث رسول ربانی مین ہے اونکو ادا نکرنا اوسکے کلمہ پڑہنے کو جھٹلاویگا

چنانچہ بکریمہ سورہ صف یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون مین

ارشاد ہے یعنی اے ایمان والون کیون کہتے ہو وہ بات جو نہین کرتے ہو

اللہ تعالی بہت بیزار ہوتا ہے اونسے جو اپنے کہے کے موافق عمل نہین کرتے

یعنی ایمانداری کا ہردم دم بھرتے ہیں اور ایماندار یکے کام نہیں کرتے تو درحقیقت
یہہ گروہ از قسم مکار بدکردار بسخت مواخذہ دار خدا ہے عیاذاباللہ اسواسطے
کہ قول کا اعتماد اوسوقت ہوگا کہ اوسکے موافق فعل بجمال اعتقاد دلی اور
خلوص کامل کے ظہور میں آویگا **بیت** قدم باید اندر شریعت نہ دم
کہ اصلے ندارد دمے بیقدم چنانچہ کلام اللہ میں ثواب اور جنت دینیکا
وعدہ نرے اعتقاد دلی اور اقرار زبانی پر اکتفا نفرما کے ساتھ اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بھی فرمایا ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے اور
کام کئے بھلے اونکے واسطے جنت ہے پس حکم دخول جنت کا نرے ایمان
لانے بطور اعتقاد دلی اور اقرار زبانی پر نہیں ہے بلکہ بھلے کام بے ریا کرنے
پر منحصر ہے حتی کہ جو کوئی مسلمان ایک نماز بلا عذر شرعی کے ترک کریگا موافق
ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا کے نزد امام حنبل رح کے
کافر ہوجاویگا اور نزد امام شافعی رح کے واجب القتل ہے اور نزد امام ابو حنیفہ رح
کے جو احتیاط زیادہ مرام میں کرتے ہیں اگر ایسا شخص سچی پکی توبہ نکرے گا قید
رہیگا پس جب ترک ہونے ایک نماز سے خوف خارج ہوجانیکا دائرہ اسلام سے
ہے تو جو تارک نماز ہیں یا کبھی کبھی گنڈہ وار پڑھتے ہیں تو اونکے کامل الایمان

ہونے مین کیا کلام ہے استغفر اللہ مقام سخت عبرت ہے فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی
الْاَبْصَار چنانچہ اہل تحقیق روایت کرتے ہین کہ صحابہ کرام کسی چیز کے چھوڑنیوالیکو
کافر نجانتے تھے مگر ہان تارک نماز کو چنانچہ اسیواسطے اہتمام تمام کلام اللہ اور
حدیث رسول اللہ مین اور دیگر فرائض سے زیادہ آیا ہے حتی کہ قبر مین اول بازپرس
نماز سے ہوگی پھر اور احکام سے **بیت** روز محشر کہ جانگداز بود ؛ اولین
پرسش نماز بود ؛ جیسا کہ بکریمہ سورہ مدثر پارہ ۲۹ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ تا آخر بھی
اسپر گواہ ہے کہ پہلا سبب دوزخ مین جانیکا نماز ہے لہذا پہلے بازپرس نماز سے

ہوگی یعنی دوزخ جانیوالونسے کہا کہ کونسی چیز تمکو لائی دوزخمین کہا کہ نماز نہ ادا کرتے
تھے ہم لہذا دوزخی ہوئے معاذ اللہ نہایت بچاوے اللہ تعالی خرابی بے نماز
ہونیسے ہر مسلمانکو آمین اور نیز جبتک نمازی سے بیحیائی اور جملہ برائی ذمیمہ دغا
حسد بغض کینہ وغیرہ نچھوٹینگے یعنی سب برائی ببرکت نماز کے کالعدم نہوجاینگے
ہرگز لطف و ثواب نماز کا حاصل نہوگا اسواسطے کہ نماز بے ریا خالصاً لوجہ اللہ
بچاتی ہے نمازیکو بیحیائی اور جملہ برائی سے جیسے کہ بکریمہ شروع ۲۱ پارہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ تا آخر اس مدعا پر گواہ ہے یعنی ای محمد
بحال مستعدی اور شوق دلی ادا کرو نماز کو کہ بلاشک نماز معتبر وضع مقبولہ

عند اللہ بچاتی ہے نمازیکو جملہ بحیائی اور تمام برائی سے پس گویا نماز تاب آفتاب ہے
کہ نور ادور کرتی ہے ظلمت گناہ اور تاریکی دلکو یا مثل آب ہے برائی مٹاتی ہے
نجاست بحیائی اور گندگی تمام برائی حسد بغض کینہ وغیرہ صفات مذمومہ
مذکورہ بالا قلبی کی پس جیسے تاب آفتاب سے تاریکی ظاہری اور آب صاف
سے گندگی جسمانی دفع ہوجاتی ہے اسیطرح نماز مقبولہ مسطورہ در کریمہ بالا سے
جو مجموعہ ذکر اللہ ہے تاریکی جملہ برائی دلی اور سیاہی قلبی اور گندگی باطنی مانند
فریب و دغا و جھوٹ و ریا اور بدگوئی زبانی اور بدکاری جسمانی قطعاً دور
ہوجاتی ہے حسب الارشاد جناب مولانا **قطعہ** ذکر حق پاکست چون پاکی رسید
رخت بر بندد برون آید پلید ⁂ چون در آید نام پاک اندر دہان ⁂ نی پلیدی
ماند و نے آن دہان ⁂ مگر ہاں اگر کبھی بادل سے آفتاب چھپ جاے یا اتفاقاً
آب صافی دھبا نجاست کا کسی چیز پر رہجاے تو یہہ بات اور ہے کہ اس سے
نہ کچھ نقصان تاب آفتاب مین آتا ہے اور نہ کچھ صفائی و پاکی آب مین خلل اور
فتور پڑتا ہے یعنی مثلاً نمازی متقی پرہیزگار خدا ترس سے جو بعالم بشریت
اتفاقاً گناہ صادر ہوجاتا ہے اور وہ بحال گریہ وزاری و اشکباری چون بارش
سچی سچی پکی توبہ کرتا ہے اور حسب الارشاد سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

مانند فریب و دغا و جھوٹ و ریا اور بدگوئی زبانی اور بدکاری جسمانی ۱۲

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کی گرد وغبار گناہ سے پاک وصاف ہوجاتا ہے
تو کسی طرح کا اوسکے تقوی طہارت مین ہرگز نقصان نہین آتا ہے خلاصہ یہ ہے
کہ پاکی اندرونی کا بھی گندگی نجاست حسد بغض کینہ فریب دغا وغیرہ برائی سے
مثل پاکی بدن وپارچہ از نجاست بیرونی کے بدل خیال کرکے حاصل کرو جیسا کہ
رونق وطہارت وزینت ظاہری وباطنی کا بکریمہ پارہ آٹھوین بعد نصف کے
حکم ہے یابنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد تا آخر یعنی ای اولاد آدم کے
لے لو اپنی رونق اور زینت وقت ہر نماز کے پس طہارت ظاہری اور باطنی
عین رونق اور زینت ظاہر وباطن کی ہے یعنی جیسے پاکی بدن اور کپڑے اور
جگہہ کی شرط ادای نماز ظاہری ہے ویسے ہی پاکی باطنی قبولیت اور ادای
نماز مین نزدیک اہل باطن صاحب عرفان کامل الایمان بل خالق انس وجان کے
شرط اور فرض وقت ہے پس جسطور سے جملہ شرائط اور ارکان ظاہری نماز کے
بدل وجان بحیثیہ بجالاتے ہو اوسیطور شرائط اور ارکان باطنی بکمال کوشش دل
بدل وجان بجالاؤ یعنی کوئی چال وخیال وخطرہ بیجا ہرگز دلمین نہ لاؤ بلکہ اول
جملہ خطرات فاسدہ اور خیالات باطلہ سے دلکو خوب پاک وصاف کرلو
بعدہ بکمال ذوق دلی اور خلوص نیت کے لطف دلی اور حضور قلبی حاصل کرو

بیان ارزانی عبادت زینت
ظاہری و باطنی کے بیچ بارہ
ترتیب بعض کے حکم

(۴۷)

کہ نزدیک اہل عرفان کامل الایمان کے بغیر حضور قلبی کے ہرگز نماز کامل اور قابل قبول

حضرت احدیت نہین ہوتی ہے موافق ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا مولانا ارشاد

فرماتے ہین **بیت** بشنو از اخبار آن صدر الصدور ؛ لا صلوٰۃ تم الا بالحضور ؛

یہانسے کوئی تیز فہم کم شوق نماز کے یہہ خیال نہ فرماوین کہ جب قبولیت ادای نماز مین

حضور قلبی و صفائی باطنی پر موقوف اور منحصر ہے اور یہہ امر اکثر تو ہر کس و ناکس کو نصیب

بھی نہین ہوتا مگر ہان صاحب نصیب پاک باطن کو البتہ حاصل اور نصیب ہوتا ہوگا

تو پھر نماز پڑھنی اور ناحق انواع قسم کے تردد اور تکلیف گوارا کرنیسے کیا فایدہ کہ جب

قابل قبول خداوند کریم نہوئی تو ادا کرنا ایسی نماز کا قسم ریاکاری اور مکاری سے ہے

معاذ اللہ منہا بلکہ ادای ایسی نماز سے خوف انواع قسم عذاب کا ہے ثواب بالای

طاق رہا ناحق عذاب گلے پڑا نیکی برباد گنہ لازم۔ گویا عذاب مین بے نمازی اور ایسی نماز والے

برابر ہین بلکہ عذاب مین ایسی نماز والے بے نمازیونسے زیادہ ہین اسواسطے کہ بے نماز خوف

خدا سے ڈرتے ہین کہ ترک نماز سے بڑی سزا و زجر ہوگی اور ایسی نماز والے نڈر ہو کر بر وقت

امیدوار ثواب کے رہتے ہین حالانکہ درحقیقت یہہ نماز ادا ہی نہین ہوئی ثواب کا کیا

ذکر ہے فقط پس ایسے خیال سراسر وبال کا آبلہ ڈھونڈکر مکے دل مین زہر پھیلانے اور

ہرگز ایسے دام مدام گرفتاری فریب دہی مین نہ پھنسانے کہ ایسے خیالات فاسد

اور توہمات فاسدہ صرف از قسم خطرات شیطانی اور محض وساوس نفسانی سے ہین

معاذ اللہ منہا کہ جیسے ترک کرنا ایک نماز کا بغیر عذر شرعی کے باعث کفر اور انواع قسم کی

خرابی کا ہے جیسا کہ بالا مذکور ہے تو تارک نماز پنجگانہ ہونا تمام حشر کا عذاب

اپنے سر پر لینا ظاہر ہے پس لازم بل فرض وقت یہ ہے کہ بغیر خطرات اور مفسدات

درونی کے ہمیشہ نماز پنجگانہ حتی المقدور بجماعت ادا کرین اور بغیر عذر شرعی کے

ہرگز ایک نماز بھی ترک نکرین کہ کسی حال مین ترک نماز جائز نہین پس جب تارک جماعت پر

نہایت مرتبہ کی وعید شدید ہے تو تارک نماز کا کیا ٹھکانا اور نشان ہے بچاوے

اللہ تعالی اس بلا ایمان ربا سے ہر کلمہ گو کو آمین حتی کہ پانی اگر غسل و وضو کو نہ ملے

تو تیمم سے نماز پڑھے اور جو اکثر اعضا وضو کے زخمی ہوں یا پانی سے از حد تکلیف ہو

یا زیادتی عارضہ یا عارض ہونا کسی عارضہ کا گمان غالب ہو یا پانی قیمت مناسب

و مقرری سے بگرانی ملے تو ایسے حالون مین تیمم سے ادای نماز کا حکم ہے

یہانتک کہ اگر کپڑا بقدر ستر عورت نہو تو ننگا نماز بیٹھکے ادا کرے اور ہرگز ترک نکرے

کہ بحالت بغیر حضور قلبی اور ہجوم خطرات دلی کے بھی شرعاً نماز جائز ہے گو مقبول

ہونا بغیر حضور قلبی اور خلوص باطنی کے متصور نہین ہے جیسا کہ بالا مسطور ہو چکا ہے

کہ ادا ہونا اور ہے اور مقبول ہونا اور ہے مگر ہان خداوند کریم بفضل عمیم بغیر حضور

دلی سکے بھی قبول فرماوے تو یہہ بات اور ہے مثلا ہانڈی گوشت کی جملہ مصالح

لوازم پخت سے درست ہے مگر ان صرف نمک نہیں ہے لہذا نہایت بدمزہ اور سخت

ناگوار ہے پس از روی عقل او تمیز اوسکو نمک ڈالکر بلطف تمام کھانا بہتر ہے

یا باعث بے نمکی اور بدمزگی کے جو نڈالنے نمک سے ہے تو پھینک دینا اوس ہانڈی کا

اور ناحق اپنا نقصان کرنا اور عقلمندون مین انگشت نما اور بے عقل ہونا افضل ہے

پس اسطور سے نماز بغیر حصول حضور قلبی اور پاک باطنی کو باداے احکام الہی اور

ارشادات رسالت پناہی کے جو صفائی دلی اور حضور قلبی مین در کلام اللہ اور حدیث

رسول اللہ بکثرت موجود ہے قابل قبول خداوند کریم کرنا بہتر بل فرض وقت ہے

یا ترک کرنا نماز کا اور انواع قسم کا عذاب نار چکھنا اور اقسام طور کے قہر خداے تعالی مین

مبتلا ہونا بہتر ہے معاذ اللہ منہا حالانکہ ایک نماز ترک بلا عذر شرعی سے دائرہ اسلام

سے باہر ہو جانا بخوبی ثابت ہو چکا ہے عیاذا باللہ پس از صحبت بد دوری اور

بتلاوت کلام ہدی مشغولی و بحدیث رسول خدا کمال مرغوبی و بکلمات اہل اللہ

بجان مطلوبی و صحبت اور خدمت اولیا اللہ حاضری باعتقاد دلی بوجہ کلی کے

بلا شبہہ باعث حصول دولت و نعمت حضور قلبی اور صفائی دلی کا ہے جسکا

جی چاہے یہہ سعادت دارین حاصل کرے کہ بلا شک تاثیر ہمچو اکسیر صحبت

اہل اللہ چون گل گلاب ہے یا مشکناب یا آب و تاب آفتاب ہے کہ صحبت
کو بھی عطر بار اور نہایت خوشبودار بلکہ ظہور و نور انواع اسرار الہی سے سراپا انوار
کردیتے ہیں و فا گنجینہ بے کینہ کو چون آفتاب چمکادیتی ہے حسب ارشاد
جناب مولانا **ابیات** تا رخندان باغ را خندان کند ؛ صحبت مردانت
از مردان کند ؛ گر انار سے بخری خندان بخر ؛ تا دہد خندان تو دانہ او خبر ؛
گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی ؛ چون بصاحبدل رسی گوہر شوی ؛ مہر پاکان
درمیان جان نشان ؛ دل مدہ الا بمہر مہوشان ؛ سنگ شد آئینہ شد در دیدگان ؛
گشت بینائی شد آنجا دیدبان ؛ موم و ہیزم چون فدای نار شد ؛ ذات
ظلمانی او انوار شد ؛ چون تعلق یافت نان با بوالبشر ؛ نان مردہ زندہ گشت
و با خبر ؛ صحبت صالح ترا صالح کند ؛ صحبت طالح ترا طالح کند ؛ کز جوار
طالبان طالب شوی ؛ وز ظلال غالبان غالب شوی ؛ الا تاثیر صحبت
اہل اللہ میں حاضری بحال ارادت قلبی و بجا آوری جملہ مراتب آداب ظاہری
و باطنی بحضور قلبی نیز شرط ہے جیسا کہ بالا مرقوم ہے کہ بغیر اسکے نری حاضری اور
صحبت ہرگز مفید نہیں دیکھو خار بھی ہمصحبت و ہمبستر گل ہے مگر اپنی استادگی
اور خود ستائی سے ہمیشہ از بس مخجل بلکہ پا در گل ہے پس جسکو اعتقاد بدل کامل ہے

اور ہر دم خدمتگذاری مین جان باذل ہے وہ اونکی صحبت مین مثل گل شگفتہ
دل بامستی وشورش دل سے مانند بلبل ہزار جوش و خروش از نشہ مدہوشی
خود فراموشی و از عشق گل بیتاب مانند بلبل و در پیچ و تاب ہمچو سنبل ہے
؎ ہر کہ با ایشان نشیند یکدمے ؛ روز محشر او نجا دارد غمے ؛ منزل اوبر
زبان اولیاست ؛ دردل نشان روز و شب یاد خداست ؛ طالبان در راہ
حق خون جگر خوردہ اند ؛ بندگی و جان نثاری کردہ اند ؛ لاجرم دربندگی
سلطان شدند ؛ معنی خلق جہان ایشان بدند ؛ ہمنشینی یک نفس با اولیا ؛
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا ؛ مگر پہچان کامل کی بھی مشہور ہے کہ اون کے
فیضان صحبت مین ہر دم بیاد خدا تازہ دم رہے اور ہر قدم شوق و ذوق محبت مولی
مین قدم بڑھے اور نیز ہر قسم کیفیت باطنی کا دل مین گل کھلے اور حرص و خواہش غیر
خدا بیدلی ولسے دور ہو جاوے اور فریب و کینہ بھی رفتہ رفتہ کم بلکہ گم
ہو جاوے اور ہرگز پتا نشان نہ رہے اور بالکل پریشانی دلی جاتی رہے اور ہمہ تن جمعیت
قلبی دردل جا کرے مگر یہہ بات چند روز کی صحبت مین حاصل نہوگی عرصہ دراز
درکار ہے کہ یہہ نعمت از قسم عنایت پروردگار ہے ؎ بسی سال باید کہ گردد عزیز
خلاصہ یہہ ہے کہ جسکے فیضان صحبت اور کلام کی برکت سے خدا یاد آوے اور

دنیا کی الفت کم ہوجاوے اور رشد و ہدایت دلمین لطف باطنی جاکرے اور پھر
ذکر اور فکر نام خدا سے ترقی ذوق ایمانی ہونے لگے تو یہہ کلام و پیغام گویا پیغام
غیبی اور الہام لاریبی ہے درحقیقت جو کلام رغبت نام خدا دلاوے اور محبت
دنیا سے نفرت کرا دے وہ بلاشبہہ پیغام خدا ہے کہ جسطرف سے کوئی بلاتا ہے
اوسیطرف دیکھتا ہے فی الواقع نشان کامل الایمان صاحب عرفان کا یہی ہے
کہ اونکے کلام گرم سے سرد مہری دنیا دور ہوجاوے اور لذت نام خدا کان
و زبان و جان مین بخوبی آجاوے اور وہ اہل اللہ ہرگز حیلہ و حوالہ سے دنیا حاصل
نکرے بلکہ باوقات خاص خود محبت خدامہ کوشش و بیاد مولی چون دریا درجوش ہے
چنانچہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ کار پاکان روشنی ذکر نبی است ؛
کار دونان حیلہ و بے شرمی است ؛ از حدیث شیخ جمعیت رسد ؛ تفرقہ آرد
دل اہل حسد ؛ ہر ندائے کہ ترا بالا کشید ؛ آن ندا میدان کہ از بالا رسید ؛
ورنہ بہت بزرگ صورت گرگ سیرت ہین کہ طمع دنیا سے خود خوار ہوتے ہین
بل اور امیر و نکو اپنے چرب نوالہ کی خاطر برباد کرتے ہین چنانچہ کبھی کچھہ اشارہ
کرتے ہین اور کبھی کچھہ شوشہ چھوڑتے ہین جسطرف امیر کی رغبت پاتے ہین
ویسی ہی بات کہتے ہین جستے کہ بدریافت حال کمال اعتقاد جانب بزرگان

امیران بے نماز بفسق و فجور گرفتار کہدیتے ہین کہ فلان بزرگ کی فاتحہ دینا چھوٹے
کو نماز روزہ چھوٹنے مضائقہ نہین اور کبھی کچھ کہدیتے ہین کہ فلان درگاہ کی
چادر چڑھانا ترک نہو اور نماز روزہ ہو چاہے نہو چندان حرج نہین پس وہ امیر
تارک صلوٰۃ ناواقف از لذت عبادت او حسنات ناسمجھ از سفید و سیاہ
غافل از حکم قہر خدا پھر گرد نماز کے نہین پھٹکنے اور اوس بزرگ صورت گرگ
سیرت کا ہمیشہ منہہ بھرتے رہتے ہین کہ مصرع دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ
کیونکہ بے نماز ہمیشہ حیلہ ترک نماز کا ڈھونڈتے ہین معاذ اللہ منہا درحقیقت
باعث ایسی گمراہی اور روسیاہی کا ہمبستری ابلیس پر تلبیس ہے کہ جسکے سبب سے
از حد برائی قلب مین آگئی اور سیاہی دلمین چھا گئی جیسا کہ مولانا فرماتے ہین
ع تا تو تاریک دل و جان تیرہ ۞ دان کہ با دیو لعین ہمشیرہ ۞ پس حیلہ برائی
حسد بغض کینہ وغیرہ سے سینہ کو پاک صاف رکھین اور دل مردہ ہمچو آئینہ
زنگ خوردہ کو بخوبی جلا دین کہ بحالت ظلمت و کدورت دل کے ہرگز صورت
انوار الہی کی پیدا و ہویدا نہو گی جیسا کہ آئینہ زنگ خوردہ مکدر شدہ مین
مین صورت نظر آنیکی صورت ہرگز متصور نہین ہوتی حسب ارشاد جناب مولانا ع
آئینہ جانت چرا غماز نیست ۞ زانکہ زنگار از رخش ممتاز نیست ۞ آئینہ دل

چون گیتی صافی وپاک ؛ نقشها بیني برون از آب وخاک ؛ زانگجینه زرد چون
سازی نقاب ؛ زر دبیني جمله نور آفتاب ؛ لیکن آن شیشه کبود وزرد را
تا ببیني مرد او گرد را ؛ هر کسي زانداز ه روشندلي ؛ غیب را بیند بقدر صیقلي
صیقلے کن یک دو روزه سینه را ؛ دفتر خود ساز این آئینه را ؛ گو تن خالي
غلیظ وتیره است ؛ صیقلي کن زانکه صیقل گیره است ؛ خانهٔ دل که بماند
بے ضیا ؛ از شعاع آفتاب کبریا ؛ تنگ وتاریک است چون جان جهود ؛
بینوا از ذوق سلطان ودود ؛ کو بهست از چنین دل مر ترا ؛ آخر از کو بی
دل خود بپترا ؛ صاحب دل جو اگر بیجان نئی ؛ جنیش دل شو گر تو خود سلطان
نئی ؛ ای دل از کین وکراهت پاک شو ؛ وانگهان الحمد خوان چالاک شو ؛
حمد گفتے کو نشان حامدون ؛ نے برون تست اثری نے درون ؛
دل تو این آلوده را پنداشتي ؛ لاجرم دل ز اہل دل بر داشتي ؛ نور نور چشم
خود نور دل است ؛ نور چشم از نور دلها حاصل است ؛ باز نور نور دل نور
خدا است ؛ کو ز نور عقل وحس پاک وجداست ؛ معنی نور علی نور این بود ؛ پس حقیقت
نماز مقبول ہونیکی علامت یہی سب امور مذکورہ بالا ہین زیراکہ بغیر حصول جمعیت
بصد ذوق وشوق ہوش افزا اور بحق رہ نما وصد ہزاران خروش چون دریا

درجوش کے خلاصی از معاصی اور رفع حرص و ہوا اور جملہ برائی دلی جو باعث
سیاہی دل کی ہے دشوار ہے جیسا کہ ارشاد ہے ؎ ہر کرا جامہ ز عشقے
چاک شد ٭ او ز حرص و عیب کلی پاک شد ٭ ہوشیاری آفتاب
و حرص یخ ٭ ہوشیاری آب و این عالم وریخ ٭ پس ہر صاحب کو فرض
ہے کہ بزار کوشش دل اور صد ہا کاوشِ جان صفا منزل کے یہ نعمت حاصل
کریں کہ بلا شک نماز مقبول بہت درجہ بلند کر دیتی ہے جیسا کہ نماز کو ستون
دین اور معراج المومنین فرمایا ہے اور نیز بچنا برائی اور بیحیائی سے نمازہی کا
باہر نماز سے مراد ہے یعنی نمازیکو پرہیزگاری اور دوری محرمات شرعی سے دیتی
ہو جاتی ہے اور اوسکے دامان دل و جان کو گندگی اور پراگندگی اندرونی
سے بھی ہر دم بچاتی اور پاک رکھتی ہے جیسا کہ نماز ظاہری لباس اور جسم
نمازیکو گندگی ظاہری سے ہر وقت پاک صاف رکھتی ہے اور بچنا نمازیکا برائی اور
بیحیائی سے حالت نماز میں مراد نہیں ہے کہ مشغولی ہر کار خیر کی بھی سبب
برائی اور بیحیائی بل بعضی بھلائی سے بھی بچاتی ہے برائی کا کیا ذکر ہے
مثلاً نماز پڑھنے والیکو کسی قرآن مجید غلط پڑھنے والے یا مسئلہ غلط
سمجھنے والے کو بتانا درست نہیں ہے حالانکہ بتانا دونوں امر کا ضروری ہے

کہ اگر باہر نماز کے ہو اور نہ بتائے تو بلاشک گنہ گار ہوگا مگر جو نماز مین بتھا آیہ غلط اور
مسئلہ غلط نہ بتا سکا او گنہگار نہوا پس حاصل کریہ مذکورہ بالا کا یہہ ہے کہ تاثیر
نماز مقبول کی یہہ ہے کہ نمازیکو سب برائی سے باز رکھتی ہے اور بیحیائی وغیرہ سے
بچاتی ہے پس بیحیائی اور جملہ برائی قتل و دغابازی اور سود و شراب خواری
وغیرہ گنہگاری فسق و فجور نمازی سے چھوٹے تو اوسکی نماز خدا اسکیو نکر
قابل قبول خدا ہوگی نمازیکو عذاب گور و حشر سے نجات دیگی اور داخل بہشت
کریگی معاذ اللہ منہا ہان اگر مقتضای بشریت نمازی سے اتفاقا کوئی گناہ
صادر ہو جاے اور وہ پھر نادم ہوکے سچے دلسے پکی توبہ و استغفار کرے تو اپنے
سب گناہ سے پاک ہو جاوے گا کہ یہہ اور بات ہے کہ اس سے کوئی نمازی
خالی نہیں ہے چنانچہ ایک شخص نے ایک بابرکت کی خدمت مین عرض کی
کیا حضرت نماز مین بہت خطرات آتے ہین اور لطف نماز کھوتے ہین اور بہت
ستاتے ہین فرمایا کہ خطرات کا کام دلمین آنا اور ذکر اللہ کا کام اونکو مٹانا
ہے جب تک وہ آتے رہین تم مٹاتے رہو آخر مٹاتے مٹاتے سب جائنگے
اور پھر برکت نام خدا اور تلاوت کلام اللہ راہ دلمین نپائینگے **ف**
یعنی نماز جاروب غبار و برائی دل ہے پس جہان کوڑا ہوگا وہان

(۹۴)

ضرورت جاروب کشی کی زیادہ ہوگی اور جہان جاروب کش بخوبی ساتھہ
ہوشیاری اور دل بیداری کے جھاڑو دیگا البتہ وہ مکان کماینبغی صفائی پاویگا
بیت ز زنگ دل از صیقل لا پاک کن :: سینہ با تیغی محبت چاک کن ::
جیسا کہ بالا بکریمہ شروع ۲۱ پارہ ان الصلوۃ تنہی تا آخر ارشاد ہے پس جب
نماز بحالت غفلت دل بہ تعلقات دنیا مردار گرفتار کے مثل بیگار ادا کی تو وہ نماز
کب قابل قبول خدا ہوئی جیسے از غلبہ نیند آنکھہ بند دست کشادہ
جاروب کش سے صفائی مکان دشوار ہے کہ جھاڑتا کہین ہے اور کوڑا کہین جب
اور نیز ارشاد ہے **بیت** گفت پیغمبر کہ تسبیح از ریا :: ہمچو سبزہ گولخن دان
ای کیا :: یعنی بحالت غفلت وریا ذکر اللہ چون درخت گل بر گندگی
بے محل کے کچھہ کار آمد نہین بل بے محل رکھنے ایسے درخت لطیف و افضل سے
حاکم بہت ناراض ہوکے سزا دیگا کہ اس جای خراب مین قدر آب و تاب گلاب
کیون خراب کی کہ نہ زیب دستار ہو سکتا ہے اور نہ راحت دیدار پہونچا سکتا ہے
کہ درخت گلاب تو بجای صاف و عمدہ و سیراب مین ہوتا ہے اور بجای کوڑہ
و گندہ و خراب مین نہین ہوتا اسیواسطے نمازی ریاکار فریبی مکار کو مستحق
عذاب نار فرمایا کہ ہمارے نام و کلام پاک کو وہان گندگی جھوٹ گندہ اور

دل پراگندہ آلودہ گندگی اور بہ نجاست نمائش اور پراگندگی ناپاک سے لیکر یون
بے وقت ادا کیا الغرض ہوکے توبہ کو ذریعہ گنہگاری اور بدکاری کا گردان کے جو
جی چاہے سو کرے کہ جب چاہینگے توبہ کر لینگے ابھی لطف زندگی اوٹھاوین
ناحق کیون مصیبت اوٹھاوین اور آپ کو بندگی مین مٹاوین **بیت**

ناصحا توبہ کی جلدی کیا ہے ٭ یہہ بھی کر لینگے جو فرصت ہوگی ٭

پس اس قسم کی توبہ گویا مانند چوکی غسل کے ٹھیری معاذ اللہ منہا ایسی توبہ سے
توبہ کرے بلکہ معنی توبہ یہہ ہین کہ بعد صدور گناہ کے بکمال ندامت ایسا خوف
دل مین سما جاوے کہ قطعاً نفرت گناہ سے آجاوے اور از حد لذت و رغبت
عبادت خدا دل مین سما جاوے حتیٰ کہ کمتر درجہ یہہ ہے کہ وقت توبہ ہرگز کچھہ خیال
گناہ کا دل مین نہو اور نہ کچھہ ظاہر مین سامان گناہ موجود ہو اور جو ہو فوراً دور
ہو پس ایسی حالت مین ناگاہ اگر گناہ صادر ہو جائیگا اور توبہ کریگا تو اگلے
گناہ بھولنے پاک ہو جائیگا ہان اس گناہ بے توبہ کا البتہ مواخذہ رہیگا
اور جو مثلاً ایک روز مین بعالم بشری اغوای شیطانی سے بہت گناہ صادر
ہوئے اور ہر بار اس شخص نے بامداد الٰہی سچی پکی توبہ کی مگر دشمن قوی ابلیس
نفس دنیا نے ہر بار توڑوا دی بلکہ اوس معصوم کے دل پر گناہ کے ہجوم سے

دھوم مچاوے حتی کہ آخر وہ گھبراکر بخشش الہی سے نومید ہونے لگا تو بھی وہ
کریم بکرم عمیم اوسکو بخشیگا جیسا کہ ۲۴ پارہ سورہ زمر مین بکمال شفقت و
بندہ نوازی ارشاد ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا تا آخر یعنی ای محمد
میرے بندونکو جو باغوای شیطانی اور وساوس نفسانی گنہگاری مین حد سے
گذر گئے اور توبہ کرتے کرتے نادم ہوتے ہوتے بار خجالت اوٹھاتے اوٹھاتے
دست درازی ابلیس پر تلبیس سے عاجز ہوکے میری بخشش سے ناامید ہونے
لگے پس تم میری طرف سے بخوبی اونکی تشفی اور دلجمعی کردو اور کہدو کہ ہرگز رحمت
الہی رحیم سے نومید مت ہو کہ بیشک وہ سب گناہ بخشتا ہے اور درحقیقت
ایسی بخشش عظیم اوسی رؤف رحیم مہربان قدیم بخشنے والے رحیم وکریم کو زیبا ہے
چنانچہ جناب مولانا بھی گویا خلاصہ اس آیہ کریمہ کا فرماتے ہین اور بیت

چون عنایاتت بود با ما مقیم ؛ کے بود بیمے ازان دزد لئیم ؛
گر ہزاران دام باشد ہر قدم ؛ چون تو با مائی نباشد ہیچ غم ؛
ای عظیم از ما گناہان عظیم ؛ تو توانی عفو کردن ای کریم ؛
ای کہ در اطباق نعمت منتہی ؛ منتہی ما در کہی و گمرہی ؛
ای کریمی کہ کرمہای جہان ؛ محو گردد پیش ایثارت نہان ؛

بحر کو آب بے بہر جو مید ہد ؛ ہر خسے را بر سر و رو مید ہد ؛
کم نخواہد گشت دریا زین کرم ؛ از کرم دریا نگردد بیش و کم ؛
مگر یہہ نہین کہ ایک گناہ گذشتہ سے عین حالت دوسرے گناہ مین توبہ
کرے مثلاً شراب خواری روزانہ توارسے بحالت شراب خواری بروز
کے توبہ کرتا ہے اور شراب بھی پی رہا ہے کہ ایسی بری توبہ سے توبہ ہے
بھلی ہے حسب ارشاد جناب مولانا بیت ای تو از حال گذشتہ توبہ جو
کے کنی توبہ ازین توبہ بگو ؛ چنانچہ بکریمہ سورہ نساء ۴ پارہ ولیست
التوبۃ للذین یعملون السیئات تا آخر مین ارشاد ہے یعنی
توبہ قابل قبول خدا جو زبانسے توبہ کرین اور گناہ کرنا چھوڑین یعنی
بغیر ترک گناہ کے توبہ زبانی توبہ کچھہ مفید نہین اور جو وقت توبہ اصلا
قصد و خیال گناہ نتھا بلکہ جملہ اسباب گناہ تہ وبالا کردیا اور صحبت بد کو
چھوڑ دیا پھر اگر بعالم بشری ناگاہ گناہ صادر ہو گیا اور یہہ شخص فوراً نادم
ہو کے زندہ در گور ہو گیا اور بحال گریہ وزاری بہزاران جان وزبان توبہ کرنے
لگا تو یہہ بات اور ہے کہ ایسی حالت مین بخشش کی امید قوی ہے
جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نادم ہونا گناہ سے گویا مثل توبہ کے گناہ سے پاک ہوتا ہے

اور نیز روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد گناہ صادر ہونیکے نادم

بدل ہوتا ہے اور از حد گریہ وزاری کرتا ہے اور آگے خداوند کریم کے

گڑگڑاتا ہے تو اوسکے گناہ خداوند کریم قبل توبہ زبانی کے معاف

کردیتا ہے طریقہ محمدیہ اور نیز جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے

روایت ہے کہ زبان سے توبہ کرنا اور جی مین نادم ہونا اور گناہ ترک کرنا

گویا خدا سے ہنسی دل لگی کرنا ہے کہ یہہ پرلے سرے کی ذلت وخواری ہے

معاذ اللہ منہا طریقہ محمدیہ درحقیقت حال ہمارا ایساہی ہے چنانچہ کسی شگفتہ

دل نے اسمضمون شستہ کو رشتہ نظم مین خوب سفتہ کیا ہے بیت

سبحہ در کف توبہ بر لب دل پر از شوق گناہ ؛ معفرت را خندہ می آید

بر استغفار ما ؛ اور بے گناہ معصوم تو سوای انبیا علیہم السلام اور

فرشتونکے نزد اہل سنت وجماعت کے اور کوئی فرقہ نہین ہے

مگر ہان گروہ والا شکوہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کا قسم محفوظین سے

ہے نہ معصومین سے یعنی مانند انبیا علیہم السلام وملائکہ کے معصوم

بیت

بسا کہ جناب مولانا جامی قدس سرہ فرماتی ہیں

ای خجل گشتہ کہ از گریبان او ست ؛ دی بیابون

دل گریان بریان اوست ؛

۸۹

نہین ہے جو صدور گناہ اونسے متصور اور ممکن ہو اور مثل دیگر خلائق کے
مصدر گناہ ہین کہ ہر وقت اونسے گناہ صادر ہوتا ہو معاذ اللہ منہا
بلکہ اونسے گناہ ہونا بہت کم کالعدم تھا ہان اگر بعالم بشریت ناگاہ اتفاقاً
صادر ہو جاتا تو وہ پاک طینت نیک سیرت مروج احکام شریعت غرا
اور رونق افزای ملت بیضا فوراً تائب ہو کے معاف و مغفور ہو جاتے
پس اللہ تعالی اپنے فضل و کرم و بطفیل نبی اکرم کے سب نماز کوتاہ اندیشون کو
دست درازی ابلیس فساد کیش سے نجات دیکے ذوق و شوق نماز اور ذکر خدا
او لطف نام خدا کا مرحمت فرمائے آمین اور اہل نماز عبادت صاحبان
نماز کو واللہ لطف نماز چکھا کر چہائی اور حیلہ بازی سے بچائے ثم آمین کہ ان
دونون فریق غریق دریای معصیت و حریق آتش نافہمی و نفسانیت اہل
اسلام کو تمام جہان دین و اسلام برباد و بدنام ہے مصرع
بدنام کنندہ نکونامی چند * چنانکہ بعض حضرات اہل بدعت و آفت ریا
پیشہ فساد اندیشہ نے بصرف نفس [illegible] اور خود آرائی سے ایک آفت ناگہانی
اور طوفان بلائی برپا کر کے تمام جہان مین آگ لگا دی اور قیامت برپا کر دی
گویا فتنہ خفتہ کو بیدار اور بالکل [illegible] کہ الفتنة لا

الفساد والله لا یحب المفسدین یعنی اللہ فساد اور مفسد کو دوست نہین رکھتا
اور خدا خوب جانتا ہے مفسدونکو پس از بدی شتر حاسد بہزار جان پرہیز
بل تا پا سواری گریز و آب ایمان بر خاک مذلت مریز چنانچہ آیہ کریمہ ومن شر حاسد اذا حسد
مین ارشاد ہے یعنی پناہ مانگو شر حاسد سے جب وہ حسد کرنے لگے کہ بلاشک
وقت شورش حسد کے حاسد آپ سے گذر جاتا ہے بل دین و دنیا کا غم نہین رکھتا
جو کچھ کر گذرے وہ تعجب نہین ہے لہذا خداوند کریم نے بکرم عمیم ویکی شر سے
پناہ مانگنے کا حکم فرمایا کہ مبادا امت محمدیہ اس آفت ارض وسما مین مبتلا
ہوکے تہ و بالا ہوجاوے یا یہ بلا قہر خدا اونکے لاحق حال نہوجاوے ۔ بیت
حرص و خواہش مرانا دان کند ۔ عقل را بے نور و سرگردان کند ۔
اور بلاشک ہم سے بھی اسلام صورتی شریعت ریاکار دل مردار سرا پا آزار
سے سب خاص و عام دھوکا کھاتے ہین اور برباد ہوجاتے ہین کہ کسی کے
کان مین کچھ چپکے شوشہ چھوڑتے ہین اوسکو کسی بد بات فتنہ و فساد پر
ہو سجاتے ہین اور رغبت دلاتے ہین فی الواقع جسقدر خراب طینت حیوان خصلت
شریعت صورت مکار ریاکار سے مخلوق الہی انواع و اقسام کی خرابی مین
گرفتار ہوکے برباد گئی اور جاتی ہے اوسقدر پاک طینت بظاہر خلاف

بعض احکام شریعت سے دہوکا کھاکے خوار نہین ہوتے کہ ظاہر اول تو بے شرع کا
کوئی اعتقاد بھی نہین کرتا جو دہوکا کھاوے اور جو کوئی کرتا ہے تو اون کے
قول وفعل عمل نہین کرتا جیسے مشہور ہے کہ بے شرع کے قول وفعل کا کیا
اعتبار ہے اور جو ظاہر وباطن دونون خراب ہین سبحان اللہ اونکا کیا
کہنا ہے کہ وہ بالکل خوف خدا سے نڈر گویا شہر اسلام سے ہی بدر ہین اونسے
سبکو ڈرنا ہے حسب ارشاد سعدی علیہ الرحمۃ کے ع ازان کو نترسد
زداور بترس ش اور درحقیقت آراستگی صورت حسب الحکم شرعی بعینہ
دلیل اور گواہی پیراستگی باطن اور نور ایمان کی ہوتی ہے پس بغیر پاک
طینتی کے صرف صورت شرعی چون گواہی بلا موجودگی مدعا کے کیا کام
آسکتی ہے **ابیات** چند صورت آخرای صورت پرست ÷ زانکہ معنی
ندارد صورت پرست ÷ گر بصورت آدمی انسان بودی ÷ احمد و بوجہل
پس یکسان بدے ÷ بت پرستی چون بمانی در صور ÷ صورتش
بگزار و در معنی نگر ÷ سچ ہے کہ بلندی دروازہ اور رونق بیرونی
مکان بلند بالا کی بلاشبہہ وسعت وعمدگی اندرونی اوس مکان کی ہوتی
ہے درحقیقت بخوبی خوشنمائی اور صفائی اور انواع طور کی گلکاری اور

اور نقوش نگاری زرنگاری اور اقسام طرح کی رنگ آمیزی اور سامان دل آویزی بیرونی بھی
اوسی مکان پر ہوتی ہے جو اندر صدہا طور کی خوبی و آراستگی سے بکمال درجہ آراستہ و پیراستہ
ہوتا ہے کہ بود و باش و خور و نوش و ہر قسم کا عیش و عشرت اور ہر طور کی راحت و مسرت
اندر مکان کے مقصود ہے اور جو باہر نقش و نگار اور اندر خوار و زار بد بودار ہوگا تو بکمال بے لطف ہوگا
اور ہرگز وہ مکان کار آمد نہوگا بلکہ سنگ جگر ہوکے باعث صدہا آزار کا ہوگا کہ نہ لایق اقامت
و راحت خود ہے اور نہ قابل مہمان نواز اور عبادت خدا ہے تو اوس مکان کی خرابی ہمیشہ
صاحب مکان کو خوار و زار رکھیگی بلکہ وقت مہمان نوازی مہمان عزیز صاحب تمیز کے باعث
سخت ذلت اور رسوائی کا ہوگا کہ اوسمین نہ راحت مکانی و لطف ایمانی ہے اور نہ مسرت
جسمانی اور فرحت مہمان جانی ہے لہذا اس قسم کے مکان بھی بہت کم کالعدم
از قسم نادیدہ و ناشنیدہ ہوتے ہین اسیواسطے اگلے لوگ بظاہر پیراستہ و درباطن خوار و خستہ
بہت کمیاب تھے بلکہ برخلاف اسکے بعضے اپنے چھپانیکو ظاہر خراب اور باطن
بکمال آب و تاب رکھتے تھے تاکہ کوئی اونکو اہل اللہ جانکر ہر وقت نہ ستائے اور آمد و
شد اور تیر ہر بات کی درخواست اہل حاجت سے نجات ملجائے اور اوقات خاص یاد
خدا مین خلل نہ پڑے اور ہر جا بھلائی مین انگشت نما نہ ہون کہ اللہ والے آپکو
چھپاتے خوار و زار رکھتے تھے کہ اہل اللہ از قسم راز خدا ہین تاکہ سوای خدا کے

۱۳۹۳

اورکوئی بجانے لہذا بجز خوشنودی ومحبت خالق کے ہرگز محبت وشہرت خلایق کا

خیال نہین رکھتے تھے حسب ارشاد سعدی رحمۃ اللہ علیہ **قطعہ** ندارند چشم از خلایق

پسند ؛ کہ ایشان پسندیدۂ حق بس اند ؛ مردان خدا خدا نباشند ؛

لیکن ز خدا جدا نباشند ؛ چنانچہ اس فرقہ کو ملامتیہ بھی کہتے ہین اب اس وقت

قرب قیامت مین برخلاف اوسکے ظاہر خوب آراستہ اور باطن بہ از خرابی پیراستہ

دنیا طلب خود مطلب حسد فریب مجسم صورت شریعے وپرہیزگاری ظاہری کو ذریعہ

حصول دنیا گردان کے ہر جا شہرت اپنی بندگی ودینداری کی کرتے کراتے خواری

دارین سر پر لیتے مخلوق خدا کو فریب دیتے تباہ کرتے مصداق ارشاد سعدی رحمۃ

بیت برین ای فسرومایہ دنیا مخر ؛ جو خر بانجیل عیسی مخر ؛

ہوتے ہین معاذ اللہ منہا اوسے دور اور صحبت سے نفور رہنا موجب نجات دارین کا

ہے حسب ارشاد مولانا **بیت** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے

نباید داد دست ؛ **مصرعہ** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛

پس درحقیقت شریعت محمدی تابعداری بل بہ از جان ودل وبجا آوری جملہ

احکام جناب باری بعالم صوری ومعنوی یعنی آراستگی ظاہری وباطنی کا

نام ہے پس جو صاحب حسب الحکم شرعی بظاہر آراستہ اور باطن بہ از خرابی پیراستہ

دام دغا گسترده فتنه وفساد برپا کرده باہم نزاع انداخته لقمه نجاست سود وحرام بحلق فرو برده شب وروز بمحرمات شرعی درساخته از حکم خدا گریخته باحکام حرص وہوا دل آویخته ذائقه لطف نام خدا نا چشیده کلام خدا کو گوش ہوش نا رسیده کیفیت ایمانی از دل وجان رسیده ہیں اونکا اپنے کو اہل شریعت دیندار سمجھنا چون دعوی بے دلیل ایسا خوار وذلیل ہوتا ہے جیسا کہ باطن آراسته وبظاہر بخلاف بعض احکام شرعی پیراسته کا اپنے کو متقی جاننا بس ناروا ونازیبا ہے خوب کہا جسنے کہا

بیت

بطواف کعبه رفتم بحرم رہم ندادند ٭ تو برون درچه کردی که درون خانه آئی ٭

الله الله واحسرتاه بحال ہمسے غافلان دنیا طلب وراز اصل مطلب که دل از نجاست فسق وفجور معمور وجان از ظلمت گناه چون شب دیجور یعنی دل جسے مظہر نور اور مسند جلوه ظہور انوار الہی کا ہے وه انواع نجاست حسد وبغض وکینه سے لبریز اور ذکر نام خدا اور لطف کلام مولی سے درگریز ہے حالانکه منظہر انوار واسرار حق دل صفا منزل کی ہے حسب ارشاد جناب مولانا

ابیات

منظر حق دل بود در دو سرا ٭ که نظر در شاہد آید شاه را ٭
نے نظر گاہے شعاع آن آہنت ٭ پس نظر گاہ خدا دل نیست تن ٭
حق ہمیگوید نظر ما در دلست ٭ نیست بر صورت که آن آب و گل است ٭
ما درون را بنگریم وحال را ٭ نے برون را بنگریم وقال را ٭ اور آراستگی ظاہری جو ہوا سے

ظاہرداری اور تن پروری کے کچھہ کار آمد نہین تمام عمر عزیز ہم کسان بے تمیز کی اوسکی آراستگی اور پیراستگی مین گذری اور گذری جاتی ہے مقام کمال افسوس کا ہے **ابیات** چیست بیگانہ تن خاکی تو ؛ کز برای اوست غمناکی تو ؛ سجدہ نتوان کرد بر آب حیات ؛ تا نیابی زین تن خاکی نجات ؛ ہر کہ از این مردار را ؛ خوردہ شکن شیشہ پندار را ؛ یعنی یہہ خودستائی اور تن پروری ظاہری چون غلاف مخملی تلوار نیام بر وقت کام ہرگز کام آنیکی نہین بل ہمچو ملمع تا دوری از آتش یہہ آب و تاب ہے اسیطور رونق و آب و تاب حیات بے ثبات ہمچون حباب خیال و خواب محض آرایش تن و زیبایش بدن ہے کہ بعد مرگ یہی باعث ہزاران خواری و صدہا ذلت گرفتار کا ہوگا جناب باری روز قیامت پوچھیگا کہ نقد عمر و قوت اور مال و ثروت اور علم و ذکاوت اور چشم و گوش سراپا ہوش کو کھو کے کیا لائے اوسوقت بیہوش ہوگا اور حواس تہ و بالا ہو جاوینگے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہے اور یہی جناب مولانا فرماتے ہین **ابیات** حق ہمی پرسد چہ آوردی مرا ؛ اندرین مہلت کہ من دادم ترا ؛ عمر خود را در چہ پایان بردہ ؛ قوت و قوت در چہ فانی کردہ ؛ چشم و گوش و ہوش گوہر ہای عرش ؛ خرج کردی چہ خریدی تو ز فرش

توزفرش ؛ لہذا ہرشخص کو لازم ہے کہ قبل از مرگ ساز و برگ کار آمد وقت مرگ
کو بخوبی درست کرلے کہ پھر بجز حسرت و خواری کے کچھ حاصل نہوگا پس حسب کریمہ
سورہ منافقون یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ تا آخر ہرشخص کو
واجب و لازم ہے کہ ساز و برگ آخرت کو قبل از مرگ طیار کرلے ورنہ پھر افسوس و
حسرت کریگا اور کوئی وارث اونکا بعد ایک کوڑی ندیگا حال زمانہ کا دیکھ کر خواجہ
سعدی رحمۃ اللہ علیہ بھی گویا ترجمہ اس کریمہ کا فرماتے ہیں **بیت** برگ عیشی بگور
خویش فرست ؛ کس نیارد زپس تو پیش فرست ؛ اور نیز جناب مولانا
بھی مذمت تن او رخواری بدن کی فرماتے ہیں **ابیات** جان ہمیشی درین تن
بخلاف ؛ ہست ہمچو تیغ چوبین در غلاف ؛ تا غلاف اندر بود باقیمت
است ؛ چون برون شد سوختن را آلت است ؛ تیغ چوبین رامبر در کارزار
بنگر اول تا نگردد کارزار ؛ تیغ در زرادخانہ اولیا است ؛ دیدن ایشان
شمارا کیمیا است ؛ پس جبکہ لوگ احکام کلام اللہ اور ارشاد رسول اللہ اور
صحبت اہل اللہ سے نفرت و گریز بکثرت گناہ او ظلمت معصیت سے جام دل
لبریز ہے اور خالص ذکر اللہ سے دوری اور پرہیز اور سوا ذکر اللہ کے اور وسنے ذکر
اونکے دل آویز ہیں معاذ اللہ منہا تو وہ لوگ گویا مصداق کریمہ سورہ زمر ہو کے

برباد گئے دنیا و آخرت سے کھو گئے وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ تا آخر ترجمہ اور جب نام لیا جاوے نرا اللہ کا تو رک جائیں دل ونکے
جو یقین نہین رکھتے آخرت کا اور جب نام لیا جاے اور ذکر کیا جانے سواے خدا کے
اورونکا تو لگین خوشیان کرنے بغلین بجاتے فقط پس گویا درحقیقت ساتھ اس
صفت پراگندگی اور گندگی کے وہ دل ہی نہین حسب ارشاد جناب مولانا کے
ابیات دل نوان آلودہ را بنداشتی ؛ لاجرم دل ز اہل دل برداشتی ؛
تو ہمیگوئی مرا دل نیز ہست ؛ دل فراز عرش باشد نے بہ پست ؛
نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام ؛ در یکی باشد کہ است آن کدام ؛
چنانچہ آخر آیہ سورہ ق بھی اوسکی گواہی دیتی ہے لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ
اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ یعنی بالتحقیق اس مین نشانی نہین نصیحت اور ہدایت ہے
اوس شخص کو جو دل رکہتا ہے اور حکم بحکم حاکم حقیقی کو بگوش ہوش سنتا ہے یعنی
حکم قرآنی کو خوب سنتا بدل مانتا عمل کرتا ہے ورنہ بغیر لطف ایمانی اور ہدایت
جانی کے انسان اور حیوان برابر ہے کہ ہر جاندار بھی دل رکھتا ہے سب ارشاد جناب
مولانا **ابیات** گر بصورت آدمی انسان بدے ؛ پس نبی آدم مکرم کے بدے ؛
غیر فہم و جان کہ در گاو و خراست ؛ آدمی را عقل و جان دیگر است ؛

(۹۸)

مگر یہہ نعمت ہزارون خاص و عام مین ہر کسی کو حاصل نہین ہوتی ہے حسب ارشاد
جناب مولانا مرقومہ بالا **بیت** نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام ٭ در یکی
باشد کہ ہست آن کدام ٭ اور فی الواقع حسب ارشاد کریمہ دل وہ ہے جو الفت دنیا سے
نفور اور صحبت بد سے دور اور محبت خدا مین چور اور نور ایمان سے معمور اور بر زبان با لسنے
ذکر اللہ جاری اور ہر دم آمد و شد دم از قسم نفس شماری ہے اور اس قسم کے مضامین
بدل کاری و ہر دم زبان پر جاری اور ساری ہین **قطعہ** مرا از خود برآورد ست
و بیخویش ٭ چو بوی گل برون از سینہ ریش ٭ دلے دہ ہیچو خون در گل نشستہ ٭
دلے چون خاطر بلبل شکستہ ٭ اور جو اتفاقا کسی اہل حال شریعت صورت
پاک سیرت سے کوئی امر حال قال مین خلاف شرع صادر ہو جاوے تو اور حضرات
فقیری ظاہر آراستہ اور باطن بزیور اسرار الہی پیراستہ حسب مرقومہ بالا کے اوسکو سند نہ پکڑین
اور مخالفت احکام شرع کو فقیری گمان نکرین کہ اسکو جبر توحید کہتے ہین معاذ اللہ منہا
بیت قدم باید اندر طریقت نہ دم ٭ کہ اصلے ندارد دم بے قدم ٭ بلکہ
اونکو معذور رکھین اور اونکے حال سے درگذر کرین کہ احکام شرعی حالت ثبات
و فر عقل مین جاری اور ساری ہوتے ہین جیسا کہ جناب مولانا سر حلقہ اہل
حال حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمہ کے حال مین قدر ملتے ہین ابیا

پیا

چون پری غالب شود بر آدمی ٭ گم شود از مرد وصف مردمی ٭ ہر چہ او گوید پری گفتہ بود ٭ زین سری زان سری گوینده بود ٭ چون پری را این دم و قانون بود ٭ کردگار آن پری خود چون بود ٭ پس خداوند پری و آدمی ٭ از پری کے باشدش آخر کمی ٭ **ف** یعنی خلاصہ عقیدہ معتقد سراپا ادب کا یہہ ہے کہ جو بات صاحب کمال اہل حال کی اپنی سمجھہ مین نہ آوے تو اوپر اعتراض و بدگمانی نکرین بلکہ اپنی کم فہمی کا گمان کرین کہ درحقیقت بہت باتین اور کیفیتین ایسی ہین کہ سوا اہل قال و حال کے خیال مین نہین آتی ہین تو کیا وہ بے اصل ہو جاتی ہین مگر ان یہہ دولت فروتنی اور نفس کشی بجز ہر کس و ناکس کو حاصل نہین ہوتی جب تک کہ فیضان صحبت کامل ایمان سے کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے خصوصًا بعض منسوب بعلم و فضل ہا و اقف از ذائقہ مذاق جانی و ایمانی یا بعد از خواہش نفسانی کہ یہہ خویشتن را اپنی خودی و قسمت اشیا مین مین چالاک و چست تحقیقت مین اپنی زار و سست بنداہین مٹے جاتے ہین لہذا لطف باطنی اور مذاق جانی کو مٹاتے جھٹلاتے ہین اور اپکو ہمہ دان اور کامل ایمان جانتے ہین حق علم ایسے لوگون کے اہل حق نے ساتھہ علم حجاب اکبر کہا ہے حسب ارشاد جناب مولانا

ابیات صد ہزاران فضل دارند از علوم ٭ جان خود را می ندانند این ظلوم ٭ اے بسا عالم ز دانش بے نصیب ٭ حافظ علم است آنکس نے حبیب ٭

تو ہمہ دانی یجوز و لایجوز :: خود نمیدانی کہ جوری یا عجوز :: قیمت ہر کالہ میدانی کہ چیست :: قیمت خود را نمیدانی کہ چیست :: قیمت خود را ندانی احمقیست :: این روا و آن ناروا دانی ولیک :: تو روا یا نا روائے بین تو نیک :: جان جملہ علمہا اینست واین :: کہ بدانی من کیم در یوم دین ::

اور سب سے بڑھ چڑھ کر یہ بلا پر جفا جون عارضہ خارش و وباے سرا پا ایذا ہر مرد و عورت مین لاحق ہو گئی ہے کہ شب و روز ایک دوسرے کو برے کام سکھلاتے بھلے بات چھوڑلتے باہم فتنہ و فساد اور ادھر کی بات ادھر لگاتے اور کار خیر مین نہ خود دیتے ہین نہ اور کو دینے دیتے ہین بلکہ صد ہا مشقت سے چھوڑتے باہم فتنہ و فساد برپا کرکے کراتے ہین اور اوس طرح اور کہ ساتھہ ایسے کردار بد اطوار کے آپکو بڑا مسلمان با ایمان جانتے ہین معاذ اللہ منہا کہ درحقیقت یہہ سب عادات بد اطوار منافق بدکردار مستحق عذاب نار کے ہین کہ جنپر سخت مار دھاڑ جوتی ہزار اور صدہا طور کی پھٹکار احکام پروردگار مین جابجا موجود ہے معاذ اللہ منہا چنانچہ در پارہ دہم آخر سورہ توبہ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ تا آخر مین بھی جناب باری نے کس طور سے خواری بصد ہزاری اس فرقہ خوار کی ارشاد فرمائی ہے کہ بکمال خوف سے بدن کانپتا ہے اور دل تھراتا ہے پل جگر پانی سا بہا جاتا ہے

(۱۰۱)

ہم ضعیف بلا ارادہ عاجز
رحمن روضہ زبدہ زبدۃ
لیکن حاضر موجود ہو
بیمار ایسا رکھ
ہوئی تیرے
ہم خدمت عاجز
کیا کیا
بہ زمین
دنیا

بیت سنو دسے فراحکم قرآنی :: جگر پھٹ کا پان ہوتا ہے پانی :: خداوند
کریم اس آفت و ذلت و خواری ناگہانی اور بلای ایمانی سے ہر کلمہ گو کو بچاوے اور
روز حشر و نشر کے ہرگز نہ شرماوے بلکہ اپنی محبت کا مزہ چکھاوے اور گروہ منافقین کے جیسے
شیاطین میں شمار نہ فرماوے آمین ثم آمین یعنی منافقین مرد عورت سبکی ایک
چال ہے سکھاویں بات بری اور چھوڑاویں بات بھلی اور بند رکھیں اپنے مٹھے بھول گئے اللہ کو
سو وہ بھولگیا اونکو تحقیق منافق وہی ہیں بیحکم وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد
اور عورتوں اور منکروں نکو دوزخ کی آگ کا کہ پڑے رہیں اوسمیں یہی بس ہے اونکو اور
اللہ نے اونکو پھٹکارا اور اونکو ہے عذاب برقرار فقط مقام نہایت عبرت اور خوف کا ہے
فاعتبروا یا اولی الابصار کہ اس قسم کے منافق بدکردار کس سزا و پھٹکار کے سزاوار
ہوئے اول اونکو خدا کا بھولنا دونوں جہان کی خواری اور روسیاہی دوسرے
عرش و فرش میں بدکار و فجار مشہور ہوئے تیسرے ہزار ذلت و خواری ہمراہ کافروں کے
دوزخ میں پڑے چوتھے لعنت پڑی پھٹکارے گئے پانچویں عذاب الہی میں گرفتار ہوئے
پس وای بر حال حسد پیشہ فساد اندیشہ امت محمدیہ با شعور پر فتور از رحمت خدا دور اور محبت
دنیا مغرور و از نعمت جنت نفور کہ حسب کریمہ وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور
کے شب و روز اس قسم کے کاموں میں مشغول کچھ خوف خدا سے کچھ لحاظ رسول گویا

بزمرہ یاغیان ناری شامل ہوگئے اور مستحق انواع عذاب وعقاب پروردگار کے ہو چکے
اور ہمیشہ خوار و زار جاتے ہیں معاذ اللہ منہا ہان اگر تابعداری جناب باری اور خیر خواہی
برادران دینی بدل کرتے اور باہم بھلائی کی رغبت دلاتے اور احکام قرآنی مثل ادای نماز
و زکاۃ وغیرہ سامان رونق ایمانی بجا لاتے اور الفت و محبت دنیا مین مست جاتے اور ظلمت
و تاریکی دلی مین کم جاتے موافق ارشاد جناب مولانا رحمۃ اللہ علیہ بیت خلق را سنگ
کہ چون ظلمانی اند ٭ در متاع فانی چون فانی اند ٭ تو بلا شک سب ذلت و خواری
دارین سے بچتے بل جنتی ہوکے ہزارون قسم کی عزت و راحت پاتے جیسا کہ زیر رکوع
آیۃ بالا مین ارشاد ہے اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ تا آخر یعنی ایمان والے مرد و عورت باہم
دوستی رکھتے رغبت دلاتے ہین بھلائی کی اور نفرت کراتے ہین برائی سے اور قایم رکھتے
ہین نماز کو اور ادا کرتے ہین زکوٰۃ اور تابعداری کرتے اللہ کی اور اوسکے رسول کی یہہ
گروہ ہے عنقریب ہے کہ رحم کریگا اونپر اللہ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے
وعدہ کیا ساتھ ایمان والے مرد اور عورتون سے بہشت کا جنمین بہتی ہین نہرین باکر اونمین
ہمیشہ اور مکان ستھرے اور عمدہ رہنے کے باغون مین اور رضامندی اللہ کی
بہی سب سے بڑہ چڑہ کر مراد ملنی ہے باتی ہمچنین کلم کریمہ سورہ احزاب ۲۲ پارہ وَمَا كَانَ
لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ اَمْرًا تا آخر یعنی مرد و عورت ایمان والے کو واجب لازم ہے

(۱۰۳)

کہ جملہ احکام قرآنی کو بدل ڈالین اور اونپر چلین اور ہرگز کسی حکم الہی کے خلاف نچین
بلکہ نماز روزہ حج زکوۃ ارکان اعظم ایمان واسلام سے جانکر کبھی نچھوڑین کہ کفر واسلام
کسی کی پیشانی پرنہین لکھا بلکہ نماز روزہ کرنیسے کفر واسلام مین فرق ظاہر ہوجاتا ہے
اور ترک کرنیسے فرق اسلام وکفر مین نہین رہتا ہے جیسا کہ جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وصلہ درمیان کفر واسلام کے نماز ہے یعنی بغیر
عذر شرعی کے ایک نماز ترک ہونیسے اسلام کفر مین مل جاتا ہے معاذ اللہ منہا
پس گویا درحقیقت باعث مدہوشی اور خدا فراموشی اور شب وروز بکثرت گناہ
کے بیہوشی اور ہر قدم بفسق وفجور ہم آغوشی وہر قدم مشغولی دربازی ولہو سازی
گروہ گمراہ مخلوق الہی کا یہی ہے کہ بکمال غفلت ونادانی بل وگردانی از احکام
قرآنی اور بیدینی اور ہوسرانی اور مشغولی بامور شیطانی سے جانتے ہین
کہ اللہ تعالی نے ہمکو واسطے کھانے پینے سونے کھیلنے کو دنیکے پیدا کیا ہے کہ نہ ہمارا
کوئی پوچھنے والا ہے اور نکوئی حساب لینے والا جو چاہین سو کرین اور ہر قسم کے
عیش اڑائین گویا مثل شتر بے مہار او بیچار مردم آزار کے ہین جیسا کہ آیہ آخر سورہ
مومنون پارہ ۱۸ افحسبتم انما خلقناکم تا آخر اور نیز بکریمہ سورہ قیامہ ۲۹ کوع ۲
ایحسب الانسان ان یترک سدی تا آخر مین ارشاد ہے ترجمہ کریمہ اول

یعنی تم خیال رکھتے ہو کہ ہمنے تمکو بنایا کھیلنے کو اور تم ہمارے پاس پھر نہ آوےگے ف
یعنی آدمی کی غفلت شعاری اور گنہگار رہنے کے حسب الحکم جناب باری بظاہر گویا یہی
دو سبب معلوم ہوتے ہین کہ اول اپنی پیدایش واسطے کھیل کود کے جانتا ہے
اور روز قیامت خدا کے پاس جانا اور حساب و کتاب ہونا امر یقینی نہین جانتا ہے
ورنہ جو اسسے ڈر جاتے گناہ کرنا بھول جاتے دویم موافق ترجمہ کریمہ دوم سورۂ
قیامہ یعنی آدمی جو حضرت کو بھول گیا محبت دنیا پر بھول گیا جو چاہتا ہے
سو کرتا ہے شاید خیال کرتا ہے ہمیشہ جیتا رہیگا بے قید فقط اور فی الواقع پہچان اور نشان
آدمیت سے گذر جانے اور بخصلت حیوان در آنے ان بصورت انسان وبعادات
حیوان کا موافق آیات بالا کے یہی ہے کہ غلبہ عادات شیطانی اور زیادتی
معاملات نفسانی کا اوپر حالات انسانی کے یہانتک ہو جاے کہ دل و جان سے
یکقلم لطف و مزہ ایمانی اور کان سے قطعاً دہیان اور شنوائی حکم الہی اور قرانی
اور زبانسے اثر و نشان نام و کلام مالک حقیقی کا بالکل جاتا رہے بلکہ ایسا محو
و سہو ہو جاے کہ ہر دم و قدم شیطان علیہ اللعن کا دم بھرنے لگے حسب کریمہ
پس جب آدمیت سے گذر گئے اور حدود و احکام قرانی ۲۸ پارہ سورہ مجادلہ مین گواہی
دیتا ہے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ أُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا

اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ہُمُ الْخَاسِرُوْنَ چنانچہ بخوبی دیکھو کہ عبادت کا یہہ حال ہے
کہ اول تو کچھہ ذکر فکر ہی نہین اور جو کچھہ کہین کچھہ جسم چاہے تو دل کہیں ہے
زبان پر کچھہ ہے پس ایسی عبادت اور بندگی جو موجب گندگی اور پراگندگی دل ہے
کیا کار آمد ہے موافق ارشاد جناب مولانا **ابیات** بر زبان تسبیح و در دل گاو خر
اینچنین تسبیح کے دارد اثر ؛ بر زبان الحمد و اکراہ درون ؛ از زبان تلبیس
باشد با فسون ؛ ای دل از کین و کراہت پاک دار ؛ وانگہان الحمد خوان چالاک
شو ؛ بلکہ دینداری اور حق پرستی پاک طینتی اور درست معاملگی کا نام ہے
تو اول صفائی دل از نجاست و گندگی حسد و بغض و کینہ وری درکار ہے
بعدہ رونق افزا ہونا نام پروردگار کا خود آشکار ہے اور معاملات کا وہ
حال ہے کہ سوای دغا بازی اور فریبی و خلف وعدگی کے راست معاملگی
کچھہ سروکار ہی نہین سچ تو یہہ ہے کہ سوای سچ برای نام کے بجز جھوٹ کے
کچھہ کام سچ سے نہین حالانکہ بجز یہہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ تا آخر
درپارہ نہم شروع سورہ انفال مین گویا مدار ایمانداری کا اوپر درست معاملگی
اور راست روی کے ٹھیرا ہے یعنی ڈرو اللہ سے اور درست کرو معاملات باہم کو
اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے پس

(۱۰۶)

صاف معلوم ہوا کہ ایمانداری شرط باہم صلح اور درست معاملگی اور بنا بر جان بجا آوری
حکم جناب باری اور اطاعت رسول کریم ہے پس جو حضرات شب و روز باہم فتنہ و
فساد برپا کرتے رہتے ہین اور سوای بدمعاملگی اور جھوٹ و دغابازی اور خلاف وعدگی
اور کوئی کام نہین رکھتے تو وہ حسب الحکم بالا کے اسلام و ایمان سے ہاتھ دھو دین
استغفر اللہ یا موافق آیۃ ۲۸ پارہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا فوراً بہ زاری
وزاری و صدہا اشکباری کے سچی پکی توبہ بجناب باری کرین تا حسب کریمہ اِنَّ اللّٰہَ
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا کے البتہ جملہ گناہ سے پاک صاف ہو جاوین اور آفت
و عذاب قیامت سے نجات پاوین کہ اللہ بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہے سبحان اللہ
سچی پکی ایماندار وہی ہین جو معاملات باہمی کو پاک و صاف رکھتے ہین اور بدمعاملگی کا
نام بھولکر بھی زبان پر نہین لاتے بلکہ ہر دم و قدم خیرخواہی باہمی کرتے کراتے رہتے
فتنہ و فساد سے دور بھاگتے اور حکم قرانی سے سخت کانپتے تھراتے پورا
تولتے ہین جیسا کہ بکریمہ سورہ ہود و سورہ رحمن و سورہ ویل للمطففین الذین وغیرہ
ارشاد ہے یہہ نہین کہ باٹ لینے کے اور ہون اور دینے کے اور ہون جیسا کہ اس وقت
مین یہہ بلا قہر خدا مردم آزار ہر کوچہ و بازار بلکہ اندر باہر گھر گھر پھیل رہی ہے
بچاوے اللہ تعالی ہر کلمہ گو کو اس طوفان برباد کن سامان اسلام و ایمان سے

آمین ہان ساتھہ آگاہی یا ہمسی کے زیادہ لینا اور تولنا کچھہ مضائقہ نہین بلکہ
خرید شے ترکاری وغیرہ مین ناحق ریزی جھگڑنے کا حکم ہے ہان اگر مثلاً
ایک شخص کچھہ ٹہراتا خریدتا ہے اور دوسرا اوسمین دخل دے یا قیمت بڑھا کر
اوس چیز کو لے تو البتہ یہہ امر ناجائز ہے چنانچہ یہانتک لکھا ہے کہ اگر وقت
نماز جاتا ہے اور پانی بیچنے والا ایسی ضرورت جانکر گران دیتا ہے تو اختیار ہے
کہ پانی بقدر وضو خریدے یا تیمم نماز ادا کرے گو بظاہر یہہ باتین حقیر ہین مگر
از راہ عذاب کثیر ہین حسب کریمہ پارہ ۳۰ وَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ
اور طرفہ یہہ ہے کہ عوام کیا بلکہ خواص بھی معاملات اندر باہر سے غافل ہین
گویا اصلاً حکم قرآن عالیشان ۲۸ پارہ یَا اَیُّہَا الَّذِینَ اٰمَنُوا قُوا اَنفُسَکُم وَاَہلِیکُم
نَارًا تا آخر وغیرہ کریمہ اونکے کان وزبان ہی تک نہین پہونچا ورنہ ٹھیک سچ
بولتے پورا تولتے جھوٹ کے نزدیک نجاتے نہ کسیکو جانے دیتے درحقیقت نام کے
مسلمان صورت حیوان خصلت ہوگئے ہین حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات**

اینچہ مے بینی خلاف آدم اند ٭ نیستند آدم غلاف آدم اند ٭ گر بصورت
آدمی انسان بُدے ٭ احمد و بوجہل پس یکسان بُدے ٭ بلاشک
اسی سے ہی خرابی عبادات اور تباہ معاملات ہوتے نور ورونق دین و آئین

ترجمہ
ای ایمان والو بچاو اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو عذاب نار یعنی دوزخ کی آگ سے ۱۲

بہر نہین کہ آپ تو نماز گزار ہین اور گھر والونکو ہرگز تاکید نماز نہین کرتے تب بھی نیکی کا بھی عذاب گھر سے ہی نجات پاؤ نگے ... گھر والونکی گرفتار عذاب ہونگے ... ہر شخص کو فرض ہی کہ گھر والونکو ... نماز سکھاوی اور سب احکام شرع تعلیم کرے تاکہ ... عذاب ... نجات پاوی

جناب رحمۃ للعالمین کے از فرش تا عرش و از مشرق تا مغرب چون آفتاب عالمتاب
کیونکر باآب وتاب ہوتی **نظم** نام کے ہمسے جو ہوتے دیندار ؛ نام
حق ہرگز نہوتا آشکار ؛ دینداری کیا کسیکا نام ہے ؛ بلکہ ہمسے نام دین نام ہے
دینداری نام اسکا ہے سنو ؛ حکم حق سے ایکدم غافل نہو ؛ یاد حق مین
ہر گھڑی رکھے قدم ؛ جب تلک ہے زندگی اور دم مین دم ؛ بلا شک
حسب کریمہ سورہ نور ۱۸ پارہ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ تا آخر درحقیقت مرد مردانہ وہی ہین
جنکو سوداگری اور خریداری وغیرہ امور دنیا داری کے کسی حال مین یاد خدا اور
ادای نماز و زکوۃ سے غافل اور باز نہین رکھتے درحقیقت یہی مطلب ہے دل بیار
دست بکار کا کہ طالب مولی ہر دم بیاد خدا تازہ دم رہتے ہین اور دست و پا سے
امور ضروری منجملے کے بھی انجام دیتے ہین بخوبی کوشش کرتے ہین دیکھو سبحان اللہ
اللہ والا یہہ گروہ والا شکوہ صحابہ کرام اور اہلبیت عظام اور اولیا ربا احترام
کا ہے کہ جنکی تعریف مین کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ جا بجا ناطق ہے
اللہ اللہ صحابہ کرام نے کیا کیا جان و مال براہ خدا بحکم و محبت رسول خدا قربان کر کے
آفتاب عالمتاب احکام قرآنی و ارشادات رسول ربانی سے از غرب تا شرق
روشن کر دیا اور آوازہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا از فرش تا عرش

پہونچا دیا جیسا اہل بیت عظام نے بکمال جان نثاری بحکم جناب باری بسبب آب و تاب ایمانی و ثابت قدمی کے در معرکہ کربلا جہاں مصیبت و بلا میں دین مردہ کو از سر نو زندہ اور جلا دیا اور غازہ سرخروئی دارین سے چہرہ حال و مال کو رونق افزا کر دیا چنانچہ جناب مخدومی حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ رباعی جو دریائی مین خاصیت کہربائی رکھتی ہے فرمائی ہے رباعی شاہست حسین و بادشاہست حسین ؛ دین ہست حسین و دین پناہست حسین ؛ سر داد و نداد دست در دست یزید ؛ باللہ کہ بنای لا الہ ہست حسین ؛ علی ہذا القیاس اسیطور تابعین و تبع تابعین و علماء دین و عرفای کاملین اپنے اپنے وقت میں فوق بخش اہل دین و متین ہوتے آئے ہیں چنانچہ مفصل حال ان سب اہل کمال و دیندار کامل کا کتب دینیہ میں بجای خود موجود ہے اس مختصر میں گنجائش نہیں بگر بیان بطور قطرہ از دریا بکریمہ سورہ توبہ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ تا آخر و بکریمہ سورہ مجادلہ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ تا آخر و بکریمہ سورہ حدید يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ تا آخر و بارشاد جناب مولانا سرامد عرفا اکتفا مناسب ہے ترجمہ آیۃ اول یعنی جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنیوالے اور جو بعد او نکے آئے نیکی کے ساتھ اللہ راضی

(۱۱۰)

راضی اور وہ اللہ سے راضی ترجمہ آیۃ دویم یعنی ای محمد ہرگز نپاؤ گے تم کسیکو پورے
یکے ایمان والو نسے کہ وہ محبت یا صحبت پکڑین اون لوگونکی جو مخالف ہوئے اللہ و رسول سے
اگرچہ یہہ لوگ بڑے اونکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں اسواسطے کہ ان کامل
الایمان کے دل صحبت مخالف خدا و رسول سے بس نفور اور محبت خدا و رسول میں چور ہوکے
نور سے معمور ہو گئے اور فیضان غیبی سے چون دریا اوبل گئے سو داخل کریگا اللہ باغون مین
جنکے نیچے نہرین بہتی ہین ہمیشہ ہین اونمین اللہ اونسے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہہ ہے
خالص گروہ اللہ کا جان لو جو خالص گروہ اللہ کا ہے وہی ہن نشتی مراد دلی کو پاتا ہے
ترجمہ کریمہ سویم یعنی ای محمد جسدن دیکھے تو ایمانوالے مرد و عورتونکو دوڑتے چلتے
ہی روشنی اونکے آگے اور اونکے داہنے خوشخبری ہے تمکو آجکے دن باغ ہین جنکے نیچے
نہرین بہتی ہین سدا رہین اونمین یہی ہے بڑی مراد ملنی اور جناب مولانا فرماتے ہین ابیات
راستخان در تاب انوار خدا ✱ نے بہم پیوستہ نے از ہم جدا ✱ طالبان در راہ
حق خون خوردہ اند ✱ بندگی و جان نثاری کردہ اند ✱ لاجرم در بندگی سلطان
شدند ✱ معنی خلق جہان ایشان بدند ✱ ہرکہ با ایشان نشیند یکدمے ✱
روز محشر او کجا دارد غمے ✱ منزل او بر زبان اولیاست ✱ در دل شان
روز و شب یاد خداست ✱ پس اسوقت مین بعد غور بسیار اور تلاش بے شمار

(۱۱۱)

بل حسب بیان انقیا و ابرار تجربہ کار کے بظاہر باعث خرابی عبادات او بربادی معاملات اسلام کا یہے معلوم ہوتا ہے کہ اول تو خدا کا خالص ذکر کرنیوالے اور بکوشش ہوش سننے والے بہت کمیاب از قسم بزرگان در گور اور بزرگی در کتاب ہین بل ہر دو فریق نفس پرستی خود پرستی و حرص آوری و فریبدہی برای حصول مال و منال دنیوی چون سراب و نقش بر آب کے ہر دم بیتاب اور دل کباب ہین بلاشک حرص و ہوا بندہ خدا کو برباد کرتے دنیا و آخرت سے کھو دیتی ہے حسب ارشاد جناب مولانا

نظم حرص و شہوت مرد را احمق کند ؛ عقل را بے نور و بے رونق کند

این بمردانند و اینہا صورت اند ؛ کشتہ نان اند و مردہ شہوت اند ؛ وقت خشم و وقت شہوت مرد کو ؛ طالب مردی دوانم کو بکو ؛ کو درین دو حال مردی در جہان ؛ تا فدای او کنم امروز جان ؛ ترک خشم و شہوت و حرص آوری ہست مردی و رگ پیغمبری ؛ ورنہ بحالت طہارت قلوب افسردہ از نجاست صفات گندہ و پراگندہ آلودہ حسب مرقومہ بالا کے بحکم کریمہ سپارہ ۱۳ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ وبکریمہ سورہ والذاریات ۲۷ پارہ سپارہ ۲۷ وَذَکِّرۡ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کے بلاشبہہ برکت تلاوت کلام خدا اور سننے ذکر اللہ کے جملہ خرابی ظاہری و باطنی سے نجات پاتے اور مستحق انواع قسم رحمت الٰہی کے ہو جاتے کہ بلاشک

ذکر اللہ اور بندگی خدا الم از بانی صاف ہنین جو ناپاک اوگندگی صفات گندہ
قلوب پراگندہ کو نہ مٹاوے اور نیز نسیم سحری سے کم اثر نہین جو غنچہ دل
افسردہ پژمردہ کو چون گل شگفتہ اور خوشبودار نکردے اور آئینہ زنگ خوردہ
جان اور دل مردہ عصیان تواماں کو نہ جلا وے کہ **ابیات**

ذکر حق پاکست چون پاکی رسید ٭ رخت بر بندد برون آید پلید
چون در آید تام پاک اندر دہان ٭ سفے پلیدی ماند وفے آن دہان

اور جو کہین کسی فرقہ کہین وہ ہین مین کچھہ چرچہ ذکر اللہ بطور وعظ و نصیحت
مخلوق خدا ہے تو عجب طور کی خرابی برپا ہے یعنی ایک جہان تو آفت
سودخواری وبدکاری و غریب بہی و دغابازی و دروغگوئی اور حسد آوری
وغیرہ مین گرفتار ہے اور وعظ مسائل مختلف غیر ضروری کا ہوتا ہے کہ جسکے
کہنے سننے کی ہرگز ضرورت نہین بلکہ بعض ذکر سے بیدینی بڑہ گئی اور رونق
دین گھٹ گئی انواع واقسام کی خرابی برپا ہو گئی جیسا کہ بخوبی سب پر ظاہر
ہے کہ آتش نفاق وخودپسندی وحسد وبغض وکینہ وری نے تمام جہان کو
جلا کے برباد کردیا بلکہ حسد وبغض وکینہ سے تمام عالم کا سینہ بہر دیا خیا نچہ
خوانندہ ناخواندہ مین عجیب غریب طور کے فتنہ وفساد برپا ہین کہ کچھہ بطور تحریر

البتہ یہاں باہم دشنام دہی ہے اور کہیں زد و برد و سخت گفتگو بے آبرو ریزی ہو رہی ہے
بھیا ذرا یادہ اگر بحالت غضب و غصہ کی آنحضرت پر غالب ہوتی تو کونسی بات ہے جو کلام
باہم اور تقریر مناسب سے درست نہیں ہو سکتی درشت کلامی کیا کام ہے چنانچہ جا بجا
قرآن مجید میں نرم کلامی کا حکم ہے باہم کیا ساتھ کفار کے بھی سخت کلامی کا حکم
نہیں ہے جیسا حضرت موسی علیہ السلام کو جب فرعون کی ہدایت کو بھیجا تو فرمایا
کہ اے موسی کہو اوس کو بات ملایم مبادا سخت کلامی سے برہم ہو جاوے چنانچہ ارشاد ہے
فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا پس اگر یہ حضرات حسب کریمہ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ کے تابعدار حرص و ہوا کے
نہ ہو جاتے تو جوں کسان بازاری ہرگز باہم خواری و زاری نہ فرماتے سچ ہے بیت
بے دولتی از نفاق خیزد ۞ دولت ہمہ ز اتفاق خیزد ۞ افسوس
صد ہزار افسوس بحال برادران دینی کہ ناحق غلش افزای باموراسلامی
وایمانی کے ہو گئے گویا غافل از حکم قرآنی ہیں جیسا کہ بکریمہ سورہ حجرات إِنَّمَا
الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ تا آخر میں ارشاد ہے یعنی ایمان والے باہم
بھائی ہیں پس کرادو آپس میں ضبط یا شاید بباعث گندگی اور تاریکی دلوں کے اصلا دھیان
اور کان ہی نہیں کئے ایسے احکام قرآنی پر سننے اور عمل کرنے کا کیا ذکر ہے معاذ اللہ
سنہا دل ڈرتا جگر کانپتا ہے کہ مبادا کہیں وعید شدید احکام قرآن مجید کے

مصداق ہوجائین جیساکہ ہردو کریمہ سورہ محمد مین ارشاد ہے کریمہ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ
اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُہَا یعنی کیا دھیان نہین کرتے قران مین یا اونکے دلوںپر قفل
لگ رہے ہین اور کریمہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ تا آخر یعنی وہ گروہ ہے
جسکے دلپر مہر کردی اللہنے اور تابعدار ہوگیا اپنی خواہشوں کا فقط سچ ہے اگر کان کے
دھیان سے حکم خدا سنتے یا اونکے دلوںپر قفل نہ لگجاتے اور تابعدار حرص و ہوا کے
نہوجاتے تو دیدہ و دانستہ کیون خواری دارین مین گرفتار ہوجاتے حسب ارشاد
جناب مولانا **بیت** حرص و خواہش مرد انادا کند ❊ عقل را بے نور
و سرگرداں کند ❊ سبحان اللہ درست ہے جب مریض کو پرای علاج
نہو اور حکیم کو مرض معلوم نہو تو مریض کی صحت پانیکی کیونکر امید قطع نہو کیونکہ مرض
کچھ اور ہے اور علاج کچھ اور بھلا کہین درد سر کو صندل یا دور کرسکتا ہے
یا درد پا کو لیپ مفید ہوسکتا ہے اسیواسطے گویا ارشاد کریمہ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ
بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ تا آخر جو خطاب جناب رسالت مآب کو ہے اور در حقیقت
ہدایت جملہ ہدایت نما کو فرمائی ہے عالم دانا فہیم صاحب طبع سلیم اہل سوجھ
بوجھ درست فہم مصلحت اندیش نصیحت فرما ہدایت نما کو مثل حکیم حاذق صاحب
تجربہ ہونے پر گویا ہے یعنی ای محمد میرے بھولے بھٹکے بندونکو بکمال حکمت عملی

اور دلدہی اور شیرین کلامی سے میری راہ حق پر بلاؤ اور بخوبی سمجہاکر سب برائی

چہوڑاؤ و فقط پس بلاشک عالم دانا مصلحت فہم ہدایت فرماکر اول وہ برائی

جسکے سبب سے صدہا برائیان پیدا ہوتی ہین بخوبی دریافت کرنا جیسے

حکیم حاذق مرض تشخیص کرتا ہے بعدہ بکمال نرم کلامی اور شیرین بیانی

سمجہاکر تدبیر اوکہاڑنے جڑہ سب برائیوں کی کرتا اور راہ حق پر لاتا بعینہ نسخہ

مناسب تجویز کرکے دوا شیرین اور خوشبودار دیکر فکر ازالہ سب امراض کی کرتا ہے

کہ دل عاشق ہنیز خوشبودار اور جگر فریفتہ شیرینی سے مزہ دار ہے پس فی الواقع جیسا کہ

عارضہ زکام ام الامراض زبان زد ہر خاص و عام ہے کہ اسکے عارض و لاحق ہونے سے

چند عارضہ اور لاحق ہوجاتے ہین لہذا اوسکو ام الامراض کہتے ہین اور اوسکے

دفع ہونیسے تمام سب عارضہ عارضی مثل سرخی چشم اور درد چشم اور خشکی زبان اور

بدمزگی دہان وغیرہ بہی ازخود دور ہوجاتی ہین اسیطور حب دنیا دلسے دور ہونے مین

جو جڑ اور سرسب برائی کی ہے جملہ امراض دلی مثل حسد بغض فریبی کینہ وری

وغیرہ برائی کہ یہ سب بدبو نجاست محبت دنیا دردلسے پیدا ہوتی ہین کہ جسکی

گندگی نے دلکو گندہ اور پراگندہ کردیا فوراً ازخود دفع ہوجاتے ہین چنانچہ

بارمیہ سورہ فرقان ارایت من اتخذ الہہ ہواہ تا آخر خداوند کریم رحیم حکیم

[illegible]

منہ

قدیم نے بنظر غایت شفقت و عنایت خود بدولت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے
آدمی کی ہدایت سے جو نشہ مستی خود پرستی مین مدہوش ہو کر بالکل مٹگیا اور آدمیت سے
گذر گیا اور بندہ حرص و ہوا کا ہو گیا بکمال لطف باز رکھا کہ ایسی حالت شدت گمراہی و
نہایت ضلالت و خود رائی کے گویا صریح علامت سخت بیماری مقدمہ ہلاکت ہے یعنی
باعث عدم حصول صحت ہدایت و علاج نصیحت و ہدایت کے ہے تو ہدایت و نصیحت کرنا
ناحق تکلیف اوٹھانا ہے پس یہہ امر بھی بعینہ تائید اوسکی کرتا ہے کہ جب مرض مریض بحد
درجہ ثالث دق کے لا علاج ہو گیا اور اچھے ہونیکی امید قطع ہو گئی تو حکیم حاذق صاحب
تجربہ کامل اوستاد اطباء کل اور دیگر اطباء کو بھی اوسکے علاج سے باز رکھتا ہے
کہ ناحق سبکی بدنامی اور سبکی ہو گی کہ اس مریض کی صحت کی امید نہ رہی جیسا کہ جناب
مولانا گویا ترجمہ اس کریمہ کا فرمانے مین **بیت** با چنین نگار کوتہ کن سخن ؛ آنکہ او
کم لوی با گبر کہن ؛ اور نیز بیچ سورہ فاطر ۲۲ پارہ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ
مین ارشاد ہے یعنی ای محمد جسنے اپنی خواہش نفسانی اور ہوا پرستی مین آپکو مٹا دیا
اور جی کی چاہ کو اپنا معبود اور خدا ٹھیرایا بلکہ مردم حکم ہوا مین آپکو مشغول ہوا اور دیا
پس جب وہ ہماری حکم اور خدائی سے باہر ہو گیا تو تمھاری ہدایت اور نصیحت کو
کب خیال مین لاویگا اسواسطے کہ جو ہم سے جدا جائیگا وہ تمھین سمجھائیگا پس اے

محمد تمهاری نصیحت و هدایت ایسے شخص کو کارگر نهوگی جسکے دلپر سیاهی گناه کی چهاگئی
اور آب و تاب روشنی ایمانی کی طلب اوسکے دلسے بلکل جاتی رهی بل کمال نفرت دوست
ایمانی اوسکے جی مین سماگئی گویا اوسکا دل مرگیا اور درصورت جسمانی مثل قبر مین دفن
پاگیا اب تم اوسکی هدایت کے حال خیال سے درگذرو تا حق تکلیف ناگوار کو گوارا نکرو فقط
بلا شک جیسے قدر و منزلت جسم کی جان سے هے ویسی هی قدر و قیمت جانکی آب و تاب
ایمان اور انوار تجلیات خالق انس و جان سے هے جیسا که ارشاد هے جناب مولانا اس جا پر
شهادت خوان بل عبینه ترجمه کریمه قران عالیشان کا هے **ابیات** همچنان که
قدر تن از جان بود ۞ قدر جان از پرتو جانان بود ۞ گر بودی جان زنده بے
پرتو کنون ۞ هیچ گفتے کافران رامیتون ۞ جناب صاحب تفسیر فتح العزیز نے
بهی لکها هے که جهان بدی مثل بیلی کے رونق پا جا بل مثل سبزه هر دلکو بهاجا بے
حتی که جب کوئی وهان نیک بات کهے تو اوسکے خلاف کرین بلکه ضد سے اور دونی
بدی عمل مین لائین تو ایسی حالت بکمال شدت ضلالت مین هدایت اور نصیحت
کرنا گویا گمراهی اور ضلالت زیاده بڑهانا هے پس یه حکم بهی عالم دانا هدایت فرما
مثل حکیم حاذق هونیکے فرماتا هے اور حکم کریمه سوره ق فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ
يَخَافُ وَعِيدِ بهی اس امر کی تائید اور تاکید کرتا هے یعنی جو مریض اچها هونا چاهیگا

تو خواہ مخواہ ان علاج ہوکے طبیب کے گرد ہوکے اوسکے کہے پر چلیگا اور ہرگز پرہیز نکریگا تو بلاشک طبیب بحال توجہ دلی اوسکا علاج کریگا غالباً معالجہ طبیب ایسے مریض کو مفید ہوگا چنانچہ اور بہت سے کلام خالق علام اس کلام کی تائید کرتے ہین مگر سوجھہ بوجھہ درکار ہے جیساکہ سورہ قمر مین ارشاد ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنی تحقیق آسان کیا ہمنے کلام اللہ کو واسطے سمجھنے اور نصیحت پکڑنے کے کوئی ہے سمجھنے والا اور نصیحت لینے والا در حقیقت سمجھہ درست باعث انواع خوبی اور خیر کثیر کا ہے اور ناسمجھی موجب انواع خرابی دینی اور دنیوی کا ہے جیساکہ کریمہ سورہ بقر ۳ پارہ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا مین ارشاد ہے یعنی جسکو سمجھہ درست ملی اوسکو بہت خوبی ملی خلاصہ یہہ ہے کہ جسقدر خرابی معاملات دینی اور عبادات ایمانی مین برپا ہوئی اور ہوتی ہے قصور معاف حسب ارشاد اہل تحقیق صاحب تجربہ تلاش فرمائے احوال ہر صاحب حال و قال کے یا تو بباعث کوتہ اندیشی یا نافہمی یا دنیا طلبی یا خودنمائی حضرات واعظ ہدایت فرما کی ذات سے ہوتی ہے کہ ضرورت کسی مسائل کی ہے اور بیان کسی مسائل کا فرماتے ہین اور طمع دنیا ویکو بھی زیادہ عمل مین لاتے ہین یا کم توجہی اور بے پروائی اور کج ادائی اور بغور نہ سننے اور نہ سمجھنے احکام الٰہی دیگر مخلوقات بندہ حرص و ہوا کے

سبب سے ظہور مین آتی ہین یعنی نہ کہنے والے بخلوص و ان سے کلم خدا کرتے ہین
اور نہ سننے والے بشوق دل بگوش ہوش سنتے ہین جیسا کہ بالا کلام خدا
بھی اس مدعا پر گواہی دیچکا ہے پس اللہ تعالی ان صاحبونکو ایسی بلا خرابی تما سے
بچائے اور دیگر مخلوق الہی کو اونکی کشتی و دنیا طلبی مین نہ ڈبائے بلکہ توجہ
دلی احکام الہی بطور للہی کہنے کی ہدایت فرماکو ہدایت فرمائے اور سننے والونکو
بگوش ہوش سننے اور عملکی نیکی توفیق زیادہ عطا فرمائے اور حق او رباطل جاننے کی بخوبی
تمیز بغایت کرے آمین ثم آمین سبحان اللہ صل علی علیہ افضل التحیۃ و الثنا
اسیوجہ سے گویا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم رسول ربانی حکیم روحانی متقیو
ایمانی کریم رحیم موصوف بکریمہ حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم نے واسطے
دور ہونے جملہ امراض دلی اور دفع فرمانے نجاست قلبی بحکم محکم یوم لا ینفع مال
ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم کے کیا خوب یہ نسخہ مادر قوت بخش ارکان روحانی
رونق دہ سامان لوازم ایمانی زینت افزای کیفیت باطنی زنگ زدای آئینہ
جانی قاطع اصول خطرات نفسانی قامع بنیاد فریب وساوس شیطانی موافق
مصداق کریمہ شفاء للناس حکم قرانی کے حب الدنیا راس کل خطیئۃ
و ترک الدنیا راس کل عبادۃ کا تجویز فرما کر کس لطف سے گرفتاران امراض لاعلاج

ولی تن پرور کا کہ مبادا مصداق کریمہ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَرَضٌ کے ہوجائیں عمدہ
علاج فرمایا گویا مردہ لاان زندہ تن کو جلایا بلکہ ہمہ تن محو شدہ در آرایش
بدن اور زیبایش تن کو صدمات دروني اور آفات ایماني سے بچایا اور آئینہ
قلوب خراب خستہ زنگ زدہ نے از سر نو جلا پایا یعني محبت دنیا کی ساری برائیونکی
جمع اور سر ہے جیساکہ ترک حب دنیا تمام عبادات کا سر ہے بلاشبہہ سچے نبی
کا ارشاد سچا ہے کہ جبتک نجاست حب دنیا جی سے نجائیگی ہرگز بدبو گندگی
حسد بغض کینہ وغیرہ کی سینہ سے نجائیگی اور رونق انوار الہی کی بواسطہ
عبادات اور خیرات اور امر نیک کرنے اور سننے سے جی مین نآئیگی گو بظاہر
از حد عبادات اور خیرات مبرات کرین اور تمام عمر وعظ و نصیحت سننے
مین گزارین اور تقوی طہارت کا دم بھرین خوب کہا جسنے کہا رباعی

حب دنیا جسکے دلپر سرد ہے ؛؛ راہ مولی مین وہی تو مرد ہے ؛؛
جسم اوس انسان کا غم سے پاک ہے ؛؛ جسکا دل راہ خدا مین خاک ہے ؛؛

یعني محبت مال در دل بلاشک وبال و نکال دنیا و آخرت ہے جیساکہ جناب
مولانا بھي فرماتے ہین بیت آب در کشتی ہلاک کشتی است ؛؛ آب
اندر زیر کشتی پشتی است ؛؛ یعنی آب ہی در کشتی موجب بربادی کشتی اور

(۱۳۱)

خرابی سامان کشتی ہے اور زیادتی آب زیر کشتی باعث تیز روی کشتی ہے
پس دل مومن مثل اور مال حلال مانند آب زیر کشتی ہے پس اثر محبت مال کا دین
بلا اشتباہ باعث بربادی دل اور سامان دل ہے نہ صرف کثرت مال حلال جب اوسکی
محبت دل میں نہو موجب وبال نہے بلکہ زیادتی اوسکی موجب نجات از وبال و نکال
دنیا و آخرت اور باعث صدہا راحت و فرحت دارین کا ہے حسب کریمہ
سورہ بقر ۳ پارہ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ تا آخر یعنی جو کوئی مال حلال
بہ نیت خالص راہ خدا میں ایک چیز دیگا اوسکے بدلے سات سو بلکہ بیحد ثواب
پائیگا چنانچہ جناب مولانا گویا ترجمہ حدیث شریف کا فرماتے ہیں بیت
مال را کز بہر دین باشی حمول ؛ نعم مال صالح خواندش رسول ؛ چنانچہ
گوشت برا سب صالح اور برتن کو بھی خراب کر دیتا ہے جیسا کہ برتن بودار
میں ہر چیز خوشبودار بھی بودار ہوجاتی ہے لہذا اول برتن کو بخوبی قلعی دار
اور پاک صاف کرتے ہیں بعدہ اوسمیں عمدہ چیز پکانے اور رکھنے اور کھلانے
کا قصد کرتے ہیں اسیواسطے اللہ والے اول برائی دل مثل حسد بغض وغیرہ
چھوڑاتے ہیں بعدہ نام خدا لینے کا طریقہ تعلیم کرکے کراتے ہیں پس درحقیقت
تا نہیچگانہ بخلوص دل ادا کرنا گویا ہر وقت برتن دل کو بخوبی صاف کرنا ہے

تاکہ نور ایمانی اوسمین بخوبی رونق افروز رہے اور لذات باطنی کا ذائقہ بخشے یا جاروب
غبار ذنوب روب سے کہ بغیر صفائی کے نہ مکان قابل نشست و برخاست و مہمان
نوازی کے ہوتا ہے اور نہ دوکان لائق اسباب رکھنے اور رونق دینے سامان کے
ہوتی ہے جیسا کہ کریمہ سورہ آل عمران ۴ پارہ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ
وَالْحِكْمَةَ تا آخر مین ارشاد ہے یعنی رسول پاک کرتا ہے اونکو گناہ سے اور صاف
کرتا ہے اونکے دلونکو برائی کی گندگی سے اور سکھاتا ہے اونکو کتاب اور حکمت فقط پس
درحقیقت غلبہ حرص و ہوا کا آدمی کو باولا بناکے سب معاملات ایمانی اور عبادات
بدنی کو برباد کردیتا ہے جیسا کہ کلام الہی مین جابجا ارشاد ہے اور کلام جناب
مولانا نیز اس مدعا پر گواہ ہے **ابیات** باد در مردم ہوا و آرزوست

چون ہوا بگذاشتی پیغام ہوست ؛ از ہوا ہا کے رہی بے جام ہو
ای زہو قانع شدہ با نام ہو ؛ تا ہوا تازہ ست ایمان تازہ نیست
کاین ہوا جز قفل آن دروازہ نیست ؛ تازہ کن ایمان نہ از گفت زبان
ای ہوا را تازہ کردہ در نہان ؛ چنانچہ ہزارون نا گزار دل آزار بدکردار

صدہا طور کی گنہ گاری مثل سود خواری بدکرداری مردم آزاری اور حسد آوری
اور چوری و دغابازی اور شراب خواری وغیرہ برائیون مین گرفتار رہین

پس درحقیقت سبب اوسکا یہی ہے کہ اونکے جی سے ابتک گندگی حسد بغض وغیرہ
ہوس رانی اور خواہش نفسانی وغیرہ برائی نہین نکلی اور آب وتاب ایمانی و
بندگی کی دلمین ہرگز نہین آئی گو مسلمان نمازی کہلائے مگر ابہی تک اونکے
دلمین لذت لطف ایمانی اور کیفیت حکم قرانی کی ہوا بہی نہین لگی مومنین ایماندار
ہونے کا کیا ذکر ہے جیسا بکریمہ سورہ حجرات ۲۶ پارہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا تا آخر مین فرق ایمان واسلام مین بخوبی فرمایا ہے اور
نیز بکریمہ سورہ توبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ تا آخر اول ازحد شفقت
فرمائی نبی کریم امت محبوبہ پر بخوبی جتائی بعدہ امت کو ازبس رغبت
تابعداری بجناب حبیب رحیم کے دلائی درحقیقت یہہ بہی کیا خوب اہل ہدایت
کو طرز ہدایت و رہنمائی کی ہدایت فرمائی کہ بلاشک جبتک اول اعتقاد کامل
بدل بجد ہمت نصیحت فرمانے کہا یعنی نقش دل نہوگا ہرگز ہدایت و نصیحت اوسکی
کارآمد و مفید نہوگی چنانچہ اللہ صاحب نے تمام کلام مجید مین اول
کلمات شفقت آمیز محبت خیز ایمانوالے فرماکر بخوبی اپنی شفقت جتائی
اور کما حقہ اونکے دلونمین اپنی عظمت اور محبت بٹہائی بعدہ بہلائی کرنیکی
رغبت دلائی اور برائی سے نفرت کرائی اور بلکہ بکریمہ سورہ آل عمران ۴ پارہ

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ تا آخر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور بکریمہ سورہ
طہ ۱۶ پارہ فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّيِّنًا تا آخر مین حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہما
السلام کو نرم دلی اور شیرین کلامی اور دلدہی کا حکم فرمایا چنانچہ جیسیکہ کمال شفقت
فرمائی اور عرق ریزی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بکریمہ سورہ یوسف
۱۳ پارہ وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ وغیرہ برای حق نمائی اور ایمان آوری
بحق امت مرحومہ کے ظہور مین آئی کسی نبی نے اسقدر محنت اور شفقت واسطے ہدایت
اپنی امت کے نہین اوٹھائی چنانچہ تھوڑی مدت مین از مشرق تا مغرب روشن
ہو جانا تمام جہان کا آفتاب عالمتاب ہدایت رسالت مآب سے بخوبی اسکا
گواہ ہے مگر ہان جنکے مقدر مین ہدایت نتھی تو انبیا علیہم السلام کی بھی نصیحت
اور ہدایت کچھہ کارگر نہوئی یہہ اور بات ہے کہ حسب کریمہ سورہ قصص ۲۰ پارہ
اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ تا آخر نجات دینا اور جنتی کرنا کار نبی نہین ہے
بلکہ راہ حق بتانا اور نیک و بد پر بخوبی آگاہ کرنا اور جنت کی رغبت دلانا اور عذاب
دوزخ سے ڈرانا البتہ کام انبیا علیہم السلام ہے اور نجات دینا اور جنتی کرنا
کام خالق انام ہے ورنہ انبیا علیہم السلام سے کون بڑہ چڑہ کے ہدایت اور
نصیحت فرماتھا پھر راہ حق نپانے اور جنتی نہونے کا کیا سبب تھا پس گویا

۱۲۵

درحقیقت حسب کریمہ سورہ لقمان کَاَنْ لَمْ یَسْمَعْهَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ وَقْرًا کے

منافقین اور مردین نے کلام و پیام خدا کو سنا ہی نہین عمل کرنے کا

کیا ذکر ہے یعنی کان دھیان سے احکام الہی سنا ہی نہین گویا وسکے دو نو

کان بہرے ہین فقط جیسا کہ تخم عمدہ زمین خراب مین ہرگز نہین جمتا

پھلدار ہونیکا کیا ذکر ہے **بیت** زمین شور سنبل بر نیارد ؛ در و تخم

عمل ضایع مگردان ؛ تو یہ نقصان زمین ہے نہ نقصان تخم تاثیر نصیحت کی

اسواسطے کہ **بیت** ز ابنیا ناصح تر و خوش لہجہ تر ؛ کہ گیرے بگرفت

دم شان بحجر ؛ خصوصًا از تاج الانبیا برگزیدہ ارض وسما بدر الدجیٰ

شمس الضحیٰ نور الہدیٰ فائز معراج فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جنکی شیرین کلامی اور خوش بیانی کا شہرہ از مشرق

تا مغرب و از فرش تا عرش شہرہ افزا ہو گیا بل تا ب آفتاب عالمتاب

ہدایت جناب رسالت مآب سے تمام عرشی و فرشی مین روشنی پھیل گئی اور

ظلمت کفر و ضلالت کی بالکل مٹ گئی مگر تاہم کفار بد اطوار اور منافق مستحق نار

نے ننگ و عار سے عذاب نار کو گوارا کیا اور ہرگز اسلام و ایمان قبول نکیا

یعنی جو حسب نوشتہ ازلی شقی جبلی ہے اوسکو ہدایت اور نصیحت انبیا علیہم السلام

بھی غیر موثر ہے جیسا بالا مرقوم ہے گویا زنجیر جہالت وخود راہی کی اون کے پانو
سر کشی مین بھر گئی اور طوق ضلالت وگمراہی کا اونکے گلے خود پرستی مین پڑ گیا
اور دنیا و آخرت سے اونکو کھو دیا اور کشتی ساز وسامان ایمانی کو طوفان
خود پستائی مین ڈوبا دیا حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** کرد حق
ناموس را صد من حدید ؛ ای بسا بسته به بند ناپدید ؛ بند آهن را
توان کردن جدا ؛ بند غیبی را نداند کس دوا ؛ ای عجب
این بند پنهان گران ؛ عاجز از تکسیر او آهنگران ؛ گو ظہور نور
معجزات باہرات باآب وتاب سے پتھر موم ہوگئے اور بخوبی کلام وپیام
کرنے لگے **بیت** سنگ بر احمد سلامی میکند ؛ کوه یحیی را پیامی میکند ؛
مگر وہ بدبخت سنگدل ہرگز نرم دل نہوئے موافق ارشاد جناب مولانا **بیت**
زانکه سنگ وکوه در کار آمدند ؛ می نشد بدبخت را بگشاده بند ؛
مگر ہان حضرات نصیحت فرما کو بھی پر ضرور ہے کہ اول خود بھی حسب کریمہ
سورہ طہ ۱۶ پارہ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا تا آخر عامل
حسنات اور تارک سیات بخوبی ہوکے استحقاق حق نمائی اور ہدایت
فرمائی کا اپنے اندر پیدا کرین بعدہ بندگان خدا کو دکھانے بتی راہ

حق بتانے کا قصد فرمائیں یعنی ای رسول حکم کرو اپنے گھر والونکو نماز کا او نیز خود بھی
اوسپر خوب قائم اور دائم رہو فقط کہ درحقیقت اوسوقت ہدایت کرنا زیبا
اور لطف تمام باعث انواع نفع خلق اللہ او تاثیر تام کا ہے ورنہ چندان مفید
نہین ہان اگر صاحب مادہ کو ہو ہر ایک کے کلام سے فائدہ ہوتا ہے یہ اور بات
ہے چنانچہ حسب کریمہ بالا جناب مولانا بھی ہدایت فرما کو ہدایت فرماتے ہین
بیت آسمان شو ابر شو باران ببار ✿ ناودان بارش کند نابد بکار ✿
یعنی جبتک جان وزبان نجاست جھوٹ و دغا فریب و حسد کینہ سے
پاک نہوگی کار آمد نہوگا بیان اور ہدایت کرنا اوسکا گو کیسا ہی زیادہ گو اور نصیحت
فرما ہو کہ پرنالہ جو بہت زور سے چلتا ہے کون اوسکے تلے آتا فائدہ لیتا ہے
اور بھی عتاب حکم کریمہ پارہ اول اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ
سے نجات پاتا ہے یعنی بے عمل لوگ حکم کرتے ہین لوگونکو بھلائی کا اور بھولتے
ہین اپنی جانونکو **ف** یعنی جب گھر والونکی ہدایت مین پہلے خود بخوبی فرما نبردار
حکم پروردگار کا ہونا ضروری ہے تو اور غیر کی ہدایت بغیر خود عامل کامل
بکار خیر ہونیکے کب روا اور زیبا اور راہ حق نما ہوسکتی ہے اور نیز بے غرضی
و ادای احکام الہی سب پر بخوبی ظاہر کرنا بعینہ حسب احکام قرآنی کے لوازم

ہدایت ایمانی بجا لانا ہے کہ بلا شک اہل غرض کے کلام و پیام پر ہرگز کوئی کان و دھیان
نہین کرتا جیسے مثل مشہور ہے اَلْغَرَضُ جُنُوْنٌ وَصَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْنٌ چنانچہ ارشاد
کریمہ سورہ ہود ۱۲ پارہ وَيَا قَوْمِ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى قید وغیرہ نیز
چند جا تاکید اس امر کا حکم کرتا ہے یعنی اللہ صاحب نے انبیا علیہم السلام ہدایت
فرمانے خوب کھول کر کہوا دیا کہ ای لوگو ہم راہ حق بتانے کی تمسے مزدوری نہین مانگتے
کہ مزدوری دینے والا ہمکو اللہ کافی ہے تم بلا تردد حکم حق سنو اور اوس پر عمل کرو
اور فکر مزدوری مین حکم خدا سے غافل نہو تا کہ عذاب دوزخ سے نجات پاؤ اور جنت کی

لذت اوٹھاؤ چنانچہ اسی سبب سے علما سلف نے مزدوری امر للّٰہی پر جائز نہین رکھی
مثل قرآن المجید تعلیم کرنے اور علم دین پڑہانے اور امامت نماز کرانے اور اذان دینے
وغیرہ بات نیک بتانے کی کہ باستدلال اس قسم کی آیات سے اونکے نزدیک
مزدوری لینا امور للّٰہی مرقومہ بالا وغیرہ احکام للّٰہی پر جائز نہین مگر ہان علما خلف نے
بطور حیلہ شرعی کے جائز رکھی ہے یعنی علم دین سکھانیوالا یہہ نیت خالص کر لے کہ
مین للّٰہ سکھاتا پڑھاتا ہون اور سیکھنے والا یہہ نیت خالص کر لے کہ مین للّٰہ اونکی
خدمت کرتا ہون اسواسطے کہ زمانہ سابق مین باعث زیادتی رونق اور
شوکت اسلام کے صدہا طور کی خدمت اور رعایت اہل علم و فضل اور نیکیات

بتانے والے کی ہوتی تھی تا بعد وہ بات باقی نہ رہی اور قصد دین اور حیلۂ
اور امر نیک بتانے والوں کی ہمت گئی اب بالکل جاتی رہی تو علما خلف نے ایک صورت
حیلۂ شرعی کی نکال کی فرستے جواز مزدوری امور للّٰہی مرقومہ بالا کا دیا کہ مبادا
طریقہ ہدایت ونصیحت کا جہان سے جاتا رہے اور دروازہ اس سبیہ جاری کا
بند ہو جاوے کہ علما اور ہدایت نما کمال ضعف اسلام سے مثل عنقریب کے
از حد بے نوا اور عاجز اور بے دست و پا ہوگئے ہیں اسواسطے یہہ صورت حیلۂ شرعی کی
نکالی اور رونق وزینت لوازم واحکام اسلام کی بڑھائی رحم کرے اللہ تعالی
ان سب کو نیت حق پرست اور رونق کن اسلام تھے سبحان اللہ کس لطف سے
صورت مدد معیشت اہل ہدایت کی جو باعث رونق وزینت اسلام وایمان تھی
نکالی اور کس خوبی سے مخالفت حکم شرافی مذکورہ بالا سے جان بچائی گویا مضمون
اس مصرعہ کا ادا فرمایا مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار * بلاشک
مصداق ارشاد فیض بنیاد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل کا یہی گروہ والا شکوہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میری امت کے علماء ربانی ہدایت نمای ہیں مانند انبیاء بنی اسرائیل
کے ہوںگے خلاصہ یہہ ہے کہ امر نیک سکھنے والا تا مقدور خود خدمت گذاری امر

نیک بتانے والے کی بطور للٰلہ کوتاہی نکرے کہ موجب اجر عظیم کا ہے اور
جناب واعظ صاحب امر نیک بتانیوالے بھی ہرگز چندان نفع دنیا کا دلمین
خیال نرکھین کہ بغیبہ مٹھی گرم کرے اپنی زبان اور دوسریکے کان ذکر اللہ سے
گرم نکرین ہان جو کوئی ازخود خدمت کردے تو بلا تامل قبول کرین الا حصول
کمی بیشی مین ہرگز جھگڑا بل کلام نکرین کہ باہم مناقشہ مین ہرگز حیلہ شرعی
یعنی جائز ہونا ضروری نیک کام کا ہرگز باقی نرہیگا پس حضرات واعظ کو
چاہئے کہ ہمراہ کلمات ہدایت کے اپنی دعوت کو فرض بجا لا نے بغیر حصول
منفعت دنیا و بلا رو رعایت حاکم و اغنیا کے صاف صاف حکم خدا
بکمال خوش بیانی اور شیرین کلامی کے ادا کرین اور درشت کلامی اور سخت
گوئی کو صاف گوئی اور دینداری تصور نفرما کے احکام قرآنی جو نرم کلامی
ہدایت فرما پر ناطق ہین اون آیات ایمانی دیدہ و شنیدہ کو نا دیدہ و ناشنیدہ
کرکے باہم مسلمانو نمین و دسبی بر ہمی نہ ڈالین جیسا کہ در ۱۵ پارہ تر دیح
بکرمیہ قُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا تا آخر سنرا رشاد ہے یعنی ای محمد کہدو میرے
بندہ تابعدار و لسنے کہ وقت کلام باہم کے کلام ملایم و خوشگوار کا ہبت
خیال رکھین مبادا جلدی یا غصہ مین سخت و درشت بات زبان سے

(۱۳۱)

نکل جاوے شیطان دشمن ایمانی اور جانی ہروقت اسی تاک مین ہے کہ کوئی بات کسی کی زبان سے سخت نکل جاوے تو باہم فساد کرانے کا خوب موقع ہاتھ آجاوے کہ وقت فساد باہم یہہ کوئی نہین سنتا ہے کیسی ہی نصیحت اور بھلائی کی بات کہو اور سیکھو اور احتراز اور نیز مسائل غیر ضروری مختلف فیہ کے بیان سے بھی جلسہ وعظ مین کلی لازم جانین کہ مجلس وعظ دعوت عام اور ہدایت تام ہر خاص و عام ہے اوسمین مسائل متفق علیہ کا بیان مناسب ہے نہ مسائل مختلف فیہ غیر ضروری کا بیان کرنا بلکہ اس قسم کا حرف زبان پر لانا ہرگز مصلحت نہین کہ اسطور کے بیان سے صدہا قسم کی خرابی برپا ہوجاتی ہے جیسا کہ اختلال احوال اہل جنگ وجدال ارباب جہل و ضلال اسوقت کو گواہی اس مدعا پر گواہی ہے اور نیز اسقدر دنیا طلبی اور خود غرضی کو کام نفرمائین کہ جہان دعوت اور نذرانہ ہو وہان تشریف لیجائین اور جہان نہو وہان قدم رنجہ نفرمائین کہ اسحالت مین خوف عذاب و عتاب کا ہے نہ امید ثواب حسب حکم کریمہ سورہ بقر اول پارہ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا تا آخر یعنی اور نہ لو میری آیات پر مول تھوڑا یعنی مال دنیا ناپائدار کہ مقابلہ عقبے کے بہت کم اور ذلیل و خوار ہے پس بہ عوض اور عمدہ چیز کے بدلے مین چیز قلیل و ذلیل لینا کام بے تمیز

(۱۳۲)

اور ذلیل کاسۂ نا اہل دانش اور عقیل کا نگران جو شخص از خود بکمال محبت و عاجزی
کچھہ پیش کرے یا بطور سنت کے دعوت یا نذرانہ کرے تو اختیار فرمانا کچھہ مضائقہ
نہین کہ از قسم لا ارد و لا اکد سے ہے یعنی اپنی طرف سے چندان تلاش و اصرار نہین اور
جو از خود آجای تو انحراف و انکار نہین بلکہ ادای سنت ہے حتی کہ بلا عذر
شرعی کے ایسی دعوت رد کرنا روا نہین ہے مگر در حقیقت وای بر حال اونکے کہ جس
مزدوری کا خدا ذمہ دار ہو چکا ہے پھر وہ بعوض ذکر اللہ اور ہدایت کار نیک کی تمنا
سائل ذلیل و خوار کے طالب درہم و دینار دنیا مردار ہر آدمی سے ہوسکے کمی بیشی
مین جھگڑین اور باہم مناقشہ کرین اور ذکر اللہ کو مثل مولی ترکاری کے سمجھین اور
سب کی نظر مین خوار و ذلیل ہون تو اس خواری دارین سے اور کیا خواری زیادہ
ہوگی فی الواقع تارک مزدوری پروردگار اور طالب درہم و دینار دنیا مردار نے
ذائقہ محبت خدا اور لطف عنایت مولی کا ہرگز نہ پایا نہ چکھا ورنہ ایسی بڑی دولت
پاینده اور نعمت زیبنده کو چھوڑکر ہرگز خواستگار درہم و دینار دنیا خوار زار کے
نہوتے حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** ہر کہ از دیدار برخوردار شد ٭
این جہان در پیش او مردار شد ٭ چون ازان اقبال شیرین شد دہان ٭ سرد شد
بر آدمی ملک جہان ٭ مال دنیا دام مرغان ضعیف ٭ ملک عقبی دام مرغان شریف

ف۔ یا سائل جب تک لذت عشقی و محبت خدا کی چاشنی نہین لگتی اوسوقت تک محبت دنیا کی بجاتے نہین چھٹتی ہے لیکن یہ عبادت اور بندگی خالص للہ وار یہ دولت صحبت از عنایت اہل معرفت سے حاصل ہوتی ہے ۱۲

ش۔ یعنی محبت دنیا من [illegible] ہوجانا عین دلیل ضعف ایمان کی ہے [illegible] ہوجانا پہچان کمال ایمان کی ہے [illegible]

تابدانی ہر کرا ایزدان بخواند ؛ از ہمہ کار جہان بیکار ماند ؛ ہر کرا باشد ز یزدان

کاروبار ؛ یافت کار آنجا و بیرون شد زکار ؛ مثنوی دریا عزم کن این الکبیر ؛

بحر جو و ترک این نم الکبیر ؛ پس از جزای این دار ناپایدار تا پائی دادی گر

وتاب و توان آری ازین عندآار دل آزار پرہیز و بجانب رحمت و محبت الہی

دل آویز بہر حال اہل حال وقال کو ہدایت ونصیحت افعال نیک اور اقوال درست

مناسب وقت اور حال کے ہر وقت پر ضرور ہے کو طالب حق اور عامل نیک بات

کم بل کالعدم ہین الاآخر ذکر خیر کسیوقت کسی طالب خدا کے دل پر اثر کرکے

مانند تیر جگر کے پار نکلجائیگا اور لذت دنیا مردار اوسکے جی سے نکالکر ذائقہ نعمت

عقبے کا چکھائیگا چنانچہ بحر یمیہ سورہ والذاریات ۲۷ پارہ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ

تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ مین ارشاد ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے یعنی

ای محمد ہمارے بندونکو ہماری یاد دلاتے عذاب دوزخ سے ڈراتے جنت کی خوشخبری

سناتے رہو کہ بیشک نصیحت نیک بات کی نفع دیگی ایمان والونکو فقط اور جو کوئی

بیدین رخنہ اندازی کرے یا چھیڑ چھاڑ کار خیر دینی مین کرے تو بار شاد کریمیہ پارہ

نہم آخر سورہ اعراف خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

یعنی عادت کر معاف کرنے کی اور حکم کر کار خیر کا اور مونہہ پھیر لے جاہلون

نا سمجھے سے فقط ہرگز کسی خوار زار کے قول و فعل پر خیال نکریں بل درگزریں اور رونق

دینی امور دینی سے باز نرہیں بھلا کہیں کتے بھونکنے سے مسافر سڑک چھوڑتے ہیں

یا آب صافی کو ڈیسے رکتے دیکھا ہے حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات**

ان خداوندان که ره طے کرده اند ∴ گوش با بانگ سگان کے کرده اند

خس خانه میرود بر روی آب ∴ آب صافی میرود بے اضطراب

کار خود کے میگزارد هر کسی ∴ آب نگزارد صفا بهر خسے

گر دو صد ابله ترا منکر شوند ∴ تلخ کے گردی چو هستی کان قند

پیر و پیغمبران شوره سپر ∴ طعنهٔ خلقان همی با وے شمر

خدمتی میکن برای کردگار ∴ با قبول و ردّ خلقانت چه کار

اور نیز طالب نیک بات کو بھی فرض وقت ہے کہ بغیر خیال چال

ڈھال اور حال قال ہدایت فرما کے جو بات اچھی سچی پکی سنے فوراً

بحال اعتقاد دلی دامن جان میں گرہ باندھے ہاں بحالت شک در نیک و بد اوس

نیک بات کے اگر بمحک امتحان دریافت دیگر علماء و اتقیاء اہل ایقان کامل

الایمان سے بھی اوس بات کو کھرا کریں تو بہتر ہے مگر بر گرہ نصیحت فرما کے

چال و چلن طریقہ پر بدگمانی کرکے کلام نیک کو ترک نکرے **مصرعہ**

(۱۳۵)

متاع نیک ہر دکان کہ باشد ٭ یعنی خریدار کو اچھا سودا درکار ہے
سوداگر او اوسکے حال سے کیا سروکار ہے کہ مطلب سودے سے ہے نہ سوداگر
سے چنانچہ ارشاد سعدی علیہ الرحمۃ بھی اس مدعا پر گواہ ہے ٭ بیت

باطلست آنچہ مدعی گوید ٭ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ٭ مرد باید کہ گیرد اندر
گوش ٭ ور نوشتست پند بر دیوار ٭ بیشک طالب نیک کار
نقش دیوار بلکہ ہر خوار زار سے بھی نصیحت اور فائدہ لیتے ہیں اور اطوار اچھے اچھوں کے
ہیں اور بداطوار غیر خواستگار ذکر پروردگار کے جلسہ وعظ و نصیحت نیکوکار
میں بھی باطل اور بیکار مثل دیوار افتادہ پڑے گرے خوار زار سے ہیں اور ہرگز
کان وہ بیان نیک بات پر نہیں کرتے ہیں بلکہ درحقیقت گرفتار گناہ دوسرے کو اگر گناہ
سے باز رکھتا ہے تو پہلے سرے کی خیر خواہی اپنی اوسکے حق میں کرتا ہے جیسا کہ
آپ ڈوبتا دوسرے کو ڈوبنے سے بچاتا ہے یعنی اپنی جان اور اوسکی جان
بچاتا ہے درحقیقت خیر خواہی جانی بجا لاتا ہے چنانچہ اکثر اوقات باعث
عدم حصول راہ حق اور نہ ملنے مردمان حقانی اور حصول دولت ایمانی بلکہ
موجب صد ہا خطرات نفسانی اور اغوای شیطانی کا بدگمانی اور ہجوم
خطرات نفسانی بھی ہوتا ہے کہ آپکو اچھا اور دوسرونکو برا جانتا ہے

اسواسطے اونکے قول وفعل پر عمل نہین کرتا پس فی الواقع سب سے
بڑہ چڑہ کے مانع راہ حق دانی کا ہے اسواسطے کہ سب سے بڑہ کے بھلائی
اور مقدمہ نجات پانیکا یہہ ہے کہ آپکو سب سے بُرا اور سب کو آپ سے بھلا جانے
جیسا سعدی علیہ الرحمۃ ازراہ خیرخواہی برادران دینی اپنے مرشد کا
ارشاد ہدایت نقل فرماتے ہین **قطعہ** مرا پیر دانای مرشد شہاب ؛
دو اندرز فرمود برروی آب ؛ یکی آنکہ بر خویش خودبین مباش ؛
دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش ؛ بلاشک خودبینی مانع راہ خدابینی
ہے اور مقدمہ جملہ مقدمات آفات خدادانی اور صدمات ایمانی سے
بڑہ چڑہ کے ہے معاذ اللہ منہا بچای اللہ تعالی اس بلا سے ہر کلمہ گو کو اسواسطے
بزرگون نے فرمایا ہے **بیت** خود را بشکن کہ بت شکستن اینست ؛
بگذر ز خودی ز قید رستن اینست ؛ چنانچہ جناب مولانا بھی ارشاد فرماتے
ہین **ابیات** صورت خود را شکستی سوختی ؛ صورت کل را شکست
آموختی ؛ بعد ازین ہر صورتے را بشکنی ؛ ہمچو حیدر باب خیبر
برکنی ؛ زرتک غیر نقش چہرہ نمود ؛ صدائی بت شکستن نام او بود
درحقیقت سب عیب جوئی غیر کا چشم پوشی از عیب خود سے ہے حسب ارشاد

(۱۴۷)

جناب مولانا **بیت** غافل اند این قوم از خود بے خبر ؛ لاجرم گویند عیب ہمدگر ؛ اب آگے چند فوائد مختلف مرام نافع ہر خاص و عام حسب دلخواہش و اہتمام ارباب کرام ارقام ہوتے ہیں کہ قابل دید اہل دید ہیں از قسم نادیدہ و ناشنیدہ ہیں گو کہ فقیر کو موافق مضمون ان دو بیت کے ہرگز خیال ایسے قیل و قال کا نہ تھا کہ **بیت** من قصہ سکندر و دارا نخواندہ ام ؛ از من بجز حکایت مہر و وفا مپرس ؛ اسواسطے کہ **بیت** تا ف بار مہر او بہ سر دیدہ اند عشق او در جان ما کاریدہ اند ؛

تمہید تقریر دلپذیر بشیر و نذیر حسب الحکیم خبیر و قدیر مقبول خالق مفید خلایق ؛

(۱۴۸)

چونکہ در ہیولائے خرابی انتہا بمقتضائے عالم البشری ہوائی وبائی ایمان ربانی فرط تفریط برادران ناچشیدہ ذائقہ مذاق جانی و نارسیدہ بلطف قرآنی سے از حد خرابی و پریشانی برپا ہو گئی لہذا بمقتضائے خیر خواہی اسلام و اسلامیان بمشورہ و اتفاق علمائے نامی گرامی شہرہ آفاق دور از آفت حسد و نفاق یہ نسخہ نادر قوت بخش ارکان ایمان بے نظیر کیا تسلی بخش مطلق بطفیل رسول برحق ہر طالب

سلامتی دولت ایمانی کو اس مصیبت ناگہانی اور آفت ایمانی سے بچاوے اور عنایت
کلی عطا فرماوے آمین یا رب العالمین **تقریر دلپذیر بشیر و نذیر**
بظاہر ممتنع الوجود اور محال ہونے میں شریک الباری اور مثل رسول عربی
دونوں برابر ہیں گو درحقیقت ممتنع اور محال ہونے شریک الباری اور مثل رسول جناب
باری میں بڑا فرق ہے کہ شریک الباری ممتنع اور محال بالذات ہے اور مثل
نبی کریم ممتنع اور محال بالغیر ہے چنانچہ فرق مابین محال بالذات اور محال بالغیر کے
صاحب فہم سلیم طبع مستقیم پر بخوبی روشن ہے اگرچہ باعتبار نہ پائے جانے
وجود خارجی دائمی کے شریک الباری اور مثل رسول عربی بلا فرق دونو برابر معلوم
ہوتے ہیں چنانچہ بعض حضرات کم علم کج فہم بل بعضے اہل علم صاحب فہم نے
اس مقام مزلت الاقدام سے مغالطہ کھایا ہے اسواسطے کہ معدوم الوجود دائمی ہونے
میں شریک الباری اور شریک رسول عربی یکساں ہیں حتی کہ کسی صاحب نے باعث
ممتنع الوجود ہونے شریک رسول عربی مانند شریک الباری کے دونو کو یکساں
صفات میں بھی جانکر رسول اللہ کو بھی غیب دانی وغیرہ صفات مخواص حمانی ہیں
بمثل خدا ٹھیرایا ہے معاذ اللہ منہا اور یہ خیال نفرمایا کہ مانند ذات بیچون وبیچگون اوس
تعالی وتقدس کے صفات اوسکے بھی بے مانند ہیں چنانچہ در کتب عقاید بجای

جو مرقوم ہے کہ لاعَینُہ ولاغَیرُہ یعنی صفات الہی نہ عین ذات الہی ہیں اور نہ غیر
ذات الہی ہیں یعنی علیحدگی صفات جناب باری کی ذات سے قطعاً محال
اور غیر متصور ہے پس مخلوقات کو صفات خاصہ خالق میں کیونکر شرکت متصور
ہو سکتی ہے کہ باہم ذات اور صفات مخلوقات میں مغائرت کلی اور جدائی کسی وقت
میں ضروریات سے ہے کہ ذات کو مرتبہ تقدم ذاتی کا ہے اور صفات کو مرتبہ
تاخر ذاتی کا ہے بخلاف صفات خالق کے کہ جو ذات بے مثل و بے مانند اوسکی
بے مثل اور بے مانند ہیں اور کسی صاحب نے باعث عدم احتمال فعلیت اور
نہ پائے جانے وجود مثل حبیب کریم بخیال لازم آنے عجز و نقصان قدرت قادر
مطلق خدای برحق میں محض خام خیالی کو کام فرما کر مثل رسول کریم کے
اور دیگر رسول بالفعل موجود ہونا تجویز فرمایا اور یہہ لحاظ نہ کیا کہ مانع وجود مثل
نبی کریم کا حکم محکم آیۃ کریمہ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ
وغیرہ نصوص قرآنی ہیں یا کوئی اور امر ہے پس حسب حکم محکم قادر مطلق
مانع وجود مثل رسول برحق ہے تو معاذ اللہ منہا ممتنع الوجود ہونے مثل
اور مانند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیونکر نقصان اور عجز قدرت
قادر مطلق میں متصور ہو سکتا ہے کہ قدرت شئے دیگر ہے اور خلق اور پیدا کرنا

(۱۴۰)

شے دیگر ہے ۔ چنانچہ اکثر آدمی کسی کام کرنے پر قادر ہوتا ہے اور بپاس ایفاء وعدہ سابق کے
اوس کام کو نہیں کرتا ہے تو ہرگز گمان اس امر کا نہیں ہوتا کہ یہہ شخص اس امر پر قادر نہیں ہے
چہ جائیکہ جناب باری کہ سچا کرنیوالا تمام صادق الوعد کا ہے اور خلاف وعدہ پر نہایت
درجہ وعید شدید فرماتا ہے پس اگر بر خلاف وعدہ اپنے کے نکرے تو کیونکر گمان نقصان کا
اوسکی قدرت قادرہ مین ہوسکتا ہے مثلاً زید نے قصد دہلی کا کیا بکر نے کہا مین بھی آتا ہون
بغیر میرے نجانا زید نے کہا اچھا اتفاقاً بکر کو عرصہ زیادہ ہوگیا اب زید حیران ہے کہ بپاس
وعدہ نہیں جاتا گو صد ہا طور کے رنج ونقصان گوارا کرتا ہے پس اس مقام پر کوئی گمان
نہیں کرسکتا اور نہ کہہ سکتا ہے کہ زید روانگی دہلی سے عاجز ہے پس نہ پیدا کرنے سے بعثت رسول کریم
بپاس وعدہ خاتم النبیین وغیرہ نصوص قرانی کے عجز قدرت قادر مطلق خدای حق مین
کیونکر متصور ہوسکتا ہے کیا اوسکا وعدہ بندہ سے بھی کمتر ہے معاذ اللہ منہا حالانکہ
خود ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ پس عدم احتمال وجود مثل رسول کریم سے
نہ ہرگز شرکت رسول اللہ کی خواص الہی مین لازم آتی ہے اور نہ کسیطرح کا نقصان قدرت
قادرہ قادر مطلق مین عاید ہوتا ہے عیاذاً باللہ دونو فریق نے از حد دہوکہ کھایا ہے
یا ناحق افراط وتفریط وخود نمائی کو کار فرما کے جملہ عوام بل بعض خواص کو خرابی دینی مین
ڈال رکھا ہے فقط نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا گویا ہمین جناب

(۱۵۱)

کہ جناب مولانا فرمودہ **بیت** جس چو خواہش مردانا دان کند ٭ عقل را بے نور و
سرگردان کند ٭ حاصل کلام یہ ہے کہ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو
باعث کمال اعتقاد دلی اور نہایت درجہ گرمجوشی محبت و ارادت قلبی از قسم بلہوسی اور
خام خیالی کے بخیال کمال زیادتی عظمت و شان وشوکت اوس صاحب رسالت خاتم نبوت
کے صفات خاصہ الہی مثل غیب دانی و رزق رسانی وغیرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو بھی شریک جانتے ہیں یہ عقیدہ عین کفر ہے عیاذاً باللہ اور جو لوگ کہ ہمیشہ نابود ہونے
اور معدوم رہنے مثل اور مانند جناب رسالت مآب بے مثل اور بے مانند کے از راہ بدعقیدگی
اور نافہمی کے بخیال لاتم لئے عجز و قدرت خدای برحق قادر مطلق کے مثل اور مانند رسول
رحیم جملہ صفات کاملہ اونکے ہیں اور دیگر رسول ہونا ثابت کرتے ہیں نیز محض کفر و ضلال
و زوال ایمان ہے بچاوے اللہ تعالی ایسی ایمان یاسے ہر کلمہ گو کو آمین سبحان اللہ جناب مولانا
جامی رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم ظاہری باطنی نے کیا خوب جامع کلام واقع اوہام سے سر دو فریق
غریق گرداب نافہمی کو ایک ہی مصرعہ سے معقول فرمادیا اور بنیاد عقیدہ حقہ کاملہ کو
بخوبی تمام قایم کردیا کہ **مصرعہ** بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ٭ یعنی مدار ایمان و
اسلام کا اسپر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا سے کم اور تمام مخلوقات سے زیادہ جانے چنانچہ
تاج المفسرین والمحدثین صاحب تفسیر فتح العزیز نے درسورہ والضحی بمقام اوصاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

(۱۴۲)

تمام ان ابیات کو کمال لطف سے بیان کیا ہے گویا مضمون خاتمیت نبوت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو مثل نگینہ جڑ دیا ہے اور آب و تاب عالمتاب رسالت مآب کو تمام عربی و فرنگی و عجمی

مثل آفتاب نصف النہار کے روشن کر دیا چنانچہ اول اوصاف باوصاف آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم میں مفصل رقوم ہو چکا ہے فقط **فائدہ** حیف صد حیف کہ بسیارے

از طبقات کم علم دور از انصاف و عقل حتی کہ بعضے حضرات خوش فہم منسوب بعلم

و فضل بھی در فہم مطلب آیہ سورہ کہف ۱۶ پارہ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ

إِلَٰهٌ وَاحِدٌ میں بمقتضای عالم بشری یا از راہ غلطی یا خود راہی بطوفان نافہمی غوطہ

کھایا ہے کہ طبع آزمائی کو کام فرمایا کے کہتے ہیں کہ درحقیقت آدمیت و کیفیت بشری

اور انسانیت میں ہم سب برابر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر البشر برابر ہیں معاذ اللہ منہا

کہ اس قسم کے کلمات کفار بد اطوار بھی بے شمار قرآن مجید میں در پارہ ۱۸ سورہ مومنون

مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وغیرہ موجود ہیں اور سوای اسکے بھلا کہیں

بشر با بشر ساتھ خیر البشر بے شر کے صورتا اور تحریرا اور تلفظا بھی یکسان اور برابر ہو سکتا ہے

معنا اور حقیقتا اور کیفیتا کا کیا ذکر ہے کجا ذرہ کجا آفتاب کجا نقطہ کجا کتاب مصرع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ❊ **بیت** خیالات نادان خلوت نشین ❊ بہم میکند

عاقبت کفر و دین ❊ **بیت** صفا ہست در آب و آئینہ نیز ❊ ولیکن صفا را بباید تمیز

(۱۴۳)

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا [illegible]

یعنی بظاہری صورت صفائی مین صفائی پانی اور صفائی آئینہ برابر ہے مگر بان
درحقیقت صفائی اور ہے اور صفائی آئینہ اور ہے چنانچہ پھول ہونیمین گل گلاب
باآب وتاب اور نیز دیگر پھول باتاب برابر مین مگر بان گل گلاب کچھ اور ہے جیسے شرمندہ
کن تاب آفتاب جناب رسالت مآب ہین اور دیگر انبیا علی نبینا علیہم السلام باتاب کچھ
اور ہین گو نبی اور رسول ہونیمین سب انبیا علیہم السلام برابر ہین جیسا کہ یہ سورہ توبہ و
فتح وصف هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ تا آخر معہ دیگر آیات بینات کے
اس عالی مکان آب وتاب کما حقہ گواہ ہے ترجمہ یعنی وہی اللہ ہے بڑی عظمت اور شان
والا جسنے بھیجا اپنے رسول کو واسطے ہدایت مخلوق کے دین حق دیکے تاکہ وہ رسول
اوپر کر دے اس دین حق اور غالب کو اور سب دینونسے اور واسطے ثبوت اس عالی حقیقت
کے اللہ ہی کی گواہی کافی اور وافی ہے گو بڑے برا مانین منکر فقط اگرچہ از قسم خصوصیات
ہو نہ بڑی بات سے مگر بان از غیب عطا شدہ کو بعینہ قلمبند کرنا ضرور ہے غالبا صاحب
فہم حق پسند بدل پسند فرمائین اور نیز خود پسند از نجاست بدگمانی و نافہمی پاک
ہوجائین یعنی إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ از قسم جنس ہے جیسے حیوان اور یُوحَىٰ إِلَيَّ
فصل ہے جیسے ناطق پس جیسے افضل ہونا ذات وصفات مین نرے انسان کا
نرے حیوان سے جو از راہ جنس جملہ حیوانات ذلیل و خوار مثل بیل وغیرہ کو شامل ہے

سب پر بخوبی روشن ہے جیسا جناب مولانا فرماتے ہیں **بیت** غیر فہم و جان کہ در

گاو خر ست ؛ آدمی را عقل و جان دیگر ست ؛ ایسا ہی بلکہ زائد اس سے افضلیت

اور مقبولیت جناب خاتم رسالت بلکہ ہر صاحب کرامت اور ولایت جو کمتر از ذرہ

اوس آفتاب رسالت مآب کے ہیں نزدیک نوع انسان سے از عرش تا فرش سب پر بخوبی

ظاہر اور باہر ہے تو آنحضرت معدن نبوت کے عالی درجہ اور بلند مرتبہ ہونیکا کیا ذکر ہے

کہ وہ سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیا علیہم السلام سے افضل اور اشرف

بنی نوع انسان ہیں نیز افضل ہیں چنانچہ مولانا بھی فرماتے ہیں **بیت**

باز غیر عقل و جان آدمی ؛ ہست جانی در نبی و در ولی ؛ پس اسصورت میں فضیلت (افضل)

اور مقبولیت اکمل اوس جان جہان دارو ایمان تبہ اعلی فائز مدارج فکان قاب

قوسین او ادنی فخر انبیا علیہ افضل التحیۃ والثنا کہ مطلق نوع انسان و بشر سے

جو گویا از قسم جنس ہے کروروں درجہ بل بحید و بے عد مرتبہ ہر کس و ناکس پر روشن تر

از آفتاب روشن ہے مگر ہان اگر کوئی تاریک دل گم کردہ منزل اوس افضل رسل برگزیدہ

جز و کل محبوب خدای عز و جل کا عالی درجہ نہ سمجھے اور تاب دیدار اوس آب و تاب

آفتاب عالمتاب کی نہ لا سکے تو یہہ اور بات اور ہے کہ ہرگز اس سے اونکی عظمت اور افضلیت

میں معاذ اللہ منہا کچھہ نقصان نہیں آتا **بیت** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمہ آفتاب را

ف [illegible] اہل ایمان بھی مرتبہ کس و ناکس [illegible] افضل ہیں تو آنحضرت [illegible] تمام انبیا علیہم السلام سے بھی بہت افضل ہیں [illegible] جیسا جناب مولانا فرماتے ہیں **بیت** [illegible] ۱۲

چہ گناہ است ؛ اور بلاشک سنگدلی اور سیاہ قلبی بہ خواز از فراغبتہ محبت دنیا مردار کی

مانع دیدار تاب دار رسول مختار مقبول پروردگار ہے **بیت** سست پیمانیکہ کہ شب

جولان کنند ؛ کی طواف شمع ایمان کنند ؛ درحقیقت جبکی کہ اصل دید باعث

نقصان اور فتور درحقیقت دید کے لایق دیدار انوار پروردگار کے نہو تو وہ بلاشک

وشبہہ معذور اور مجبور بلاقصور ہے جیسے چمگادڑ کہ روشنی آفتاب سے اوسکی آنکھہ ہی نہین

کھلسکتی ہے دیکھنے روشنی کا کیا ذکر ہے اسیواسطے اللہ والے جو دولت آب وتاب انوار جناب

رسول مختار سے بے نصیب اور محروم ہین اونکو بھی برا نہین سمجھتے بلکہ اونکے حال پر اختلال پر کمال ملال اور

تاسف فرماتے ہین کہ یہہ لوگ کیسی نعمت سے محروم ہے قابل رحم ہین اور خود ظاہر ہے کہ بیمار گرفتار

عارضہ بخار کو لذت مٹھائی اور لطف ترشی سے کیا سروکار ہے جیسے گندہ دماغ کو سیر باغ

اور چشم حسد مہ رسیدہ کو روشنی چراغ حسد گونہ ناگوار ہے اور درحقیقت مشابہت افضلیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ انسان کے صرف صورت افضلیت رسول الثقلین

جہان پر انسان مین ہے نہ حقیقت افضلیت مین و رتہ کجا حقیقت واصل افضلیت

رسول مقبول ہر دو جہان بر انسان و کجا افضلیت انسان بر حیوان کہ فرق زمین و

آسمان کا ہے **مصرعہ** چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ جیسا مولانا فرماتے

ہین **نظم** گر بدیدے حس حیوان شاہ را ؛ پس بدیدے گاو وخر اللہ را ؛ غیر فہم و

وفہم و جان کہ در گاو خر است ** آدمی را عقل و جان دیگر است ** باز غیر عقل
و جان آدمی ** ہست جانی در ولی و در نبی ** گر بصورت آدمی انسان بدے
احمد و بوجہل پس یکسان بدے ** آن یکی شیر یکہ آدم میخورد ** وان یکی شیر یکہ آدم میخورد
ناکسان را دیدۂ بینا نبود ** نیک و بد در دیدشان یکسان نمود ** ہمسری با انبیا
بر داشتند ** اولیا را ہمچو خود پنداشتند ** گفت اینک ما بشر ایشان بشر **
ما و ایشان بستۂ خوابیم و خور ** این ندانستند ایشان از عمی ** ہست فرق
درمیان بے منتہی ** این خورد گردد پلیدی زو جدا ** وان خورد گردد ہمہ
نور خدا ** این خورد زاید ہمہ بخل و حسد ** وان خورد زاید ہمہ عشق احد **

١٤٧

اور جو کہ دین محمدی بعد دین عیسوی کے ظاہر ہوا اور بعضے عیسائی بمقتضای عالم بشری
یا بواسطہ وساوس شیطانی یا خطرات نفسانی یا نافہمی از حکم ربانی کی
حضرت عیسی کو حسب کریمہ آخر پارہ ۶ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْمَسِیْحُ
ابْنُ مَرْیَمَ وایضا کریمہ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ ونیز کریمہ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ
اِنْتَہُوْا خَیْرًا لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَہٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ خدا اور بعضی خدا کا
بیٹا کہتے تھے اور بعضی تین خدا کہتے تھے ایک خدا حقیقی کو اور ایک حضرت عیسی
علیہ السلام کو اور ایک روح القدس کو واسطے خدا بے برحق نے سب کے کلمات معدوم

اور کفر کو رد کر کے فرما دیا کہ معبود برحق وہی اکیلا خدا ہے پاک ہے اولاد سے اور
دو تین ہونے اپنے مثل سے تمہارے تئین یہی بہتر ہے کہ ہرگز تین خدا اور عیسی کو بیٹا خدا کا
کہو کیونکہ یہہ کفر صریح اور شرک قطعی ہے معاذ اللہ منہا بلکہ حضرت عیسی بندہ اور رسول خدا
کے ہیں لہذا خداوند کریم حکیم و رحیم نے از راہ کمال عنایت و غایت شفقت بحال امت
محمدیہ کہ مبادا اون بدعقیدہ کے کفر اور شرک کی ہوا بس انمین بھی آجاوے اور یہہ بیجا
بدگمانی اونکے دلمین ایسی سما جاوے کہ پھر نکلنا اوسکا دشوار ہو جاوے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ارشاد کیا کہ ای محمد کہدو اپنی امت سے کہ مجھکو ہرگز خالق اور خدا بجانو
بلکہ مخلوق اور بندہ خدا ہوں مین مثل اپنے سمجھو خبردار ہرگز مجھکو خدا تسو نکرو نہ کبھی
یہہ کلمہ زبان پر نلانا کہ یہہ شرک تو بڑی ہے اور مشرک سے خدا بہت بیزار ہے کہ مستحق انواع
عذاب نار ہے فقط اسیواسطے کہا ہے **مصرعہ** نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق

جیسا بخبر یہہ سورہ نسا پارہ ۵ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک
لمن یشاء ترجمہ یعنی اللہ تعالی ہرگز نہ بخشیگا شرک کرنیوالیکو اور سوا اوسکے اور کیسا ہی
گنہگار ہو اوسکو بخشیگا فقط ارشاد ہے ہان بیشک میرا تمہارا مالک خالق مطلق وہی ایک
خدای برحق ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اور سوا اوسکے اور کسیکی بندگی و پرستش وا نہیں
چنانچہ اسی قسم کی ہدایت کرنیکو مجھے نبی آخر الزمان اور خاتم الانبیا بنایا اور بکریمہ سورہ

والنجم وغیرہ فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبدِہٖ مَا اَوحیٰ تا آخر انواع اور اقسام کی رحمت و
عنایت اور وحی محبت نازل فرما کر سب اہل شرف سے زیادہ مشرف و ممتاز فرمایا
لہذا جملہ انسان کامل الایمان بلکہ سب انبیا علیہم السلام اور تمام ملائکہ مقربین سے بھی
بدرجہا اعلیٰ و اشرف و افضل ہوں اگرچہ صرف مشارکت صورت جسمی اور تحریر
رسمی کے شراکت ساتھ ہر آدمی کے بھی رکھتا ہوں نہ بعنوان حقیقت انسانی و کیفیت
روحانی کے جیسا بالا مذکور ہے

ف ١٠

(١٤٩)

ف ١٠ اور جناب باری نے بلفظ قُل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسواسطے ارشاد فرمایا اور خود وگمراہوں کو گمراہی سے باز رکھا کہ جو کوئی ازراہ
کمال اعتقاد دلی یا خوشامد ظاہر کسی کی نہایت درجہ تعظیم کرتا اور غایت مرتبہ کے
الفاظ تکریم کہتا ہے تو اوسکی غرض اصلی کمال خوشنودی اور رضامندی شخص
ممدوح کی ہوتی ہے مگر جب وہ ازراہ ناخوشی منع کر دیتا ہے کہ خبردار ہرگز ایسے کلمات
و تعریفات مجھے کہنا ورنہ ہم بہت ناخوش ہونگے بلکہ سزا دینگے تو یہ شخص بلا زم
یا معتقد عزیز ہو یا قریب دوست ہو یا خیر خواہ ہرگز اوس قسم کے الفاظ بھولکر بھی
زبان پر نہیں لاتا اور جو سوای ممدوح کے کوئی اور منع کرتا ہے تو ہرگز باز نہیں آتا
اس خیال سے کہ اگر ممدوح ایسی تعریف و تعظیم سے ناخوش ہوتے تو خود منع
کر دیتے

ف ١١

ف ١١ بلا شک بحث و کلام امور ناجائز شریعت غرّا میں کرنا باعث انواع

خرابی دارین سب یہ ہے کہ بحث و کلام کرنا ذات و صفات خالق کائنات اور
آنحضرت اشرف موجودات اور مشاجرات باہم صحابہ بابرکات اور مسائل جبر و اختیارات
وغیرہ امورات غیر ضروری شرعی مین کہ جسمین شارع نے بحث و کلام کرنا اور دلائل
عقلی کے دخل دینے کو قطعًا منع فرمایا ہے سراسر موجب ضلال و زوال ایمان و
اسلام کا ہے چنانچہ بہت گروہ علماء و حکماء سابقین کی کشتی نافہمی اور عقل آرائی
کی اس گرداب مین ایسی ڈوبی کہ پھر تختہ و نشان نہ لگا کہ کہان گئی کہان گئی

بیت درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار ؛ کہ پیدا نشد تختہ بر کنار ؛ جیسا کہ

سرآمد علماء و فضلاء سرخیل اتقیاء و صلحاء شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے بھی
اس قسم کے کلمات سے منع فرمایا ہے القصہ دیکھو کہ بحث در ذات و صفات جناب
سرور کائنات علیہ الوف تحیات مین بدولت کج فہمی کسان نافہم اور خیالات توہمی
حضرات ہوا پرستان خود آرا کے شدہ شدہ کہانسے کہانتک نوبت پہونچی کہ کسی کو وہ
کو مثل و مانند اوس بے مثل و بے مانند ختم الانبیاء علیہ افضل التحیۃ والثناء کے جملہ
صفات کاملہ مین ثابت اور موجود ہونیکا اقرار بجائے اصرار و اعلان اور شہرت
دہی کی کرنا زیادہ تر فرائض پنجگانہ سے بھی فرض وقت ہو گیا حالانکہ خدا نے
اوس سایۂ خدا سراپا نور و ضیا کا سایہ بھی نہ رکھا کہ مبادا کوئی گرفتار وہم و خیال

دور از حقیقت حال اوس محبوب ذو الجلال کے مثل اور مانند ہونیکا کہین وہم وخیال

کرے اور ناحق اس بلامین مبتلا ہوجاوے اور سرمایہ زندگی وبندگی کو برباد کرجاوے

پس اور دوسرے نبی مانند اور مثل اوس بے نظیر بے مثل کے موجود ہونیکا کیا ذکر ہے خوش گفت

ہر کہ گفت **نظم** یہہ تھی رمز جو اوسکے سایہ نتھا ۞ کہ رنگ دوئی وان سمایا نتھا ۞

عجب کیا جو اوس گل کے سایہ نہو ۞ کہ تھا وہ گل قدرت حق کی بو ۞

والعلم یہہ بلا قہر خدا ان حضرات تابعداران ہولکے کیونکر دست بداماں جان ہو گئی

اور یہہ نجاست بدعقیدگی خواری دارین کی کیسی لکے دل و جان مین سما گئی کہ گویا سیاہ

وسفید کی تمیز قطعاً جاتی رہی مقام کمال افسوس کا ہے کہ جو کوئی کسیکا اوستاد

یا پیر صاحب ارشاد ہوتا ہے تو اوسکے اعتقاد کامل مین در تمام جہان ہرگز اوسکے

اوستاد اور پیر کی برابر نہین ہوسکتا گو اوس شہر مین درحقیقت ویسے بلکہ بہت

افضل اور بہتر اوس سے ہزاروں ہوتے ہین اور درحقیقت بغیر ایسے اعتقاد کامل

کے شاگرد کو اوستاد اور مرید کو پیر سے ہرگز فائدہ مقصود نہو گا مگر حیف اور صد ہزار

حیف کہ جنپر یہہ حضرات ایمان لائے اور اونکی امت تابعدار ہونیسے اور سب

امت سے بہتر کہلائے جیسا ۴ پارہ مین ارشاد ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ

یعنی اے امت محمدیہ تم سب امت سے بہتر ہو اور نیز اوسکے بے مانند اور بے مثل ہونیکا

اللہ تعالی نے جا بجا فرقان مجید مین ارشاد فرمایا ہے باوصف اظہار کمال اعتقاد اور پیر
رسول ربانی اور بنابیت دعوی اتباع سنت و شرع محبوب سبحانی کے کیون کر
ہوا پرست اور سب بے مثل و بے مانند کے چند مثل و مانند ثابت کرتے شہرت دیتے
ہین تو اس سے زیادہ رسوائی اور خواری اور کیا ہوگی ہان شاید ان حضرات تو ہم ہزار
بانواع نافہمی گرفتار کے کان و زبان سے سوای اور آیات بینات کے جو صاف صاف
صاف بحال اوصاف با وصاف اور خاتمیت نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر
بحا حقہ ناطق ہین کریمہ خاتم النبیین بھی نہین گذری یا دیدہ و دانستہ
نادیدہ و ناشنیدہ ہو کے برباد گئے ورنہ یہ آفت و مصیبت نادیدنی و ناشنیدنی
مین مبتلا ہو کر ہرگز سرمایہ زندگی و بندگی کو کبھی نادانی کم نکرتے اور بار صدہا خواری
و ذلت دارین کا سرارادت پر نلیتے سچ ہے اللہ تعالی ہر کلمہ گو کو بلای خواہش
نفس و ہوای ایمان بچاوے آمین آجتک کسی فریق کو خاص خواص غیب دانی اور رزق
رسانی و غیرہ صفات رحمانی مین رسول ربانی کو بھی شامل کرنا واجب و لازم ہو گیا
نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا شاید ان حضرات نے بھی سوای
اور آیات بینات کے جو دال اوپر خاص کرنے صفات غیب دانی اور رزق رسانی و غیرہ کے
ذات خداوند کریم پر ہین کریمہ پارہ ۷ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو تا آخر

وکریمہ سورہ اعراف ۹ پارہ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اور کریمہ
سورہ نمل پارہ ۲۰ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا آخر کو بھی تلاوت نہیں کیا یا
ارشاد قرانی پر یقین کامل حاصل ہوا ہوتا یا اللہ ورنہ دیدہ و دانستہ ایسی نافہمی کے کام
نہ کرتے اور ہرگز خواری و بدنامی کو نہیں سر پر لیتے چنانچہ جناب باری نے ازراہ کمال
بندہ نوازی اور نجات دہی آفات ارضی و سماوی سے برای دفع وساوس نفسانی اور
رفع خطرات شیطانی انسانی کے خود فرما دیا کہ سب کنجی علم غیب کی خدا کے پاس ہیں کہ سوا
خدا کے ہرگز کوئی علم غیب سے آگاہ نہیں فقط ترجمہ کریمہ اول حتی کہ رسول ربانی سے بھی
کہوا دیا کہ کہدو ای محمد خبردار مجکو غیب دان نجانو اور ہرگز خواص خداوندی میں شامل
نکرو اگر میں غیب دان ہوتا تو جملہ صدمات و آفات جسمانی سے بچتا میں تو صرف ڈرانیوالا
شدت عذاب دوزخ اور خوشخبری سنانیوالا انواع قسم راحت جنت کا ہوں فقط
ترجمہ کریمہ دوسرا تو کہہ ای محمد نہیں ہے کوئی زمین و آسمان میں غیب جاننے والا سوائے
اللہ کے فقط ترجمہ کریمہ تیسرا بلاشک ہوا پرستی خدا پرستی کو چہڑاتی گمراہ کرتی ہے اور
چشم از حق بینی اور گوش از حق شنوی اور دل از حق فہمی بند کر دیتی ہے موافق
ارشاد کریمہ سورہ ص ۲۳ پارہ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ تا آخر یعنی
ای داود ہمنے تمکو اپنا نائب کیا زمین میں پس حکم کرو آدمیوں میں ساتھ حق پرستی اور

انصاف کرے اور ہرگز ہواپرستی کے گرد نجاوے کہ ہواپرستی راہ حق سے باز رکھتی ہے کہ راہ آدمی

سے فقط چنانچہ جناب مولانا بھی فرماتے ہین **ابیات** گوش سر بربند از ہزل و دروغ

تا ببینی شہر جان را با فروغ ؛ پنبہ وسواس بیرون کن ز گوش ؛ تا ز گردون

آیدت در دل خروش ؛ چشم بند و گوش بند و لب ببند ؛ گر نہ بینی سر حق

بر من بخند ؛ پس جب خودی اور ہواپرستی کا انبیا علیہم السلام کے ساتھ جو اشرف

مخلوق اور معصوم و بے گناہ ہین یہہ معاملہ ہے کہ خداوند کریم اونکو تنبیہ تام فرماتا اور

ڈراتا ہے اور دیگر تمام مخلوق کا جگر پانی سا بہا جاتا ہے تو پھر ہم ہواپرستونکا بیان کیا ہے

کہ جنکی رات دن خودرایی اور انواع گمراہی مین گذرتی ہے سچ ہے کہ جس آندھی سے بڑے بڑے

درخت اوکھڑ جاتے ہین بلکہ خود چیر جاتے ہین اور بڑے بڑے پتھر مثل پتے درخت کے اوڑ جاتے ہین

تو اور گھاس پھوس تنکے کس جایی خود رہجاتے ہین جیسا مولانا فرماتے ہین **ابیات**

باد در مردم ہوا و آرزوست ؛ چون ہوا بگذاشتی پیغام ہوست ؛ تا ہوا

تازہ است ایمان تازہ نیست ؛ کین ہوا جز قفل آن دروازہ نیست ؛ خلق

در زندان نشستہ از ہواست ؛ مرغ را پرہا ببستہ از ہواست ؛ چشم شحنہ

شعلہ نار از ہواست ؛ رفتہ از مستوریان عار از ہواست ؛ ذرا آنکھ

کھول کے ہوش مین ہو کر دیکھو کہ آخر خودبینی خدا نابینی اور ہواپرستی نے مردود گروہ

باشعور مسطور بالاختلاف علما جمہور کو کہیا تہ و بالا کر کے زیر و زبر کر دیا اور تمام خاص و عام اہل
اسلام مین ورخود نمائی انگشت نما کر دیا فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ پس ڈرو اور خوف پکڑو
ای صاحب دانش و بینش کے اس آفت خود پرستی سے اور مت گھمنڈ کرو اپنے علم و عبادت پر کہ
درحقیقت بے توفیق خدا از اعلم و عبادت اور عالم و عابد و زاہد ہونا راہ حق نما نہین ہوتا ورنہ
ابلیس مردود معلم الملکوت سے زیادہ کوئی راہ حق نہ پاتا اور مقبول جناب کبریا ہوتا کہ وہ از حد
عالم اور عابد و زاہد تھا حتی کہ اوستاد سب فرشتون کا تھا دیکھو آخر خود بینی خدا نہ بینی نے
اوسکو کیسا کھویا کہ ہر کس و ناکس ہر دم اوس حضر بے دم سے پناہ مانگتا اعوذ پڑہتا ہے
یعنی جناب باری نے بلاحظہ سرکشی اور خود ستائی اوس سرکش کی نافرمانی رحمانی کر کر
مقولہ کریمہ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ کہوا کر کیسا اوس
بے ادب مستحق غضب کو زیر و زبر کر دیا اور طوق لعنت حکم کریمہ سورہ حجر و ص قَالَ
فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ تا یوم قیامت
اوس گردن کش کی گردن مین ڈالکر بہزار ذلت و خواری پھٹکار دیا **بیت**
گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نکرنے سے ؛ اگر لاکھون برس سجدہ مین سر مارا تو جھک مارا
یعنی شیطان جو اوستاد اور مصحبت فرشتون کا تھا جب غرور اور خود پسندی اور خود بینی نے
اوسکو مدہوش کر دیا تو پروردگار نے اوسکے غرور کو توڑ کر بہزار ذلت و خواری پھٹکار دیا

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ نے ساتھ اپنے قدرت خود بدولت کے حضرت آدم علیہ السلام
کو بکمال عزت دیگر فرشتوں سے سجدہ کرایا مگر ابلیس نے از راہ سرکشی خود پرستی جب سجدہ نہ کیا
تو جناب باری نے فرمایا کہ تو نے عدول حکمی ہماری کیوں کی یا از راہ غرور اور تکبر کے یا تو
آدم سے افضل اور بہتر ہے کہا میں آدم سے بہتر ہوں کہ مجھکو تو نے آگ سے پیدا کیا اور
آدم کو مٹی سے اور آگ مٹی سے افضل ہے تو افضل کمتر کو کیونکر سجدہ کرے فقط سبحان اللہ
کیا خوب جسکا کھانا اوسکو گھڑا پس شان عظمت جناب ذو الجلال کی جلال میں آگئی
گویا ابلیس کی کمبختی تا روز قیامت آگئی پس جناب باری نے عتاب فرمایا کہ تو ہمارے بہشت
سے نکل کہ بباعث نافرمانی کے تو مردود ہوا اور پھٹکار آگیا قیامت کے دن تک فقط چنانچہ مولانا
معنوی فرماتے ہیں **ابیات** علت ابلیس انا خیر بودہ است ٭ وین مرض در نفس ہر مخلوق
ہست ٭ علم چون بر دل زنی یاری شود ٭ علم چون بر تن زنی ماری شود ٭ ای بسا
عالم ز دانش بے نصیب ٭ حافظ علم است آنکس نے حبیب ٭ صد ہزاران فضل
دارد از علوم ٭ جان خود را می نداند این ظلوم ٭ در حقیقت غلبہ خواہش نفسانی
و بر حالت انسانی کے چندان مقام بہ دو اور تعجب کا نہیں ہے جیسا کہ جناب باری تعالی
حضرت یوسف محبوب سبحانی کو تنبیہا اور ہدایتا برای امت محمدیہ کے در سورۂ یوسف
ارشاد فرماتا ہے وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ تا آخر یعنی اور میں پاک

کہتا اپنے جی کو کہ وہ سکہاتا ہے برائی مگر رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب بخشنے والا

مہربان ہے فقط پس ہرگز نفس کے کہے پر چلنا روا نہیں جیسا مولانا بھی فرماتے ہین

ابیات گر نماز و روزہ میفرمایدت ❊ نفس مکارست و مکری زایدت ❊

مصحف و سالوس او باور مکن ❊ خویشتن را همسر و همسر مکن ❊ بت شکستن

سہل باشد نیک سہل ❊ سہل دیدن نفس را جہل است و جہل ❊ الغرض

خودی و ہوا پرستی کا نرالا رنگ ڈہنگ ہے کہ کہین کچھہ رنگ ہے اور کہین کچھہ

ڈہنگ ہے ہرکس و ناکس اللہین ہمسنگ سے تنگ اور دنگ ہے پس **بیت**

دشمن راہ خدا را خوار دار ❊ دزد را منبر منہ بر دار دار ❊ اور تماشا دیکھو کہ خود رائی

اور سخن آرائی یہان تک مستحق وبال ہے کہ جنکو سین اور شین مین بھی تمیز نہین ہے

کہان تک نوبت پہونچائی کہ صبح و شام پہر خاص و عام باعلان تمام کہتے پھرتے

ہین کہ چارون مذہب حقہ کہ اصل اونکی کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ ہے

اور نیز اونمین لاکھون علماء کامل اور اولیائے اکمل محدث و مفسر گذرے ہین

باطل ہین بلکہ بکمال بے ادبی چارون اماموں کو جو مقتدائی خلق اللہ ہین اور آیۃ

من آیات اللہ ہین یاد کرتے ہین معاذ اللہ منہا سبحان اللہ سعدی اہل حق نے

حق فرمایا **ابیات** ز جاہل حذر کردن اولی بود ❊ کز و ننگ دنیا و عقبی بود ❊

بجاہل گر زیدہ بپون تیر باش ؛ نیا میختہ چون شکر شیر باش ؛ سرجاہلان بر سیرا دار بہ ؛ کہ جاہل بخواری گرفتار بہ ؛ اور جو کسی صاحب اہل علم نارسیدہ مرتبہ اجتہاد نے بمقتضای عالم البشری اسبات مین کچھ گفتگو اور ہیچ آزمائی او خود نمائی کو اگر کام فرمایا ہے تو وہ بات کچھ اور ہے کہ بے علم کو اوسکے چال خیال پر عمل کرنا نچاہیے اور نیز اوسکے جواب مناسب بھی اہل علم نے از قسم جواب ترکی بترکی دیے ہین مگر ہان درحقیقت محقق اور محدث او مفسر کامل بمحبت خدا ایمان باذل تقوی شعار کمال پرہیزگار صاحب اجتہاد کو البتہ یہہ رتبہ حاصل ہے کہ اگر خود کسی امام کی پیروی او تقلید نکرے تو روا ہے مگر ہان عوام کو اس بات کی ہدایت او تاکید کرنا ہرگز ہرگز روا نہین کہ وہ بیشک راہ حق سے بہجانیگے او صدہا خرابی مین پڑجانیگے حسب مضمون اس شعر کے **شعر** گرچہ المجذوب از حق آگہ است ؛ تابع المجذوب بیشک گمرہ است ؛ چنانچہ سرامد محدثین و مفسرین شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز وغیرہ اہل خاندان کہ جن ذی شان عالیخاندان کی بدولت تمام ہندوستان دولت و نعمت حدیث و قرآن الاثنا

توبجای خود روا تھا مگر تاہم اون سب مقتدایان زمان نے ہرگز نہ خود بےتقیدی
اختیار کی اور نہ کسی گروہ خاص و عام مین اسکی شہرت دی اور ہدایت کی پس
اگر وہ اہل حق بےتقیدی اور عدم پیروی مذاہب اربعہ کی حق جانتے تو ہرگز اوسکی
شہرت اور ہدایت مین کوتاہی نفرماتے اور گمراہی تمام مخلوق الہی کی کہ سارا جہان
مقلد مذاہب اربعہ کا ہے اصلا گوارا نکرتے جیسا کہ تمام ہندوستان بل عربستان کو
اونکے کامل الایمان اور دفن حدیث وتفسیر نہایت ماہر ہونے پر اعتقاد کامل ہے
حالانکہ وہ سب خود حنفی مذہب تھے اور باوصف حنفی مذہب ہونیکے بحکم قدر جوہر جوہری
شناسد ہمیشہ از بس مداح وثنا خوان ہر چہار امام و مذاہب اربعہ کے رہے خصوصاً
مذہب حنفی کے پس بلا شک یہہ چارون امام مثل چہار عناصر واسطے قوام وجود
اسلام کے کماحقہ ناصر اور رونق افزا ہوئے کہ لاکھون بل بےحد وشمار مسائل قرآنی
اور حدیث رسول ربانی باعانت وعنایت ایزدی وتوجہات محمدی بواسطے قوت
علمی اور تقویت کمال باطنی کے نکالکر ہزارون مسائل فقہ اور کتب فقہ بیان فرما کے
اور راہ حق طالبان حق کو دکھاگئے ورنہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے راہ حق
پانا کار خواص کا بھی نتھا چہ جای عوام گرفتار اوہام مصداق کریمہ اُولٰئک
کالانعام کا چنانچہ تاج المفسرین والمحدثین شاہ صاحب ممدوح نے بہت

مقام پر وصف ائمہ اربعہ عالیمقام کا فرمایا ہے منجملہ انکے ایک یہہ ہے کہ در تفسیر عزیزی
بسورہ سبح اسم ربک کلمہ فضلہ کے بکمال عمدگی کیا عمدہ نکتہ اجتہادی حضرت امام اعظم رح
سے نقل فرمایا ہے جسکا جی چاہے دیکھے کہ اس مختصر میں گنجایش ایسے مراتب کی تحریر کی
نہی چنانچہ لاکھوں مسئلے ونیز روایات کتب فقہ سے لکھے جاتے ہیں اور کوئی آیت
وحدیث بغیر روایات فقہ کے مرقوم نہیں ہوتے شاید حضرات مدعی عدم تقلید نے
فتوی کا نام بھی دیکھا سنا نہیں پس علاوہ تقریرات علمی کے ای حضرات
خوش فہم ازراہ راست گذشتہ براہ بیراہی درساختہ ذرا درست فہمی اور حق
بینی کو کام فرما کے خود رائی کو بالائی طاق رکھدو اور خوب غور کرو کہ جہان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم موجد اسلام و ایمان پیدا اور نبی ہوئے اور قران مجید سی
روشن کتاب شرمندہ کن تاب آفتاب آپ پر نازل ہوئی اور سارے جہان مین
وہانکی بدولت دولت علم قرانی اور حدیث رسول ربانی پہونچی اور چشمہ اسلام
و ایمان کا تمام عالم مین جاری اور ساری ہوا اہل سارے جہان کے علما و فضلا
اور اولیا اللہ اور غوث اور قطب اور ابدال اور اوتاد ہر سال بزیارت بابرکت
وہانکے مشرف ہوتے چارون مصلے موجودہ ائمہ اربعہ پر نماز ادا کرتے رہتے اسیں آجتک
کوئی ایسے صاحب علم علمای کاملین مفسرین و محدثین و محققین حرمین شریفین

زادہا اللہ شرفا سے پیدا نہیں ہوئے جو خلاف حدیث رسول اللہ اور کتاب اللہ کی ان چاروں
مصلوں ائمہ اربعہ کو قایم نہونے دیتے اور ان چاروں مذاہب حقہ کا بطلان کرتے اور
نہ دیگر علماء ہر ولایت کو اسقدر استعداد علمی اور پیروی دینی حاصل تھی جو اس بابمین
کلام کرتے اور نام تقلید صفحہ جہان سے مٹاتے نعوذ باللہ من ہذا البلاء کہ یہہ سب خرابی اور
بربادی نافہمی اور خودرائی نے برپا کی ہے بچا دے اللہ تعالی اس آفت سے ہر کلمہ گو کو
آمین چنانچہ فقیر طلبہ وعظ قرآن مجید و حدیث شریف جناب مولانا و مخدومنا مقتدای
خاص و عام فخر خاندان کرام جناب حاجی محمد اسحق صاحب خاتم المحدثین کہ ہمچو
نگین برخاتم رونق وہ جملہ علماء محدثین و مفسرین کاملین ہندوستان کے تھے
سالہا سال وہان رہا چنانچہ ہر حال و قال جلسہ وعظ مین وقت بیان مسائل دینیہ کی کمال
تاکید پیروی مذاہب اربعہ خصوصا مذہب حنفیہ کی فرماتے تھے اور بجز اہانت طریقہ
سیئہ تقیدی یا عوام گرفتار اوہام کی کبھی کوئی حرف اوسکی مذمت کا ارشاد نفرماتے اور کوئی
مسئلہ بجز مسند کتب فقہ صرف حدیث شریف سے نقل و ارشاد نفرماتے چنانچہ ایکبار روبرو
فقیر کے در مدرسہ پورانے کسی نے ایک مسئلہ فقہ کا پوچھا جواب فرمایا جب وہ لکھنے لگا
تو فورا الماری کتب خانہ سے کتاب فقہ لاکے وہ مسئلہ نکالکر اوسکے آگے رکھدیا کہ اس سے
نقل کرو فقط اس سے یہان بکمال احتیاط جناب ممدوح اور اعتماد علم فقہ بکثرت

سمجھتا اور سوچتا ہے پس چاہیے تامل تعجب ہے کہ مدعیین کامل اور مفسرین اہل حدیث کے
سبب سے ہندوستان میں رونق علم قرآنی اور حدیث دانی پہلے اوتنا تو اوپر علم فقہ کے
یہہ اعتقاد بدل ہے اور بہت عوام گرفتار اوہام بل خوانده برای شہرت و نام کا یہہ
حال ہے کہ ہر زمان اغوای ہوا پرستان اہانت مقتدایان زمان چون لقمہ لذیذ
در دہان ہے اور ہر وقت ترغیب بقیدی اور حقارت علم فقہ اور فقہا کی زبان پر ہے
گو سراسر دولت ایمان کا نقصان و زیان ہے پس مقام غور ہے کہ یہہ سب باتین
جو صاحب آپکو بڑا محدث و محقق و متقی سمجھتے ہوں اور شاگرد اوس خاندان عالیشان کا
جانتے ہیں بکمال تاکید عموماً بقیدی کو عوام الناس میں رواج اور رونق دیتے ہیں
اور علم فقہ اور فقہا اور چارون امام صاحب اجتہاد کی صد ہا برائی گوش
فرماتے ہیں بل انواع قسم کے فتنہ و فساد آور خرابی امور دینی عوام الناس
میں ڈالتے ہیں حتی کہ جماعت ہر مسجد کی ٹوٹ گئی اور باہم انواع قسم کے
پھوٹ پڑ گئی اور جیسی تاکید شدید اہتمام و انتظام جماعت میں شرعاً ہے
سبکو خوب معلوم ہے اور سیر لطف یہہ ہے کہ ہزار اصرار اور بکمال گرمجوشی سے
شاگردی جناب ممدوح کا بھی روبرو ہر کس و ناکس کے پیش کرتے ہیں در حقیقت
اس لباس میں مخلوق الہی کو زیر و زبر فرماتے ہیں معاذ اللہ منہا مصرعہ

[illegible]

(۱۶۲)

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ محال خوف حکم حاکم رحق سے دل کا پل جگر
پانی سا بہا جاتا ہے کہ مبادا یہہ حضرات دور از راہ حق نا حق مصداق کریمہ سورہ روم
مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ تا آخر و کریمہ ۸ پارہ سورہ انعام وَاِنَّ کَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ
بِاَهْوَآئِهِمْ تا آخر نہو جائین اور سرمایہ زندگی و بندگی کہین برباد نکر جائین ترجمہ
کریمہ اول یعنی جنھوں نے پھوٹ ڈالی دین مین اور ہوگئے اونمین بہت گروہ ہر فرقہ
جو مذہب اونکو پسند آیا اوسپر ریجھ رہا ہے فقط ترجمہ کریمہ دوم یعنی ای محمد
اور بتحقیق بہت لوگ بہکاتے اور گمراہ کرتے ہین اپنے خیالون اور خواہشونکے موافق
بغیر دریافت حقیقت امر واقعی کے اور بلا شک تیرا رب وہی خوب جانتا ہے
حد سے گذرنیوالونکو فقط پس اب طالبان راہ حق ناواقف علم قرانی اور حدیث
رسول ربانی کو واجب اور لازم ہے کہ ان حضرات نابرکات علیہم کی خدمت مین
عرض کرین کہ یا حضرت اس قسم کی حدیثین جو قطعا او مطلقا عموما مانع تقلید
ہر چار امام کی ہین جب آپکے اوستادون ماہر اور کامل درفن حدیث کو نہ ملین
تو آپکو کہانسے ملین یا اصل مطلب اوسکا وہ متقی حق طلب مصداق کریمہ
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ عالم ربانی ماہر علم حدیث و قرانی نہ سمجھے آپ
سمجھے یا دیدہ و دانستہ ان اہل حق نے حقنمائی سے چشم پوشی کی اور گمراہی

(۱۶۳)

مخلوق الہی کو بدن قبول کر کے راہ حق نہ بتائی فقط عیاذا باللہ من ہذہ البلا
حالانکہ ہندوستان مین اصل وایجاد ہدایت اور طریقہ نصیحت کا اوسی
خاندان عالیشان سے ہے جا بجا چون روشنی آفتاب پھیل گیا اس سبب اون برگزیدہ
درگاہ ذوالجلال کے باطل اور عاطل ہونا ان سب احتمالات باطلہ کا روشن تراز
روز روشن ہے فی الواقع بعد تلاش بسیار اور دیکھنے اقوال علما کبار وابرار کے
باعث ایسی خرابی اور خودنمائی کا بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب پروردگار کو
بباعث نجاست قلبی اور زیادتی گندگی بد عقیدگی مخفی ولی کے کسی کے گندگی
باطنی اور رسوائی و پردہ دری منظور ہوتی ہے تو اوس کوتہ اندیش ناعاقبت
کمبخت کی زبان طعن بحق حق رسیدگان دراز کراتا ہے اور ہر خاص و عام مین
اوسکو انگشت نما فرماتا ہے حسب ارشاد جناب مولانا **بیت**

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۞ میلش اندر طعنہ پاکان برد ۞

اسیطور جس صاف دل صفا منزل خدا آگاہ کی پردہ پوشی منظور ہوتی ہے
تو اوس سے بدونکی برائی بھی نہین کراتا ہے بھلونکی برائی کا کیا ذکر ہے **بیت**

چون خدا خواہد کہ پوشد عیب کس ۞ کم زند در عیب معیوبان نفس ۞

فی الواقع سچے نبی کا ارشاد سچا ہے کہ آخر زمانہ مین ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ پچھلے

(۱۷۲)

بیگانہ ما عاقبت کیش انکے لوگون عاقبت اندیش پر طعنہ زن اور بدظن ہوں گے اور ناحق
اپنی عاقبت اور عافیت خراب کرینگے فقط بلا شک جو کوئی بد دولت آفت بید یعنی
خود بینی خدا بینی کے دولت حق بینی سے محروم رہا وہ گویا سرمایہ زندگی و بندگی کو تباہ
کر چکا اور بار صد ہا ندامت و حسرت کا سر پر لیا اور ہزاروں خواری و ذلت و رسوائی کا
مستحق ہو چکا **بیت** تہی آئی تا پر معانی شوی ؛ نمیگنجد اندر خدائی خودی
پس جب عوام بل خواص کو موافق مسائل صاف صاف کتب فقہ کے جو کلام اللہ اور
حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے بامداد کیفیت باطنی اور تقویت
ایمانی اور قوت علمی کے نکالکر ذریعہ ہدایت تمام مخلوق خدا کا ٹھیرایا ہے تاہم راہ راست کے
چلنا اور عمل کرنا دشوار ہو گیا ہے تو بحالت خود رائی اور دنیا طلبی وغیرہ صفات مذمومہ
ذمیمہ کے جو چشم پوش راہ حق سے ہیں چنانچہ اکثر حضرات مدعی بے تقیدی بے بہرہ از دولت علمی و
عملی از سر تا پا مبتلا اس بلا میں ہیں تو کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے مسائل خلاف
احکام فقہ نکالکر اوس پر عمل کرنا اور مخلوق الٰہی کو اوس پر چلانا بغرض لانا بلا تردد چاہ گمراہی میں
گرنا گرانا ہے خوب کہا جسنے کہا **مصرعہ** او خویشتن گم است کرا رہبری کند ؛
سبحان اللہ چلو کہا نیکو ہو نہ چاہے سچ فرمایا جناب مولانا صاحب نے **ابیات**
علت بدتر ز پندار الکمال ؛ نیست اندر جان تا ای مغرور ضال ؛ زان نمی پرہ دل شبو ...

ف
یعنی کوئی خرابی برابر آدمی کی خود رائی
اور بیباکی ہزاروں زیادہ ہیں سے
کہ اپنی سمجھ بدولت بیباکی دینی اور
دنیوی سے محروم رہتا ہی اور
رسوائی دارین کی سر پر لیتا ہے
منہ

ہوتے ہین اوس سے کھال پر اون لوگونکے جو ڈرتے ہین اپنے ربسے پھر نرم ہوتے ہین اونکی
کھالین اور اونکے دل اللہ کی یاد پر یہی راہ دینا اللہ کا اسطرح راہ دیتا ہے جسکو چاہے فقط
ترجمہ آیتہ وم کیا وقت نہین پہونچا ایمانوالونکو کہ ڈرجائین اور کانپ جائین دل اونکے
اللہ کی یادسے فقط بلاشبہہ سبب ضلالت وگمراہی اور موجب غفلت وتباہی مخلوق الٰہی کا
یہی ہے کہ جو کوئی خوف خدا سے نڈر ہوکے یاد خدا اور تلاوت کلام اللہ سے در پردہ جی چھپاتے
اور جان بچاتا ہے آنکھہ چراتا ہے تو خداوند کریم بھی شان غضب وجلال کو کام فرماکر
اوسپر ایک شیطان مسلط کردیتا کہ وہ اوسکو راہ حقسے کھو دیتا ہے اور یہہ شخص جانتا ہے کہ
مین راہ حق پر ہون جیسا کہ یہہ سورہ زخرف ۲۵ پارہ مین ارشاد ہے ۔ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ
الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ تا آخر یعنی جو آنکھہ چراوے دل چھپاوے رحمن کی یاد
سے ہم اوسپر تعین کریں ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی اور وہ اونکو روکتے ہین راہ حقسے
اور یہہ سمجھتے ہین کہ ہم حق پر ہین فقط مقام سخت حیرت بل کمال غیرت وعبرت اور شرمانے
اور دریاے عرق ندامت غرق ہوجانیکا ہے کہ جناب باری کمال جوشش رحمت شان
غفاریکو کار فرما کر ہم گنہگارونکو توبہ اور مغفرت کی رغبت دلائے اور معصیت سے نفرت
کرائے اور غبار گناہ جو آسمان تک پہونچا ہے آب رحمت سے بکلی مٹاتا اور انواع قسم کی عنایات
کی لذت چکھاتا ہے تاہم ہم پشیمان دست وگریبان بیزار خواری حیران وپریشان سرگرم توبہ

تگرین بلکہ مانند خران گریزان از کسان آب و دانہ خواران اور وفور رحمت رحمان سے ایسا

ہین حسب ارشاد جناب مولانا صاحب **بیت** تو مرا چون یان مثال مادران ؛

تا گریزان از تو مانند خران ؛ درحقیقت عقیدت شان غفاری جناب باری پر اعتماد

کامل ورد دل حاصل نہین ہوا ہے حسب کریمہ ۱۱ پارہ الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ

الآیۃ یعنی کیا جان نہین چکے کہ اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے اپنے بندہ کا بعد آرزو اشتیاق

ورنہ بگریہ قدم از رحمت رحمان افتان وخیزان ہر جانب گریزان مانند خران

وہمہ دم بطوفان عصیان دست وگریبان نہوتے اور حسب حکم کریمہ پارہ

وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا تا آخر سے قطعاً روگردانی

نکرتے ترجمہ یعنی دوڑو بخشش پر اپنے رب کے اور جنت جسکا پھیلاو ہے مانند آسمان

وزمین کے تیار ہوئی واسطے تابعدارون پرہیزگار کے چنانچہ کریمہ اخیر پارہ

چھٹے اس مدعا کی بخوبی گواہی دیتی ہے افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ غفور رحیم

یعنی غفور رحیم باعث کمال شفقت تمام اور عنایت تام کے جو واسطے رسول

کریم ہم گنہگارون پر ہے فرماتا ہے کہ ای غفلت کردار بانواع خرابی امور دنیا

گرفتار دل معمور از نجاست محبت دنیا مردار مغفرت پروردگار کے خواستگار

عقل تمہاری کہان گم گئی اور سمجہ تمہاری کہان جاتی رہی جو سچی پکی توبہ خالص دل سے

روبرو اللہ کریم رحیم کے نہین کرتے تاکہ وہ غفور قبول فرماوے اور سب گناہ بخشے

وبیحد وحساب انواع واقسام کے انعام واکرام عطا فرماوے کہ وہ بہت بڑا بخشنے والا

مہربان ہے فقط **ف** مبادا کسی کو یہہ خطرہ شیطانی اور وسوسہ نفسانی

توبہ سے مانع ہو کہ وہ توبہ جو بعد اوسکے پھر گناہ صادر ہوا ایسی خالص توبہ ہمکو کہان

نصیب ہے پھر توبہ کرنا کیا مفید ہے فقط اس مانع توبہ کو کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ

مین بہت جا دفع فرمایا ہے اور ارشاد ہے کہ بہر حال بگناہ گرفتار اور بدکردار ہر وقت

توبہ واستغفار بجناب پروردگار کرتا رہے اور ہر دم خوف خدا سے ڈرتا رہے اور

بہر قدم مغفرت کا امیدوار رہے کہ اوسکی شان غفاری اور جوش وخروش

رحمت الہی سے کیا عجب ہے کہ ایک پل مین سب گناہ معاف فرماوے اور رحمت و

مغفرت کا مزا چکھاوے **بیت** اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار ؛ نہو اوس سے

نا یوس امیدوار ؛ چنانچہ کریمہ پارہ ۹ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

بخوبی اس مدعا پر گواہ ہے یعنی اور اللہ کریم ہرگز عذاب نکریگا اون لوگونپر جبتک وہ توبہ

واستغفار سچی بدل کرتے رہین اور خوف خدا سے ڈرتے رہین اور صدہا مرتبہ ندا

ونفرین اپنے صد ورگناہ اپنے اوپر کرتے رہین فقط یعنی جبتک خوف خدا اور ڈر

عذاب عقبی سے لذت گناہ جی سے نہ مٹ جاویگی اوسوقت تک البتہ توبہ

وندامت گناه سے بالکل سفید ہوئی اگرچہ گرد وغبار کدورت گناه کا تا آسمان بلند
ہو جاوے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حال ندامت ونفرت گناه
جو بعد صدور گناه کے ہوتی ہے وہ بھی مقدمہ توبہ اور مغفرت کا ہے اور جب
کثرت وہجوم گناه سے لذت اوسکی دلمین ایسی سمائی کہ خوف خدا اور عذاب
عقبی بالکل جی سے جاتا رہا کہ توبہ واستغفار کا کبھی خیال بھی دلمین نہین آتا توبہ
کرینگا کیا ذریعہ ثواب خدا ہے کہ ذریعہ نجات ہو توبہ وگریہ وزاری بجناب
باری تھی سو اوسکا خیال بھی جی سے مطلقًا جاتا رہا پس بلاشبہ گویا دروازہ
نجات اور مغفرت کا بند ہوگیا معاذ اللہ منہا اگر ایسے ہی حال سراپا وبال پر عمر تمام
ہوئی تو بڑی تمام ہوئی کہ جیسے سیاہی گناه چھا گئی لذت گناه دلکو بھا گئی نفرت
بھلائی کی دلمین سما گئی حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** توبہ تا ندیدہ گنہ بیزار
نشود :: بر دلش ابر رحمت بر نشود :: آن پشیمانی و یا رب رفت ازو ::
شست بر آئینہ زنگ پنج تو :: آن بشس زنگها خوردن گرفت :: گوہرش را
زنگ کم کردن گرفت :: عمر بے توبہ ہمہ جان کندن است :: مرگ حاضر غائب
از حق بودنست :: سبحان اللہ شان غفاری جناب باری کو توبہ گنہگاری دل
نجات دہی از عذاب عقاب جہنم ہوئی جو حاصل توبہ سے کیسی پیاری اور خوش آئی

ہے کہ ہر جا کلام اللہ میں بکمال شفقت و عنایت توبہ کی رغبت دلاتا ہے اور انواع قسم کی
نعمت مرحمت کرنی اور اقسام کی رحمت فرمانیکا وعدہ فرماتا ہے تاکہ سب طور کسی نعمت
کی رغبت اور کسی مسرت کی لذت اونکے دل میں سما جاوے اور نفرت لذت اور محبت دنیا کی
جیمین سے بس جاوی جیسا مثل قطرہ از دریا بسورۂ محمد ارشاد ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ
الْمُتَّقُونَ تا آخر یعنی احوال اوس جنت کا جسکے دینے کا وعدہ ہے تابعداروں ڈرنیوالوں
سے یہی ہی توبہ کرنیوالوں کو اوس میں نہرین ہیں نہایت عمدہ صاف پانی کی جسکا ہرگز ذرا رنگ
اور مزہ نہیں بگڑتا اور نہرین ہیں نہایت نفیس دودھ کی جو کمال درجہ مزہ دار ہے اور نہرین
ہیں شراب کمال لذت دار کی کہ پینے والے خوب مزہ پاوینگے اور نہرین ہیں شہد خالص صاف
نہایت عمدہ کی اور سوا ان نعمتوں کے اونکو وہان اور صدہا قسم کی نعمت اور میوے اور خوبیان
ہین اور بہشت میں یہ ہے کہ حکم ہوگا کہ تم اس نعمت بہشت کے مالک ہوگئے بلا تردد جو چاہو
سو کھاؤ اور لطف اوٹھاؤ اور سوا ان نعمتوں کے جس سے جنت مالامال اور تم خوشحال اور
نہال ہو رہے ہو سو جو کچھ اور چاہو گے سو وہ فوراً پاوگے بلکہ وہ نعمت کہ جسکا خیال بھی تمہارے
وہم و خیال میں کبھی نگذرا ہوگا اور نگذریگا وہ تمکو ہم اپنی طرف سے اور مرحمت کرینگے جیسا کہ آیہ
سورۂ ق لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ میں ارشاد ہے یعنی جنت والونکو جو جنت
میں چاہینگے سو پاوینگے اور ہمارے پاس اور کچھ زیادہ ہے سب نعمتوں جنت اور جنت والونکے سمجھنے سے

جو تیپ پیزاریسے کار گداز ہوتا ہے چنانچہ جناب باری نے اول بنظر کمال شفقت و مہر انواع قسم کے
انعام و نعمت جنت کی تفصیل فرمائی اور گناہ سے نفرت کرائی اور مغفرت کی رغبت
دلائی بعدہ شدت عذاب نار دوزخ پر شرار سے ڈرایا اور اقسام شدت عذاب دوزخ کا ذکر فرما کے
مہربانی تمام لوازم شفقت فرمائی اور بندہ نوازی اور ہدایت نمائی کے بخوبی تمام تمام فرماتے حتی کہ
رسول کریم سے بھی بخوبی فہمایش کراوی بحکم کریمہ نَبِّئْ عِبَادِيْ أَنِّيْ أَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَأَنَّ
عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيْمُ یعنی ای محمد خوب خبردار کردو اور سمجھا دو ہمارے بندے
تابعداروں کو کہ ناحق خوار و ذلیل و زار گریختہ از رحمت پروردگار و در دست ابلیس مکار کے گرفتار ہو
کہ بلا تکلف میں ہر ایک خطا معاف کرنیوالا مغفرت فرمانیوالا ہوں بلا تردد وہ توبہ سچی پکی بخلوص
دل کریں اور تاج مغفرت کا سر پر رکھیں اور جو ساتھ ایسی بندہ نوازی اور عاجز پروری کے
بھی گناہ سے باز نہ لگے اور توبہ نکرینگے تو صاف کہدو کہ ہماری مار دہاڑ اور عذاب نار پر شرار
بھی بہت سخت کہر کی مار ہے تاکہ سیطور گناہ چھوڑیں اور خلعت مغفرت کا دربر کریں فقط
مگر وای بر حال پر اختلال ہم پریشان حال مردہ دلان زندہ تن سے کہ نہ ارشاد مشفقت بنیاد
مہر کا دل پر کچھہ اثر ہوتا ہے اور نہ حکم محکم قہر سے از خواب غفلت سر اوٹھتا ہے اور نہ ہاتھ دست درازی
داماں طغیان عصیان سے کوتاہ ہوتا ہے بلکہ بدستور محبت دنیا میں چور سراپا خطا و قصور
اور از طاعت و بندگی خدا نفور ہیں معاذ اللہ منہا یعنی نہ کچھہ خوف خدا ہے اور نہ کچھہ نفرت از گناہ

ای وای بر من شومی حسد و آتش ⁂ ما خود زده ایم تیشه بر پای ⁂ بیت ⁂ بیت ست

ہاں اگر رحمت الٰہی جوش میں آئے اور طفیل ولی عربی دستگیری فرمائے اور ہم غفلت
زدونکو جگائے تو البتہ صورت نجات کی متصور ہو جاسے ورنہ تیرگی تمام ہے کہ جا تجم
لبریز ہو رہا ہے دل از توبہ دگر ریزہ ہے پس ہر صاحب دل فہم کو فرض وقت ہے کہ توبہ
تائب کرے اور ہونہ تعبا آلودہ گناہ اور آب چشم اشکبار سے دہووے اور مغفرت
الٰہی کا امیدوار رہے کہ رحمت الٰہی مغفرت مآبی کو تیرے جیسے بخشش مر ونش سے جوان دریا ا
رہی ہے اور نہ معلوم موت سر پر کھڑی ہے زندگی یا تیری عمر دو گھڑی ہے اور اگر نہ کرے توبہ سے
حسب کریمہ سورہ حجرات بلاشک ظالم اور گنہگاروں میں شامل ہو کے عتاب الٰہی میں
مبتلا ہونگے جیسا ارشاد ہے ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یعنی
جو لوگ توبہ نکرینگے وہ لوگ ظالم اور گنہگار ہیں پس یہ چند اشعار مناجات جناب
مولانا دافع صدمات جانی اور رافع مفسدات روحانی کو حرز جان اور ورد زبان
کرنا فرض وقت ہے **مناجات** تو مرا جویان و نالان داران ⁂ تا گریزان
از تو مانند خران ⁂ من اگرچہ میگریزم بازار ⁂ بندہ بگریختہ خوار است و زار ⁂
چون گریزم چون کہ بے تو زندہ نیست ⁂ بے خداوندیت بود بندہ نیست ⁂ ای ا
عقلہا و وہم ہا ⁂ رحم فرما بر قصور فہم ما ⁂ ای عجب غفار ما عفو کن ⁂ ویا

طبیب رنج ناسور کہن ؛ ای جہان کہنہ را تو جان نو ؛ از تن بے جان مع دل افغان شنو
ای ہمیشہ حاجت ما را پناہ ؛ بار دیگر ما غلط کردیم راہ ؛ ای کریم با عطای با وفا
رحم کن بر عمر رفتہ در جفا ؛ توبہ ام بپذیر این بار دگر ؛ تا بہ بندم بہر توبہ صد کمر ؛
گر مرا این بار ستاری کنی ؛ توبہ کردم من ز ہر ناکردنی ؛ چونکہ توبہ موجب نجات
دارین اور باعث حصول انواع انعامات و برکات کونین و سبب حصول اقسام عنایات
حضرت خالق نشاتین ہے لہذا اہتمام اوسکا نزدیک اختتام باعث حسن انجام از قسم
خیر ختام جانا گیا مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ دریای اوصاف رسول ربانی حسب
آیات و نکات قرآنی کے ہنوز ویسا ہی موج زن اور پرجوش بیم کن ہے موافق ارشاد
جناب مولانا **بیت** بوی جانان سوی جانم میرسد ؛ بوی یار مہربانم میرسد ؛
سعدی شیرازی علیہ الرحمہ **بیت** دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر ؛
ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم ؛ الا چونکہ چند اوراق پر مذاق ہیچو دعوت عام
طعام اور قسمہ ہر خاص و عام ہے مبادا کوئی خود فراموش محبت خدا مدہوش چون
دریا در جوش آپ سے گذر جاوے اور یہہ ارشاد جناب مولانا اوسکے گوش ہوش کا
گوشوارہ بنجاوے **بیت** وقت آن آمد کہ من عریان شوم ؛ جسم بگذارم
سراسر جان شوم ؛ یا اور کوئی خدا فراموش بخودی ہمدوش کہین

زیر وزبر ہو جاوے موافق اس شعر کے **شعر** گر بگویم آنچہ دارم در درون

بس جگرہا گردد اندر حال خون ؛ لہذا بہت نکتہ گفتنی اور ذوق شنیدنی ور اقم

خوردنی اور مضامین تحریر کردنی رہ گئے اور بہ قلت فرصت اور شدت وحشت اور

خارش طبیعت نے مہلت ندی آرزوی دلی دل ہی مین خون ہوئی ؛ مصرعہ

ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ؛ مگر ہان اگر فضل جناب باری بطفیل حبیب خود

مددگاری کرے تو واسطے ہدایت خلایق اور نجات اس گرفتار علایق کے اسقدر

بھی کافی اور وافی ہے کہ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است ؛ لیکن اتباعاً لکلام اللہ ختم

اس رسالہ تو تالیف یافتہ للہ برای نفع خلق اللہ مصداق کریمہ ذٰلک فضل اللہ کا

بحکم خیر الناس من ینفع الناس بمضمون سورہ والناس جو خاتمہ اور خلاصہ

کلام اللہ ہے موجب برکت تامہ اور ہدایت عامہ خلق اللہ کا جانکر ختم کیا اسواسطے

کہ خلاصہ ہر کلام و پیام کا خاتمہ اور آخر اوس کلام و پیام کا ہوتا ہے اور خاتمہ

کلام اللہ کا سورہ والناس پر ہے اور خاتمہ سورہ والناس کا من الجنۃ والناس ہے

پس کلام اللہ کے خلاصہ کا خلاصہ یہہ ہے کہ انواع واقسام کی خرابی و وسوسہ

ڈالنے والے بیچ دل انسان کے شیطان اور انسان ہیں پس ان دونوں سے بچنا

اور ان سے دور بھاگنا اور جان بچانا اور حفاظت مع دولت ایمانی کی ان مفسدان موذی

(۱۷۷)

وجہانی سے بخوبی کرنا ہر انسان طالب جنان اور شایق دولت دیدار خالق انس و جانکو
واجب لازم بل فرض وقت ہے خصوصاً انسان صورت شیطان سیرت بد باطن
خراب جلینت خوشامد پیشہ مطلب آشنا سے کہ ہر پیرایہ مین اپنا مطلب نکالے اور ہر
لباس مین فریب دے کہ درحقیقت بدتر زیادہ حیوان سے ہین چنانچہ سعدی رح
بھی فرماتے ہین **بیت** نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است ؛ کہ دد ز آدمی زادۂ
بد بہ است ؛ کہ فی الحقیقت ختم سورہ مذکورہ کا جو خلاصہ کلام اللہ کا ہے
والناس پر ہے پس جانبری اور احتراز کلی اس گرگ درندہ او سگ گزندہ سے ہر دم
و قدم مقدم بر جملہ ضروریات ضروری عالم بشری سے ہی جیسا جناب مولا فرماتے ہین
بیت ای بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے نباید داد دست ؛
سچ ہے بہر صورت اور سب دشمن صورت درندہ گزندہ سے بچنا آسان ہے مگر ان
اپنی ہیئت انسان صورت شیطان سیرت شیرین گفتار تلخ اثر خوشامد شعار بد نظر با فسق
و فجور چون شیر و شکر شب و روز کلاہ خواری و گنہگاری بر سر و قبائی جناب باری در بر
سے کہ ہر پیرایہ مین بخوبی تمام اپنا کام کرتا ہے اور دوسرے کا کام تمام کرتا ہے بچنا سخت
دشوار ہے اسیواسطے جناب باری نے بکمال شفقت و بندہ نوازی بجال است مجھے یہ
جو واسطے حبیب کریم کے ہے جا بجا قرآن مجید مین از حد ڈرایا اور بدرجہ کمال متنبہ فرمایا

کہ بکمال اہتمام تمام برای تنبیہ تمام دوری از وساوس شیطان اور انسان صورت
سیرت شیطان سے اپنا کلام اوسپر تمام فرمایا تاکہ آدمی ہوا دیدا اس اہتمام تمام
ختم کلام اوس خالق انام کو اقتاں وخیزاں اور ہزار جان گریزاں اس آفت
اور مصیبت فریبی انسان صورت شیطان سیرت سے ہردم قدم جانبری اور
اختیار کرے کہ حقیقت باعث بربادی اور تباہی متاع ایمانی اور خداوانی انسانی
کے یہی ہردو دشمن ایمانی دزدی ہین ۔ طرفہ یہہ ہے کہ اس خیال و حال سے دل وجان
تمام جہان کے خالی ہین کہ کوئی بدست ابلیس شیطان غدار گرفتار و خوار ہے اور
کوئی بفریبی اور شیرین کلامی و خوشامد ہائی انسان صورت شیطان مکار دل آزار
سے تباہ و خوار کہ جون از شراب مدہوش و سرشار نافرمان پروردگار کا ہے چنانچہ ذرا
آنکھ کھولکر دیکھو کہ وساوس شیطانی و فریبی انسانی سے خود پرستانی اور تابعداری
خواہش نفسانی نے احکام قرآنی اور ارشادات رسول ربانی اور دین و اسلام حقانی مین
کیا کیا خرابی اور کیسی کیسی خود رائی جو اس ہوائی و بدانی ۔ چنانچہ پیدا کی ہے نعوذ باللہ
من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا فی الواقع حسب کریمہ سورۂ انفال ان شر الدواب
عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون یہہ انسان صورت شیطان خصلت بدتر حیوان
ہوگئے کہ لطف تمام خدا پانے اور بات حق کہنے اور کلام حق سننے سے گونگے بہرے ہوگئے۔ معاذ اللہ منہا

یعنی بدترین چوپایوں سے نزدیک اللہ کے وہ گونگے بہرے ہیں جو نہ نام خدا الشوق زبان سے
لیتے ہیں نہ حق بات سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں فقط خداوندا ہر کلمہ گو حق جو راست رو کو آفت و ابتری
سے اور تعصب خود رائی سے جو بواسطہ ہر دو دشمنان درونی ایمانی ہے بچا جو تیرے بچا او
بسبب توفیق نہ دیکھیں سبب سے راہ حق دکھا کر والله ولی التوفیق و تیسیر رفیق
حسبی نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر **بیت** جہان آفرین کر نیاری کند
تا بندہ و زر بندہ کاری کند
علیہ التوکل وعلیہ التکلان
وھو عظیم الغفران و عمیم الاحسان فقط

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

تمام شد

بالا قال عمی یعنی اندھے گروہ ... بہری و بکم یعنی گونگے ... سے اور بہرے یعنی کان سے حق نہ سنتے اور زبان سے شوق لطف نام خدا کا ... نہ لیتے ... عاشق کامل ... ۱۲

(۱۷۹)

روایت کرتے ہیں مقدام ابن شریح اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادے سے کہ عرضکیا

میں نے بجناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ عمل فرمائے کہ جس سے بہشت ملے فرمایا کہ بہشت

ملتی ہے بکھانا کھلانے مفلس اور باہم سلام علیک کرنے اور بکمال اخلاق کلام اکرنے سے

روایت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک مکان

نہایت عمدہ اور صاف ہے کہ اوسکے اندر کی خوبی باہر سے بخوبی نظر آتی ہے عرضکیا ابومالک

اشعری نے یا حضرت یہ نعمت کسکو ملیگی فرمایا جو خندہ پیشانی شیرین کلامی سے کلام کرتا ہے

اور بھونکو کھانا کھلاتا ہے اور نماز تہجد بکمال شوق ذوق ادا کرتا ہے اور دیگر آدمی

سوتے ہیں روایت ہے ابوذر سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی صورت دیکھکر

خوش ہونا اور مسکرانا گویا صدقہ دینا ہے روایت ہے حسن رض سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ سلام علیک

بکمال خوشی باہم کرنا گویا صدقہ للہ دینا ہے روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ فرمایا آپ نے

شوم و بخیل وہ ہے جو بدخلق ہو روایت ہے حضرت انس رض سے کہ فرمایا آپ نے کہ خوش خلقی

بھلائی ہے ہر دو جہانکی روایت ہے حضرت انس رض سے کہ خوش خلقی زینت دینی ہے امور خیر

دنیا اور حضرت میں روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ سب کی برائی توبہ سے دور ہو جاتی

ہے مگر برائی بدخلقی کی کہ بعد توبہ پھر برائی کرتا ہے **ف** یعنی بدخلقی دین محمدی میں نہایت

بدتر چیز ہے چنانچہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ خوش خلقی مٹاتی ہے برائی کو چھپاتی ہے

خطاکو جیسے زینت دیتا ہے پانی برف کو اور بدخلقی خراب کرتی ہے عملکو جیسے سرکہ شہد کی

خوبیکو اور مٹھائی کو کھو دیتا ہے یعنی لطف برف کا پانی میں پینے سے ظاہر ہوتا ہے

اسیطور خوش خلقی سے برے کام کی برائی دبجاتی ہے کہ سخاوت سخی کی وہ پوش اسکی

معصیت کی ہو جاتی ہے یعنی سخاوت سے سخی کو کوئی برا نہیں کہتا روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی فرمایا مجکو واسطے پورے اور کامل کرنے

اچھے اخلاق کے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا آپنے کہ سخاوت اور خوش خلقی

کرنا گویا عبادت خداوند کریم بجالانا ہے روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا علیہ السلام نے

کہ افضل جہاد سے کلمہ حق انصاف کا ہے روبرو بادشاہ اور حاکم جابر کے روایت ہے

ابن عباسؓ سے کہ فرمایا جسنے وقت خطبہ بات کرنیوالیکو کہا چپ ہو وہ نہیں خبر کے یعنی

وقت خطبہ کے مطلق کلام کرنا روا نہیں کہ سننا خطبہ کا فرض ہے لہذا منع کرنا بھی بیت روا ہے

کا خر بولنا اسمین بھی ہے روایت ہے ابو ہریرہؓ سے عاجز وہ شخص جو دعا بجمال عاجزی مانگے

اور بخیل وہ ہے جو سلام علیک نکرے روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ جسنے ایذا دی ہمسایہ کو

گویا ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو ایذا دی اللہ کو روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا کے مال حلال پر حساب ہے اور حرام پر عذاب ہے روایت ہے

حسن بصریؓ سے کہ فرمایا آپنے کہ محبت دنیا سر سب برائی کا ہے روایت ہے ابی ہریرہؓ سے

کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سخت تر عذاب میں دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ نفع
دیا علم نے اوسکو یعنی نہ آپ طاعت خدا اور رسول کی بجا حقہ کی اور نہ مخلوق خدا کو راہ حق بتائی
روایت ہے حضرت انس سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانہ میں عابد جاہل اور عالم فاسق
ہونگے جیسا اس زمانہ میں موجود ہے   روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے چھپایا اوس علم کو جو نفع رسان مخلوق خدا ہے یعنی نیک بات کہنے والے نے بری بات
منع کرنے سے زبان بند کی تو اللہ تعالی اوسکے موہنہ میں لگامیگا لگام آگ کی   روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بکثرت گناہ کرو تم یہانتک کہ انبار اوسکا پہونچے
آسمان تک پھر تم سچی پکی توبہ کرو خالص جی سے تو البتہ قبول کرے خداوند رحیم اور معاف کرے
گناہ تمہارے   روایت ہے حمید الطویل سے کہ پوچھا حضرت انس سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ندامت مقدمہ توبہ ہے کہا کہ ہاں فقط ندامت گویا نفرت
اور گناہ و رغبت بجانب حق اسکے لئے اسقدر توبہ کی قسم سے ہے   روایت ہے جابر سے کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت بڑا اور خوار تر نزدیک اللہ تعالے کے وہ مجلس ہے جسمین کلام
تمسخر اور بیہودہ ہوں   روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ اکثر باعث بلیات و
گنہگاری آدمی کا بیہودہ گوئی اور غیبت نمائی ہوتا ہے   روایت ہے مرفوعا ابوبکر صدیق
سے کہ ہر گناہ کی سزا میں ڈھیل دیتا ہے اللہ تعالے روز قیامت تک مگر جسکو عاق کیا ماں باپ نے

بیشک جلدی کرتا اوسکی سزا عقبیٰ کے علاوہ روایت ہے عبد اللہ ابن ابی اوفی سے مرفوعاً

کہ رحمت نہیں نازل ہوتی اوس قوم پر جسمیں قطع رحم کرتے ہیں روایت ہے ابی ہریرہ

سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ اگر روا ہوتا سجدہ کرنا سوای خدا کے اور کو تو مین حکم کرتا تو البتہ

کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے روایت ہے زید بن ارقم سے مرفوعاً کہ فرمایا آپنے جو کوئی

لبیں نہ تراشے وہ ہمسے نہیں روایت ہے ابن عمر عاص سے کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم

کم کرتے تھے کچھ عرض اور طول داڑھی سے روایت ہے حضرت ابی ہریرہ سے مرفوعاً کہ سب

بڑا گناہ لوگوں میں وہ دونا ہے ایک جسمیں بلاسے نہ باوین اہل وجہ پکاوین جو نسب اور جو

حقیر کرے عورت ... ایک انکا ہے روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے اوپر مسلمان کے پانچ ہیں سلام علیک کرنا

بیمار کا پوچھنا جنازہ میں شامل ہونا دعوت ولیمہ کی قبول کرنا چھینک کا جواب دینا

ف یعنی یہ امور مسلمانوں کو باہم بجا لانا بغیر لحاظ تعارف و مروت و قرابت و

محبت و عداوت کے سنت ہیں اور اون میں باعث ناواقفی یا خود پسندی یا حکم عادتی یا

بخیال باہم مخالفت و یا بطریقی ان امور سے محروم رہتے ہیں و مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی

از روی ادای سنت سلام علیک وغیرہ کرے تو کوئی باعث لحاظ امور مذکورہ بالا کے

یا ناواقفی اور حکم عادتی سے جواب دیگا لہذا ہر کلمہ گو حق شریعت پیرو کو ضرور ہے کہ بخوبی اس کلام

شریعت سے واقف ہو جائین اور اونکے ادا و رواج مین ہرگز عادات عرفی اور رواج دنیوی کو

عمل مین نہ لائین اور سستی اور کسرِ شان نہ سمجھین ورنہ جاننا اور بجا لانا احکام

شرع شریف کا برابر ہے کہ علم بے عمل کے ہرگز مفید نہین ہوتا جیسا کلام اللہ اور حدیث

رسول اللہ مین جابجا موجود ہے روایت ہے ابی درداء سے کہ درحقیقت کوئی شخص عالم

نہین ہوتا جبتک موافق علم کے عمل نکرے یعنی عالم بے عمل کو عالم کہنا برای نام ہے کہ

حقیقت وہ عالم نہین کہ علم بے عمل سے ہرگز کام نہین ہوتا حسب ارشاد آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط **بعد** ختم کتاب کے جو کہ مقام مناجات و دعا

و زاری کا ہے اور مناجات مثنوی شریف قبولیت دعا مین مشہور و معروف ہے

لہذا اشعار سے چند مناجات کا بلحاظ تقدیم و تاخیر مناسب ارقام کیا اور بوقت آخر شب

برای حصول ہر مطلب بحال زاری و چشم تر مفید تر ہے

مناجات

ای الہی بارہا برگشتہ ام | توبہ ہا و عہدہا بشکستہ ام | کردہ ام آنہا کہ از من می سزد

تا چنین سیلی سیاہی در رسید | این سزا و از چنین آمد زنا | رنگ اندر چشم چہ افزاید عما

منگر اندر ما مکن در ما نظر | اندر اکرام و سخای خود نگر | ما نبودیم و تقاضا ما نبود

لطف تو ناگفتۂ ما می شنود | بادہا و بودہا از داد تست | ہستی ما جملہ از ایجاد تست

ملک بخشیم ای تو ما را جان جان | تاکہ ما باشیم با تو درمیان | ما عدمہائیم و ہستیہای ما

توبه ام بشکسته زین بار دگر | تا به بشکستم هر توبه صد گز | توبه کردم در حقیقت با خدا
نشکنم تا بجان شود از تن جدا | هم دعا از من روان کردی چو آب | هم ثباتش بخش و کن مستجاب
هم تو بودی اول آرنده دعا | هم تو باش آخر اجابت را رجا | ما ز آز و حرص خود را سوختیم
وین دعا هم از تو آموختیم | ما بگفتار خوشت خو کرده ایم | ما ز شیر حکمت تو خورده ایم
دستگیر از دست ما ما را بخر | پرده را بردار و پرده ما مدر | درد بودم سر بسر من چون سپند
کرده‌ای تو شاهم دار و گهر در چمند | همچو سرو و سوسنم آزاد کرد | همچو بخت و دولتم دل شاد کرد
آفرین‌ها بر تو باد ای خدا | ناگهان کردی مرا از غم جدا | گر سر هر موی من گردد زبان
شکرهای تو نیارم در بیان

مناجات دیگر از حضرت شیخ سعدی رح نیز مقبول است

نمی گفت باسم بافلاک رفت | سرم از خجالت به خاک رفت | تو یکبار ای ابر رحمت ببار
که در پیش باران نپاید غبار | تو چشمم ز روی سعادت مبند | زبانم به وقت شهادت مبند
چراغ یقینم فرا راه دار | ز بد کردنم دست کوتاه دار | خدایا بذلت مران از درم
که صورت نه بندد دری دیگرم | ور از جهل غایب شدم روز چند | کنون کامدم در برویم مبند
چه عذر آرم از ننگ تر دامنی | مگر عجز پیش آورم کای غنی | فقیرم بجرم گناهم مگیر
غنی را ترحم بود بر فقیر | چرا باید از ضعف حالم گریست | اگر من ضعیفم پناهم قویست

جهان آفرین گر نه یاری کند | کجا بنده پرهیزگاری کند

فہرست مضامین کتاب فضائل رسول ربانی بطور اجمال

ناظرین کتاب فضائل رسول ربانی پر ہویدا ہو کہ اوائل کتاب میں فضائل رسول ربانی بطور نکات قرآنی ہیں اوسکے بعد مسائل عقائد ایمانی ہیں اوسکے بعد احتراز اغوای شیطانی اور خواہش نفسانی سے ہے اوسکے بعد مسائل متعلق فقہ و عقائد ایمانی کا بیان ہے بعد اوسکے تقریرات دلپذیر بشیر و نذیر خالق بندہ و قدرت خدا و تقدیر و اعتقاد بعقیدہ عجیبہ مقاصد مختلف مفیدہ مرقوم ہیں اور آخر کتاب میں اخلاق حسنہ میں احادیث معتبرہ مرقوم ہیں اور بعد اوسکے اشعار مناجات بطور خاتمہ سینہ مناجات مثنوی عجیب مرقوم ہیں فقط

مثنوی تاریخ طبع از مولوی حافظ محمد اسحاق متخلص بعرشی ساکن علیگڈھ

این نسخہ دلکشا و دلکش — جان و دل طالبان برو خوش

مجموعہ مجتبای قرآن — مشمولہ رمزہای فرقان

گنجینہ صد نقود عرفان — دکان متاع دین و ایمان

از جنس گرانبہای درکار — سرگوشہ فتادہ یار بربار

آب رخ گلشن مسائل — گلگونہ چہرۂ فضائل

این ساغر بادهٔ بیانست | آرایش بزم عارفانست
این رشحهٔ ابشار فیض است | این تازه گل بهار فیض است
گلدستهٔ فیض سرمدست این | دستنبوی وصف احمدست این
سنجیدهٔ فکر دانش آرا | فرسودهٔ کلک نکته پیرا
کشاف حقائق معانی | صراف جواهر مبانی
صوفی منشے صفات کیشی | از ناوک عشق سینه ریشی
سرشار مئی معارف حق | ناظور بهار ذات مطلق
قندیل فروز نور احمد | در انجمن حضور احمد
از بخت سعید روزگاری | چون نقش گرفت این نگارے
در طبع خوش ناشنیده آمد | کز نقد روان خریده آمد
گفتم بانشاره هم گرم | من نیز با ختران فراهم
فکرم شده با کمال ناپاک | مست کش روشنان افلاک
چون گرم سخن شدم بمریخ | تاریخ عجیب گفت تاریخ

۱۲۹۶

پر تو مشترستان فکر متین شاعر فطین مولوی محمد رفیع الدین متخلص رفیع

مژده که این ذکر جمیل رسول | جلوه پذیرفت بچشم قبول | اختر تابنده اوج کمال

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع وقاد حکیم مولوی عبد الصمد بن حکیم رحیم اللہ مرحوم رئیس مئو

یہ نسخہ تو ہوا مرتب بسعی بجید | بفضل باری بعون خالق بلطف ایزد
جو چاہا صابر نے لکھے تاریخ طبع اسکی | کہا حسنہ وسنے کہ نطق کلک حضور احمد
۱۲۹۶

چکیدہ قلم بلاغت رقم شاعر شیوا بیان منشی عبد المجید ملازم سررشتہ فوجداری علیگڈہ

اندنون مطبع العلوم میں واہ | کیا چھپی ہے نکات قرآنی | فکر تاریخ کی مجید کو تھی
ہوگئی فضل حق سے آسانی | یہی تاریخ ہے کہ جاری ہے | آبجوی ریاض ربانی
۱۲۹۶

از دانش آگاہ خرد پژوہ منشی سید عظمت علی متخلص بشکوہ متوطن بریلی

چھپی ایسی کتاب معدن فیض | خریداری ہوئی سو جان سے جسکی | شکوہ از روی طرز بدیع نازک
فروغ اوج لکھے تاریخ اسکی
۱۲۹۶

ایضاً از مولوی محمد اسحاق متخلص بہ عرشی بزبان اردو

بحمد اللہ کہ پائی معنی تالیف کی صورت | بطرز نو صفات احمد مختار قرشی نے
باوقات مبارک جبکہ نوبت طبع کی آئی | انصاب فیض ربانی لکھی تاریخ عرشی نے
۱۲۹۶

حق تالیف محفوظ ہے کوئی صاحب بلا اجازت مولف کتاب کے
قصد طبع کا نفرماوین

غلطنامہ دیباچہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	حضرو لب لباب	حضو یہ لب لباب				
۷	۱۵	پر صنعت	پر صفت				
۸	۱	حاجت	ذات حاجت				

غلطنامہ اصل کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۴	ماہ ضیا	ماہ لقا مہر ضیا	۵۵	۱۰	یعنی	معنی
″	۹	تجلی	تجلی سے کر	۵۷	۱۲	نیکوکار	نیکوکاری
۲۱	۱۲	کے فتا	کرای فتا	۶۰	۹	قدالمہ	قدر والمہ
۲۳	۶	ٹوٹ	لوٹ	۶۶	۳	لاتجیبون	لاتجبون
″	۸	چھپا گیا ہے	چھپا گیا کہ جہان اوس جا چھپا گا رحمت	″	۱۲	کہ خوشامد	سکے خوشامد
				۶۷	۸	ہمنشینی	ہمنشین
۳۹	۱	چوپوست	چولعل	″	۱۴	•	تا وہ آخر جی فارغ سپاکش
۴۱	۷	پیغمبرما	پیغمبر علی	۶۸	۷	نافرودیت	نافرودیت
۴۷	۴	لاتخافون	لاتخافون	۶۹	۲	سی جیتک	سکے جیتک
۵۱	۱۳	سیاہ	روسیاہ	۷۳	۲	مشاقی	مشاقے
۵۲	۱۱	گورگید	گور و گبد	″	۱۱	مسافی	مسافی سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۹	۱۰	شرقی	شرقی
۸۲	۴	گرد	گر
۸۳	۷	بیحیائی سے	بیحیائی سے
۸۴	۲	تہ پائیگا اور	تہ بتایا
〃	۱۱	کیا حضرت	کہا حضرت
۸۷	〃	بود تھی	بود بیبی
۸۸	۱۰	توبہ زبانی توبہ	توبہ زبانی
۹۰	۸	[illegible]	[illegible]
۹۲	۱۲	بمعنی	بمانی
۹۳	۶	مہمان نواز	مہمان نوازی
〃	۱۵	ہوائی	سوائی
۹۶	۶	تلوار نیام	نیام تلوار
〃	۱۱	کیا لا	کیا لائے
〃	۱۲	ہوش سا ہوگا	ہوش سو ا ہوگا
۹۷	۶	برگ عیش	برگ عیشے
۱۰۰	۱	اوزاو	اُو اُو
〃	۱۰	قسمت ... الہ	قسمت ... الہ شعر حاشیہ کا ہے
〃	۱۰	کنی	کمی
۱۰۱	۳	رواوات	رواوان
〃	۵	یوم	یوم
۱۰۳	۲	ہنوز بڑا	ہنوز ایکوڑا
〃	۱۵	دلمومنتہ	ولا میتتہ
۱۰۴	۲	زکوۃ	زکوۃ کو
۱۰۶	۶	بافسوت	بافسون
〃	〃	پاک وار	پاک شو
۱۰۹	۶	وہی	وہی ابن
۱۱۲	۱	اتقیا وابرار	اتقیا وابرار
۱۱۳	〃	ناپاک رو	ناپاکی اور
۱۱۵	۱۱	سبیل	سبیل رنگ
۱۱۶	۴	کرتا ہے	کرتا ہے
〃	۵	کرنا اور لاتا	کرنا اور لانا
〃	۷	شیرتی	شیرینی
۱۳۵	۲	چہوڑتے ہیں	چہوڑتے ہنسنا
۱۳۶	۱۱	جان اور	جان دیتا اور
۱۴۰	۵	مرتبۃ	مرتبہ
۱۴۳	۸	کہا پائے	کہا سکے
۱۴۴	۲	صفائی اور	صفائی آب اور
〃	۶	صفت	صفت
۱۴۵	۱۰	والثنا کہ	والثنا کے کہ
۱۴۶	۱۲	پرانسان	پرانسان
〃	۱۴	یہ اور بات	یہہ بات
۱۵۹	۱۵	اوسکی	اونکی
۱۵۴	۱۳	چشم شحنہ	خشم شحنہ
۱۵۵	۲	کردیا	کرادیا
۱۵۶	〃	کرلیا	کرایا
۱۶۰	۱۴	رہتی	رہی
۱۶۲	۱	چاہی	جاہی
۱۶۳	۱۵	حقنائی	حق نمائی
۱۶۴	۳	بسبب	نسبت
۱۶۷	۲	بہی	یہ ہی
〃	۱۲	کمال	بکمال
〃	۱۴	مٹاتا	مٹانا
۱۶۸	۷	بسان	طغیان
۱۷۵	۱۱	چونکہ چند	چونکہ یہ چند
۱۷۸	۱	کہ کمال	حتی کہ کمال
۱۸۲	۱۲	ہمسایہ لو	ہمسایہ کو
۱۸۳	۹	کرایا	کہ کیا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۱۹۳)

(۲۰۹) کل